

۰۶
۰۷

سلام

58754

فرمان خدا

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

تحقیق اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں اور پر نبی کے لئے ایمان والو

أَمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

درود بھیجو اور پر اس کے اور سلام۔

1018

خواجہ خیر الانام کے حضور میں

خادمان اسلام کے عقیدت مندانہ سلاموں کا

مجموعہ

میں اپنے محسن و مربی خادم قرآن و اسلام

الحاج شیخ عنایت اللہ مدظلہ العالی

مینجنگ ایجنٹ تاج کمپنی لمیٹڈ کے

نام نامی سے منسوب کرتا ہوں۔

۶

گر قبول افتد زہے عز و شرف

بدتر امر وہوی



السلام اے رحمتِ نورِ محترم السلام

خواجہ کوئین سرکارِ دعو عالم السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



هُوَ السَّلَامُ

بدر صاحب امر وہوی کا یہہ
 اصرار ہے کہ "سلام کونین" کے لئے پیش لفظ لکھ
 دیجئے۔ گویا "قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند"
 مجھے حیرت بھی ہے اور فخر بھی کہ کہاں میں
 کہاں "سلام قدس" جیسی مقدس تالیف۔ یہ
 پر بہار گلستانہ جس میں ہر رنگ کے پھول
 اپنی عطر بیزی سے جان بخشی اور روح پروری
 کر رہے ہیں۔ سلاموں کی ایک ڈالی ہے جو
 اللہ تعالیٰ کے پیارے اور کونین کے آقا کے
 دربار میں بہ خلوص پیش کی گئی ہے۔

"سلام" خدائے رب العزت کے مقدس ناموں
 میں ایک چار حرفی مجموعہ ہے۔ اور بہت اعدد
 جل یعنی اعداد ابجدی "سلام" کے ۱۳۱
 عدد ہوتے ہیں۔ ۱۳۱ کو ۴ پر ضرب دے کر
 ۲ عدد اور اضافہ کئے اور پھر دوبارہ
 ۵ پر ضرب دے کر ۲۰ پر تقسیم کیا۔ تقسیم
 کے بعد جو باقی بچا اسے پھر ۹ پر ضرب
 دے کر اس میں ۲ ملائے تو نتیجہ برآمد
 ہوگا۔ "۹۲" یہی عدد اسم مبارک
 "محمد" کے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

پر دہ سرکار میں آکر کئے کیا کیا کمال
 رکھ لیا نام محمد تا کہ رسوائی نہ ہو

بدر صاحب جو "سلام قدس" کے
 مولف کی حیثیت سے چمک رہے ہیں، ان
 کی تجلیات بھی اسی آفتاب نبوت و
 رسالت سے کسب فیض کر رہی ہیں۔ عملی
 ثبوت حاضر ہے۔

لفظ بدر کے اعداد ۲۰۶ ہوتے
 ہیں۔ انہیں مذکورہ قاعدہ و ترکیب کے
 مطابق ۲ پر ضرب دے کر ۲ عدد ملائے
 تو کل ہوئے ۸۲۶ انہیں ۵ پر ضرب
 دے کر ۲۰ پر تقسیم کیا۔ باقی جو کچھ بچا
 انہیں ۹ پر ضرب دے کر ۲ اور ملا دیئے
 وہی "۹۲" اعداد جو اب نکلا۔ گویا بدر صاحب
 نور محمدی کی تجلیات سے چمک اٹھے
 "سلام قدس" کی پیش کش کا شرف

جناب الحاج شیخ عنایت اللہ صاحب
منتظم اعلیٰ تاج کمپنی لمیٹڈ کو حاصل
ہے۔ جو خدمت قرآن اور اسلام میں اپنا
جواب نہیں رکھتے۔

عنایت اللہ کو ملاحظہ کیجئے

عنایت اللہ کے اعداد بھی
۵۹۷ ہوتے ہیں۔ انہیں ۴ پر ضرب دیا تو
۲۳۸۸ ہوئے۔ ۲ ملا کر ۵ پر ضرب
دیا تو ہوئے۔ ۱۱۹۵۰ انہیں ۲۰ پر تقسیم
کیا تو باقی بچے ۱۰ حسب قاعدہ ۹ پر ضرب
دے کر ۲ ملائے، جواب وہی "۹۲"
آیا۔

خویشتر را جلوہ کردی اندریں آئینہ با
آئینہ رسمے نہادی خود باظہار آمدی

اب سوچتے کس کی حمد کون
 لکھنے والا مگر " ادب تاجیست از فضل الہی"
 سبز گنبد کے بلیں آقا۔ شکم مبارک
 سے پتھر باندھ کر دوسرے بھوکوں کا پیٹ
 بھرنے والے مولا!

سلام تم پر درود تم پر درود تم پر سلام تم پر

ہو جائے خدا کے لئے رحمت کا اشارا

میں نیکوں یا بد ہوں مگر ہوں تو تمہارا

دین حق دین اسلام کی خاطر جنگ احد

میں دندان مبارک شہید کرانے والے مولا، آپ

کا امتی " بدر" بھی سلاموں کا اک مجموعہ

" سلام قدس" کے پاکیزہ نام سے چھپوا

کر عنایت اللہ سے شہیدوں میں

شامل ہونا چاہتا ہے۔ آپ کے پیروانوں نے جو
 گلہائے معطر ڈالیوں میں سجائے ہیں، ان سب
 کا مہکتا ہوا اک گلہستہ "سلام قدس"
 کے تھال میں آراستہ کر کے آپ کا غلام
 بدر امر وہوی حاضر دربار ہے۔ امت کی متوالی
 سرکار شہیدان بدر کا صدقہ۔

۶

گر قبول افتد زبے عز و شرف

ابوبکر صدیقؓ بھی، عمر فاروقؓ بھی
 عثمانؓ با حیا بھی، حیدرؓ کرار بھی آپ کے
 دربار کے سلامی ہیں۔ اور وہ بھی جن
 کے جنتی ہونے کی بشارت کلام
 پاک میں موجود ہے۔ ان کے اخلاص
 ان کا اسلام ان کا ایمان، ان کا

اللہ اشد وہ وہی تھے ان سے نسبت ۔

نسبت خود بہ سگت کر دم و بس منفعلم

مگر عجب نہیں کہ خدائے فاطر السموات
والارض اس ضیف کی طرح جو حضرت
یوسف کے نیلام ہونے پر سوت
کی ایٹالے بولی بولنے جا پہنچی تھی کہ
خریداران یوسف میں تو نام آہی جائے
گا۔ اور انہیں کے ساتھ قیامت میں بھی محشور
ہو جاؤں گی۔ تو کیا بدر اپنے انتخاب
مجموعہ میں سلام کی داد دربارہ سالست
سے نہیں پائے گا؟ ضرور پائے گا، اور
اس کی یہ کاوش ضرور مقبول نظر ہوگی

گنبد خضراء کی سرکار کے متوالے
 آپ کا گن گانے والے ضرور
 اس کی قدر کریں گے اور نغمہ خواں
 ہوں گے۔ فضاؤں کے دوش پر یہہ
 پیغامات سرکار قدس تک ضرور
 پہنچیں گے۔ اور تصور بدر احاطہ کئے
 ہوتے یوں نغمہ سرا ہوگا۔

یا نبی اللہ انظر حالنا
 یا حبیب اللہ اسمع قالنا

آقا و مولا! مختلف خدام کے سلاموں
 کا مجموعہ اس لئے نہیں پیش کیا جاتا
 کہ کوئی مالی منفعت حاصل ہو مگر یہہ تمنا

خدا م کی ضرور ہے، کہ دولت خوشنودی حضور
 حاصل ہو جائے۔ آپ کے غلاموں آپ
 کے نام لیواؤں کے جذبات عقیدت حاضر
 ہیں۔ مکی مدنی سرکار آپ کے دربار سے
 کبھی کوئی سوالی نامراد و ناکام واپس
 نہیں ہوا۔



میں نازم کہ ہستم امت تو
 گنہگارم ولیکن خوش نصیبم

حشر کے دن جآمی بھی ہوں گے
 نظامی بھی۔ سعدی بھی ہوں گے عراقی بھی
 رضا بھی ہوں گے، اکبر بھی شہید بھی ہوں
 گے، رضوان بھی مبتدی بھی ہوں گے مننتی بھی۔

فکر ہر کس بخت در ہمت اوست

انشاء اللہ بدر صاحب ضرور چمکیں گے۔

« سلام قدس » کتاب ضرور بارگاہ رسالت

سے خلعت قبولیت کا شرف پائے گی درود و

سلام کسی کے بھی نہیں روکے جاتے۔ یہ تو خلوص

و محبت کے جذبات ہیں۔ محبت بار آور ہوگی

محنت کا پھل ملے گا۔

حرف آخر کے طور پر قطعہ تاریخ ملاحظہ ہو

درج ہیں خوب خوب اس میں سلام : چاہیے اس کی قدر اے صوفی

سن ترتیب چاہو تو لکھو : مہ خوشروے بدر اے صوفی

صوفی وارثی میرٹھی

لاہور۔ ۳ شعبان ۱۳۶۳ھ

تخلیات

فہر موجودات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے فضائل اور تعریف و توصیف ایسی خیر و برکت والی
 چیز ہے جو کسی تشریح و تفصیل کی محتاج نہیں۔ اللہ
 تبارک تعالیٰ نے قرآن پاک میں متعدد جگہ
 مختلف پیرایہ میں آپ کی توصیف بیان فرمائی
 ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرًا (ہم نے
 تیرا ذکر بلند کیا) اور ذات مقدس کو مجتہد
 رحمت بنا کر اہل عالم پر احسان بتایا ہے کہ
 لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا
 مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِمْ وَيُرَكِّمُهُمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
 الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ اللَّهُ تَعَالَىٰ نَبِيًّا لِّمُؤْمِنِيكُمْ وَبَارِكًا فِي الْأَمْثَلِ
 وَالْخَلْقِ الْمَخْتَلِفِ ذَلِكُمْ اللَّهُ تَعَالَىٰ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَجْمَعًا وَيُطَهِّرَ الْبَلَدَ
 بَارِكًا فِي الْأَمْثَلِ وَالْخَلْقِ الْمَخْتَلِفِ ذَلِكُمْ اللَّهُ تَعَالَىٰ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَجْمَعًا
 وَيُطَهِّرَ الْبَلَدَ

کیا کہ ان ہی میں سے ان پر ایسا رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب و حکمت کی باتیں سناتا ہے۔

اور دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے ،
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ (تحقیق اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا) وَمَا آذَنَّاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ط
 ہم نے تمام عالم کے واسطے تم کو رحمت بنا کر بھیجا۔
 وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ اور بے شک تو بڑے خلق پر
 ہے۔ بہر حال بہت سی آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ
 حضورؐ کے اوصاف جمیلہ اخلاق حمیدہ و عادات
 کریمہ کی تحدیث اور حضورؐ کی مدح سرائی فرماتا
 ہے۔ اور بہت سی احادیث حضورؐ کے فضائل
 و شمائل کی مظہر ہیں۔ اس سے نتیجہ یہہ نکلتا
 ہے کہ حضورؐ کے اوصاف جمیدہ و اخلاق ستودہ
 کا بیان اور تذکرہ آپؐ کی محبت کا مقتضی ہے۔ اور

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت مستحسن فعل ہے آپ کی محبت
 لازمہ ایمان قرار دی گئی ہے اور حسن عقیدت مدارِ نجات۔
 پس ہر چیز کی شناخت کے لئے کچھ علامات
 ہوا کرتی ہیں۔ جن کے ذریعہ سے وہ شے پہچانی جاتی ہے
 چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی یہہ
 علامتیں ہیں کہ ہر مسلمان سنت کی پیروی اور حضورؐ کی
 سیرت و عادت اختیار کرے اور امر و نواہی کا لحاظ
 رکھے جو شخص اتباع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کامل طور پر
 بحالائے گا وہ حضورؐ کا محب سمجھا جائے گا۔ دوسرے آپ
 کی سنت کا احیاء بھی آپ کی محبت کی علامت ہے تیسرے
 حضورؐ کی زیارت کا شوق بھی جذبہٴ محبت پر دلالت
 کرتا ہے۔ منجملہ اور بہت سی علامات کے جن کو بوجہ
 طوالت نظر انداز کرتے ہیں ایک یہ بھی اور خاص
 حضورؐ کی محبت کی علامت ہے کہ آپ پر کثرت سے
 درود و سلام بھیجا جائے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ

عہدہ کا قول ہے کہ من احب النبی اللہ من الصلوٰۃ علیہ
 جو شخص نبی کو محبوب رکھے گا کثرت سے ان پر درود
 بھیجے گا۔ چنانچہ حضور کی تعریف و توصیف بیان کرنا
 سب اسی قبیل سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان اللہ وملائکتہ
 یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلمو
 تسلیما۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس آیت کریمہ میں اپنے
 حبیب کریم کی عظمت شان و رفعت مکاں اپنے بندوں
 پر ظاہر فرماتا ہے کہ میرے حبیب کی میری جناب میں
 یہ قدر و منزلت ہے کہ میں اور میرے فرشتے اس پر درود
 بھیجتے ہیں۔ پس اے ایمان والو تم بھی نبی کریم پر درود
 اور سلام بھیجا کرو۔

اس آیت مبارکہ سے حضور کی کمال بزرگی و
 شان و شوکت کا اظہار ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ ہر
 شخص کی عزت و عظمت اس کے مرتبہ کے مطابق ہوا کرتی

ہے۔ مثلاً اگر بادشاہ کے پاس کوئی شخص ملنے کو آئے اور وہ
 بادشاہ کا ادنیٰ درجہ کا دوست ہو تو بادشاہ اس کی تعظیم
 رعایا سے کروانا ہے اور اگر کوئی شخص زیادہ مرتبہ والا اور زیادہ
 تعلق والا ہے۔ تو اس کی تعظیم کے لئے رعایا کے علاوہ ارکان
 دولت کو بھی تعظیم بجالانے کا حکم دیتا ہے اور اگر کوئی
 خاص دوست اور گہرے تعلق والا ہوتا ہے تو پھر بادشاہ
 خود بھی اس کی تعظیم کرتا ہے اور یہ تعظیم کا انتہائی درجہ ہے
 پس اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضور کی تعظیم و تکریم کے لئے
 انسان جو رعایا کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور ملائکہ جو ارکان
 دولت کی طرح ہیں ان دونوں ہی کو تعظیم کا حکم نہیں دیا بلکہ
 خود بھی اس میں شریک ہو کر حضور کی انتہائی رفعت شان
 و عظمت مکان ثابت فرمائی۔

کیا سمجھ سکتا ہے کوئی عظمت و شان رسول
 خالق کون و مکان ہے خود ثناخوان رسول
 اور حقیقت یہ ہے کہ حضور کی ہی ذات مبارک ایک ایسی

ذات تھی جو تمام خوبیوں کا مجموعہ تھی۔ اور جو خوبیاں اور
 نبیوں میں فرداً فرداً پائی جاتی تھیں۔ وہ سب اللہ تعالیٰ نے
 آپ کو عطا فرمائی تھیں۔

بہر حال درود و سلام بھیجنے کے جتنے فوائد و خوبیاں
 ہیں۔ بیان نہیں کی جاسکتیں۔ پس محتبان رسول اور سب
 مسلمانوں کو لازم ہے کہ حضور پر درود و سلام بھیجتے رہیں تاکہ
 اس کے فیوض و برکات سے اللہ تعالیٰ بہرہ مند فرمائے۔

حضور اکرمؐ کی حیات مبارکہ میں تو صحابہ کرام ہر
 صحبت میں سیرت مبارکہ سے فیض حاصل کرتے تھے۔ مگر
 جب حضور اکرمؐ اس عالم سے تشریف لے گئے اور آپ کو
 دیکھنے والی بزرگ ہستیاں بھی باقی نہ رہیں تو یہ ضرورت
 محسوس ہوئی کہ ہر ممکن طریقہ سے ذکر حبیب کو تازہ رکھا جائے
 تاکہ امت اپنے مرکز حیات سے دور نہ ہٹے اگرچہ خود شریعت
 نے نمازوں و خطبوں و درودوں میں پیغمبر اسلام کی تازگی ذکر کا
 کافی انتظام کر دیا تھا۔ مگر اسلام کے تمام دنیا میں پھیل جانے

اور بے شمار مسلمانوں کے عربی زبان سے ناواقف ہونے
 کی وجہ سے مسلمان روز بروز اپنے مرکز حیات سے
 دور ہونے شروع ہو گئے اس زمانہ میں مجالس قائم کر
 کے حضور کی تعریف و توصیف اور درود و سلام بکھینچنے
 کی رسم جاری کی گئی۔ لیکن کچھ مدت گزر جانے کے
 بعد یہ رسم بھی اپنی صحیح حالت پر قائم نہ رہی۔ بجائے اس
 کے کہ ایسی مجالس میں اسلامی تعلیم اور خلق و انصاف
 محمدی کا اصلی رنگ مسلمانوں پر ڈالا جاتا سیرت مبارکہ
 کا بیان ہوتا مسلمانوں نے خود اپنے رنگوں میں مجالس کو
 رنگنا شروع کر دیا پست مذاق شعرا نے ادب و احترام
 سے گرے ہوئے راگ و نغموں کو رائج کر دیا پیشہ ور
 و عظموں نے توہم پرست عوام کی دلچسپی قائم رکھنے کے
 لئے بے اصل قصہ کہانیاں اور کرامتیں بیان کرنا شروع کر دیں
 اور اس کو ایک مذہبی رنگ دے کر مقدس رسم بنا دیا
 اور اس طرح یہ پاک مجالس جس سے تبلیغ اسلام تنظیم

۱۱
 ملت اور حضور کے اخلاق و سیرت مبارکہ سے صحیح طور پر
 استفادہ مقصود تھا۔ راگ و رنگ اور عاشقانہ ہاؤ ہوئیں
 غرق ہو گئی۔ اور موجودہ زمانہ میں بھی بہت سے مقامات
 پر اپنی جہالت اور کم علمی کی بنا پر حضور کے اوصاف و
 اخلاق کا بیان کرنا کچھ ایسی متبذل اور سوتیلیاں نظموں میں
 رواج پذیر ہو گیا ہے جو کسی طرح بھی حضور کے ادب و
 احترام کے شایان شان نہیں اسی ضرورت کو محسوس کرتے
 ہوئے بدر صاحب امر وہوی نے ملک کے بلند پایہ اور
 قابل فخر شعراء کے سلاموں کا ایک مجموعہ ایسا مرتب کیا
 ہے جس میں کافی حد تک اور ہر لحاظ سے حضور اکرم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھا گیا ہے تاکہ
 حضور پر صحیح درود و سلام اور آپ کی تعریف و توصیف
 سے ہمیں فیوض و برکات حاصل ہوں۔ امید ہے
 کہ یہ سلاموں کا مجموعہ ملک میں مقبولیت کی نظر سے
 دیکھا جائے گا اور اللہ تعالیٰ حضور اکرم کے طفیل اس
 کے جامع کو بھی اس کا اجر عطا فرمائے گا۔

شہاب علوی نقشبندی امر وہوی

ضیاء ادبیاں

محترم بدر امر و ہوی ملک کے ادبی
حلقوں میں شہرت دوام حاصل کر چکے ہیں۔ اور ان
کی متعدد تالیفات حسن ترتیب و کمال تدوین کے
لحاظ سے جہاں ایک طرف جدت طرازی کی آئینہ دار
ہیں وہاں شگفتگی، رنگینی اور رعنائی کے اعتبار سے
بھی اپنی مثال آپ ہیں۔

زیر نظر مجموعہ "سلام قدس" ان کی فکر
نکتہ رس کی مقدس تخلیق ہے۔ انہوں نے اس پیش کش
میں اپنے ساتھ جن شعرا کو شریک ہونے اور اس سہر چہتمہ

سعادت سے سیراب ہونے کا موقع دیا ہے ان کا اخلاص
 فکر ان کے نیاز مندانہ سلاموں میں جھلک رہا ہے۔ کون
 مسلمان ہے جو تاجدارِ دو جہاں کے حضور میں جبینِ نیاز
 نہیں جھکتا؟ وہ ہستی مقدس جس کا لقب رحمتہ للعالمین
 ہے۔ وہ ساقیِ خم خانہ دو جہاں جس کی عطا کردہ درود
 جام بھی فرزانوں کو مدہوش و مستانہ کر دے وہ ختم المرسلین
 جس میں یوسف کا جمال روح اللہ کی مسیحا نفسی، کلیم اللہ
 کا ید بیضا، ایوب کا صبر، خلیل اللہ کی سخاوت ہو، وہ
 ذات پاک جس کی زندگی مقدس عدالت، شجاعت
 حکمت اور سیاست کی ترجمان ہو جو عالم انسانیت کے
 لئے ابر کرم ہو وہ شفیع المذنبین جس کی تعریف خود اللہ
 تعالیٰ فرماتا ہو جس پر رات دن ملائک بھی درود بھیجتے
 ہوں۔ اس کی بارگاہِ معالیٰ میں ہدیہ سلام پیش کرنے کی
 سعادت حاصل کرنا یقیناً دین و دنیا کی سعادتوں اور کامرانوں
 سے لطف اندوز ہونا ہے۔

حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت
کاملہ کے پیغمبر اور اللہ تعالیٰ کے منظر کامل تھے۔ آپ اس
مقام کبریائی پر متمکن تھے جہاں اللہ کریم اور آپ کے
درمیان حجابات اٹھ گئے تھے۔ آپ سدرۃ المنتہیٰ پر فائز
تھے۔ اللہ حضور کی بارگاہ قدس میں تو فرشتے بھی دم بخود
ہو کر سجدہ عجز و نیاز پیش کر رہے ہیں۔

مقلعے ہست زیر آسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

اور سید الطائف حضرت جنید فرماتے ہیں :-

” اللہ تعالیٰ سے وصال کے سب دروازے بند ہیں، مگر

ایک دروازہ کھلا ہے وہ حضور ختم المرسلین کی سنت مقدسہ

پر عمل کر کے رسائی حاصل کرنا ہے۔“

حضور کی حیات طیبہ پر قلم فرسائی کرنا اس

عاجز سے ممکن نہیں کیونکہ جب بھی کسی نے اس موضوع پر

کوئی سعی جمیل کی ہے وہ اگرچہ اپنی جگہ لاکھ و قیچ ہو۔ لیکن

حقیقت میں ایسی تمام مساعی تشنہ تکمیل رہی ہیں۔ آپ نے اپنے دہن مبارک سے جو بات کہی وہ نازش فلسفہ افلاطون ثابت ہوئی اس کے سامنے روم و یونان کی حکمت گرد ہو کر رہ گئی۔ آپ کی ہر حرکت کاروان انسانیت کے لئے سنگ میل بن گئی۔ قافلہ حکمت کے لئے شاہراہِ عمل ہو گئی اور ارباب دانش کے حق میں حرف آخر ثابت ہوئی۔

اس مبارک مجموعہ "سلام قدس" میں جس فاضل سخن طراز نے حصہ لیا ہے اس نے اپنے لئے شفاعت کا ذریعہ اور نجات کا وسیلہ تلاش کیا ہے۔

جناب بدر کے حسن انتخاب کی داد دینے بغیر نہیں رہا جاتا اس مجموعہ میں بیشتر منظومات جہاں فنکارانہ صلاحیتوں کی آئینہ دار ہیں وہاں ان میں لکھنے والوں کے خلوص و درود کی کارفرمائی بھی ہے۔ اورتہی وہ چیز ہے جو انہیں گنج سعادت سے کامران کرے گی۔ کیونکہ جہاں قرآن حکیم میں خداوند تعالیٰ نے ان شعرا کی خدمت فرمائی ہے جو

خود گم کردہ راہ ہیں اور اپنے افکار سے دوسروں کو بھی فقیر
 ذلالت کی طرف لے جا رہے ہیں وہاں حضور نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت کی تعریف فرمائی ہے۔
 "چنانچہ حضور کا ارشاد ہے کہ "جب حسان"
 نعت لکھتے ہیں تو ملائکہ انہیں خوش آمدید کہنے کے لئے
 عرش معلیٰ سے نزول کرتے ہیں۔"

اس مجموعہ لطیف میں شامل ہوتے والے شعراء
 حضرات کی پیشکش بارگاہ نبوی میں کیوں نہ قبولیت کا شرف
 حاصل کریں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کرے گی۔

آخر میں اس ناچیز کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدر
 صاحب کو اس سعی جمیل کا اجر عظیم عطا فرمائے اور انہیں زیادہ
 سے زیادہ اس قبیل کی نگران قدر علمی و ادبی خدمات سرانجام
 دینے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکپاٹے ارباب بھر)

صائب عاصمی صابری قادری

عرض حال

سلام ہمیشہ سے نیاز مندانہ تعلقات پیدا
 کرنیکا ایک بے لوث اور پاکیزہ ذریعہ رہا ہے۔ جس کے بعد پیام
 یا خوش نصیبی سے خطاب و کلام کا حق مسلم ہوتا ہے۔ اور پھر مقدس
 مدارج شروع ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں بلا خوف تردید میں یہ کہنے کو
 تیار ہوں کہ ساری دنیا میں ، صرف اسلام کے عرب شاعروں
 ہی کو فلسفہ مجتہد و ارتباط کے اس نکتہ پر پہنچنے کا شرف
 حاصل ہوا اور انہوں نے یہ

حبیب خدا اشرف انبیاء پر؛ کہ عرش مجیدش بود منتکا
 کے دربار پر انوار میں روحانی طور پر رسائی حاصل کرنے کے لئے
 امنتے ہوئے جذبات شوق سے بھر پور ایسے ایسے سلام لکھنا

شروع کئے جن کے وجد آمیز مضامین اور نغماتی زیر و بم سے
فضائے عالم گونج اٹھی۔

ایران کے اسلامی شاعروں نے بھی عربوں کا
اتباع کیا اور خوب خوب داد سخن دی لیکن جو کمال انیسویں
صدی کے اردو شاعروں نے کر دکھایا اس کا جواب آپ کو
اسلامی دنیا کے کسی گوشہ میں نہیں مل سکتا۔

اردو سلاموں کی سحر البیانی کا اندازہ یوں لگایا
جاسکتا ہے کہ حضور قلب سے سلاموں کو خود پڑھتے یا کسی
سے سنتے وقت اپنے شغف میں آپ کو دو چار لمحے کے لئے بھی
مادیت سے دوری میسر ہو جاتی تو آپ اس مجموعہ کے چند
سلاموں میں اپنے ان ہی کالوں سے جواب سلام ملتا ہوا بھی
سینس گے جن سے کہ وہ کیفیت آفریں سلام سن رہے ہیں۔

بہت دیر کی بات ہے جب میں دہلی کی ایک
محل سماع میں موجود تھا اور ہمہ تن گوش بنا ہوا تو الیساں
سن کر عذائے روحانی حاصل کر رہا تھا کہ خلافت توقع ایک

خوش گلو تو ال نے سلام شروع کیا۔ سلام کیا تھا ایک مکمل سحر و
 انہوں نے اس سے متاثر ہوئے بغیر حاضرین میں سے شاید
 کوئی بھی نہ رہ سکا۔ بزرگان حال و قال کی تو یہ حالت تھی کہ مرغان
 بسمل کی طرح تڑپتے تھے اور سر دھن رہے تھے۔ اب ہم جیسیوں کا
 ماجرا بھی سنئے کہ چند ہی منٹ میں میری یہ کیفیت ہوئی کہ ایک
 عجیب قسم کی برقی رونے مجھے مدہوش اور سرمست بنا دیا۔ میں
 دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر تھا۔ دفعۃً ایک شدید روحانی مد
 و جزروالے اثر میں ۶ سلام اس پر..... کی آواز میرے
 کانوں میں گونجتی ہوئی محسوس ہوئی لیکن میری طرح آپ کو
 حیرت ہوگی کہ اس گونج کی واپسی "سلام اس پر" کی بجائے
 "جواب اس پر" کے مفہوم کی حامل تھی۔ پہلی آواز تو یقیناً اس
 قوال کی تھی مگر دوسری آواز کس کی تھی؟ یہ ایک سوال تھا جو
 حقیقت و مجاز کی پیچیدگیوں میں الجھ کر رہ گیا۔ سلام بھی ختم
 ہو چکا تھا تو اب جواب کی صدا سے بازگشت کیوں جاری رہتی
 میں نے محسوس کیا کہ میری روح مادیت میں جلد جلد سانس نہیں

لے رہی ہے۔ اور میں پوری طرح بیدار ہو چکا ہوں۔

اس موقع پر میرے قلب سیاہ نے اس عالم انوار سے کچھ کسب ضیا کیا ہو یا نہیں البتہ میں نے اپنے دل کی گہرائیوں میں یہ ارادہ کر دیا ہے کہ اس قسم کے تمام سلاموں کو جمع کر کے کتابی صورت دیدی جائے۔ میں نے وہیں بیٹھے بیٹھے اپنی تیار ہونے والی تالیف کا نام "سلام قدس" تجویز کیا۔ اور بہ صدق دل دعا مانگی کہ خدا سے قدوس مجھے میرے ارادہ میں کامیابی عطا فرمائیے۔

میں اپنی مولفانہ کوششوں اور کاوشوں کے سلسلے میں قارئین کرام سے نہ کوئی خراج کھینچتا ہوں نہ کسی اور دنیاوی صلے کا متمنی ہوں۔ البتہ اگر آپ شروع سے آخر تک پورے ذوق و شوق کے ساتھ اسے پڑھ کر مولف کے حق میں دعائے خیر فرمائیں گے تو سمجھ لیجئے کہ اس بندہ ناچیز و سراپا نقضیر کی ساری محنت و حصول ہی۔

الہی بحق بنی فاطمہ: کہ برقول ایماں کہنی خاتمہ
خاکِ دہر رسول

سید طفیل احمد بدراہروی

۱۰ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بارگاہ ناز پیر، سر کو جھکائے ہوئے کرتی ہے دنیا سلام
لاکھوں سلاموں کے ساتھ۔ کاش کہ مقبول ہو آج ہمارا سلام

خواجہ بندہ نواز، عقدہ کشا کار ساز۔ سرورِ بعلجا سلام
شافعِ محشر سلام۔ ہادی و رہبر سلام مالک و مولا سلام

نازش ہرد و جہاں فخر زیں و زماں رحمت کون و مکان
ہیبت روح الامین، مورد و حی خدا مصحف گویا سلام

سرور ہر دوسرا۔ بندۂ مولا نما۔ زینت بزم ہدی
بادشہ جزو کل۔ میر گروہ رسل۔ سید والاسلام

مژدۂ سکیں جاں۔ رحمت راحت نشان مغفرت عاصیاں
چاہ گریکساں داد رس انس و جاں مامن و ملجا سلام

حاکم روز جزا۔ مالک تاج ولوا۔ صاحب عدل و عطا
شارع و تنور حق نافذ منشور حق۔ آخر دعویٰ سلام

ظاہر و باطن ہے نور اول و آخر ظہور غیب بھی تیرا حضور
حسن نظر جانِ دل نقش قدم زیب سر قبلہ و کعبہ سلام

سایہ قدم چوم کر۔ دور کچھ اتنا ہوا۔ نام کو ظلمت نہ تھی
تجھ سے منور۔ تجھ سے اجالی ہے شام۔ نور سر اپا سلام

تجھ سے چراغوں میں نور فکر و نظر پر شعور دید و دل عزیز و طوہ
 آدمیت سر بلند قسمت خاک ارجمند - مہر مجتہد اسلام

تو شرف کائنات تیرے عمل کو ثبات تجھ سے مسلسل حیات
 دور بدلتے گئے رنگ نکھرتا گیا۔ اے چمن آرا سلام

سامنے احوال دل تو نے کسی کا سوال سچ ہی کبھی رد نہ کیا
 کانپتی آواز سے بھیج رہا ہے تجھے احسن رسوا سلام

احسن رضوی

— (•) —

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

السلام اے نورِ مطلق نورِ حق
مقتداۓ انبیاءِ ما سبق

السلام اے رحمتہ للعالمین
تیکہ گاہ اولیں و آخریں

السلام اے خواجہ ہر دوسرا
جلوہ آراءِ حریم کبریاہ

السلام اے احمد و محمود رب
یا محمد یا نبی شاہِ عرب

السلام اے درد مندوں کے طبیب
خلق کے محبوب خالق کے حبیب

اسلام اے ہادی اہل جہاں
سرور و پیغمبر پیغمبران

صاحب ختم نبوت السلام
باعث ایجاد خلقت السلام

صورت یسین و رحمن السلام
مفتی آیات قرآن السلام

مقصد گل مطلب کون و مکان
السلام اے مالک کون و مکان

صاحب معراج و رفعت السلام
آیہ آیات قدرت السلام

السلام اے حائى دنيا و دین
داروئے درد دل اندوہ گیس

عیسیٰ جان مریضاں السلام
اے طبیب دردینہاں السلام

السلام اے چارہ بیچارگان
اے نظر گاہ مکان و لامکان

السلام اے مہر چرخ سروری
جاں بلب ہے آج امت آپ کی

جس کا کوئی بھی نہیں دنیا میں یار
آپ ہیں و اللہ اس کے غمگسار

وہ جو ہیں سرکار کی خدمت سے دور
کس کا دامن ستھام کر روئیں حضورؐ

کیجئے ان پر نگاہِ لطف اب
السلام اے رحمت عالم لقب

دستگیری کیجئے اب یا نبی
بتلائے صد بلا ہیں اُمتی

اب دکھا دیجئے جمالِ دلربا
السلام اے خاص خاصانِ خدا

روضہٴ رضواں دکھا دیجئے انہیں
اب مدینہ میں بلا لیجئے انہیں

ان کا سر ہو سنگ در ہو آپ کا
کم نہ ہو ذوق جبین سائی ذرا

بات تو جب ہے کہ بے عرض نیاز
کیجئے افترا کو اپنے سر نرا

السلام اے چارۂ جان حزیں
ہو دم آخسر نگاہ واپسین

لب پہ کلمہ، آنکھ میں جسلوہ ترا
خاتمہ بالخیر ہو تو یوں شہسا

افتقر موبانی وارثی

————— (.) —————

۵

رونق بزم صبح و مسا السلام
 زینت گلشن عقل اثی السلام
 مقتدائے صف انبیاء السلام
 السلام اے حبیب خدا السلام

تجہ سے تابندہ ہے محفل کن فکاں تجھ سے رخشنده ہے یہ زمین وزماں
 تجھ پہ قرباں ہے تزیین خلد و جاناں تجھ پہ نازاں ہے خود کار ساز جہاں
 معدن حلم و جود و عطا السلام
 السلام اے حبیب خدا السلام

اللہ اللہ یہ معراج حسن و وفا پیردہ ہے درمیان صرف قوسین کا
 پست ہو کیوں نہ جبریل کا حوصلا ہے تری سیرگہ عرش رب العالی
 مشعل سدرۃ المنتہی السلام
 السلام اے حبیب خدا السلام

زندگی زندگی ہے تیرے نام سے روح بیدار ہے تیرے پیغام سے
دل میں شاداں تیری بخشش عام سے آشنا کر دیا تو نے اسلام سے

مونس امت بے نوا السلام
السلام اے حبیب خدا السلام

فخر آدم بھی ہے ناز عالم بھی ہے بیکسوں بے نواؤں کا ہمدم بھی ہے
منظر صاحب عرش اعظم بھی ہے راز ہائے حقیقت کا محرم بھی ہے

منزہت گلشن آمنہ السلام
السلام اے حبیب خدا السلام

تیرے پر تو سے ہے جلوہ فرما حیات وجہ تخلیق کو بنین ہے تیری ذات
ہیں سر پایے قرآن تیری صفات بارک اللہ اے مصدر کائنات

منزل عشق کے رہنما السلام
السلام اے حبیب خدا السلام

روئے روشن سے حیراں ہیں شمس و قمر ہے تبسم ترا یا کہ نور سحر
 آئینہ دار قدرت ہے تیری نظر ختم ہیں خوبیاں سب تری ذات پر
 روح گلہائے صدق و صفا السلام
 السلام اے حبیب خدا السلام

تیری آنکھوں میں ہے مہر مہما زاغ کا زلف و ایل تیری جبین و الصحنی
 تجھ کو رتبہ شفاعت کا حاصل ہوا اے امام رسل اے نبی الہدی
 چارہ فرماے روز جزا السلام
 السلام اے حبیب خدا السلام

ہے دل حلق پر حکمرانی تری حق نے فرمائی خود مدح خوانی تری
 وہی قرآن ہے ترجمانی تری غسل جنت ہے شیریں بیانی تری
 صاحب رحمت کاملہ السلام
 السلام اے حبیب خدا السلام

عطر احساں سے مہکا دینے میں چمن زندہ کی تو نے توحید کی انجمن
 ہر طرف قلزم عشق ہے موجب سزن ہے اثر ذکر و لکش میں تیرے مگن

نور حسن و جمال و فاضل السلام
 السلام اے حبیب خدا السلام

اثر زبیری

————— (.) —————

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ ط
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيلَ اللَّهِ ط
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللَّهِ ط
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ ط

۵

انہیں محفلِ شاہ و گدا سلام علیک
 جلیسِ مسندِ عرشِ علی سلام علیک

طیبِ خلق، حبیبِ خدا سلام علیک
 دوائے دردِ دلِ مبتلا سلام علیک

غریب پرورد بیکس نواز رحمتِ کل
 پناہ عام شفیع الوری سلام علیک

ز خاکِ ہند بے راے صبا سلام علیک
 بیارگاہِ شہنشاہِ ماسلام علیک

رسد ز اکبر بیچارہ یابی ہر دم
 ہزار بار بروحِ شما سلام علیک

اکبر میرحیٰ

صلی علیٰ اے احمد مختار السلام
اے مثلکم بشر شہ ابرار السلام

اے کہ درود آپ پہ بھجتا خدا
محبوب ذات ایزد غفار السلام

اے کہ تھا نور آپ کا آدم سے پیشتر
ختم رسل اے مطلع انوار السلام

اے کہ ہے جبرئیل غلام در حضور
انوارِ سرمدی کے علمدار السلام

اے کہ مقام آپ کا ہے عرش کبریا
اے افتخارِ عزتِ اہلبار السلام

انسان ہی نہیں فقط بلکہ ملائکہ
کہتے ہیں ہو کے حاضر دربار السلام

ام الکتاب جس میں ہے ہر خشک و تر رقم
گویا وہ آپ ہی کا ہے اخبار السلام

دریتیم آپ ہی حلق عظیم ہیں
صدف شرف کے اے در شہوار السلام

سب انبیاء میں اشرف و ممتاز اصفیٰ
اے القیام کے قافلہ سالار السلام

سورج بیک اشارہ پلٹ کر دکھا دیا
شق القمر ہے آپ کا شہکار السلام

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"
 ہر دو جہاں کی آپ ہیں سرکار السلام

خدمت میں آپ کی شہ کونین رات دن
 اختر سا کہہ رہے گنہگار السلام

احمد حسین اختر

————— (۰) —————

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَلِكُ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَرْنَيْيَ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَدَنِيَّ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللَّهُ



سلام علی ذات نبین و طہ ، سلام علی مقصد خلق عالم
سلام علی ختم وحی و رسالت ، سلام علی مژدہ ابن مریم

سلام علی مورد مصحف حق ، سلام علی خلق رحم مجسم
سلام علی شافع جسم عصیان ، سلام علی راجم نسل آدم

سلام علی آل شہ دین و دنیا، کہ رحمت ہے سب کیلئے ذات انجی
سلام علی آل امین حقیقت، کہ ہے وحی کامل ہر اک بات انجی



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ عَظَمَهُ اللَّهُ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ اللَّهِ

سلام اے دل ناتواں کے سہارے، سلام اے غریبوں کے ہمدرد مولا
سلام اے خدا سے ملا دینے والے، سلام اے خدا کی نگاہوں میں بکیتا

سلام اے سپہ کار امت کے ہادی، سلام اے ستم سہنے والوں کے آقا
سلام اے محبت کے داعی برحق، سلام اے مصیبت میں فریاد شنوا

سلام اے محمد سلام اے مجتہد، سلام اے مشیت کے آخر تقاضا
سلام اے سنبھل جائیوں کے مولا، سلام اے گرے رہنے والوں کے آقا

احسن رضوی



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَضْرَةَ اللَّهِ ط
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ ط

○

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

آپ ہیں محبوب عالم منظر رحمت محسوم
آپ پر قربان ہیں ہم ورد رکھتے ہیں یہ ہر دم

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

اے شہنشاہِ دو عالم سید اولادِ آدم
معدنِ رحمتِ کانِ ترحم آپ کے کہلاتے ہیں ہم

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

دستگیر بے نوا ہو حامی بے دست و پا ہو

شافع روز جزا ہو منظر شان خدا ہو

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

مرہم دل خستگان ہو چارۂ بیچارگان ہو

داروئے درد نہاں ہو ہر مصیبت سے اماں ہو

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

اشرفی مسکین تمہارا کر کے دنیا سے کنارہ

رکعت ہے تم سے سہارا لو خیر جلدی خدا را

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

اشرفی



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ

۵

سرور دوسرا سے میرا سلام کہنا
 سلطان انبیار سے میرا سلام کہنا
 شاہنشاہِ دنی سے میرا سلام کہنا
 محبوب کبریا سے میرا سلام کہنا
 بطحا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربارِ مصطفیٰ تک عرضِ غلام لے جا

جب ساحلِ عدن سے گزرے ترا سینہ
 عشقِ نبی سے جب ہو لبریز تیرا سینہ
 اس وقت رو بقبلہ ہو کر بصدِ قرینہ
 اخلاص سے اٹھا کر منہہ جانبِ مدینہ
 بطحا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربارِ مصطفیٰ تک عرضِ غلام لے جا

بحرِ عرب کی موجیں بادِ سحر کے جھونکے
 طیبہ کے شوق میں ہوں جب ہمکنار تجھ سے

جب کامراں کی حد پر تیرا جہاز پہنچے
جانِ غریب و بیکس سو جاں سے تجھ پہ صدقے

بطحا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربارِ مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

جدہ میں اے مسافر جس دم ترا گذر ہو
کعبہ کے نور سے جب روشن تری نظر ہو
ذوقِ طواف میں تو جب محو و بے خبر ہو
تجھ کو قسم خدا کی ہشیار تو اگر ہو

بطحا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربارِ مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

حج کر کے "اے میں قرباں" مسرور ہوئی والے
ذمزم میں اپنی چھاگل خوش خوش ڈبونے والے
سجدے حرم میں کر کے عصیاں پہ رونے والے
داغِ گناہ کو یوں دامن سے دھونے والے

بطحا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربارِ مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

طیبہ کی نرہنتوں کو آنکھوں سے چوم لینا
 پھولوں کی نکھنتوں کو آنکھوں سے چوم لینا
 پاکیزہ تربتوں کو آنکھوں سے چوم لینا
 روشن عمارتوں کو آنکھوں سے چوم لینا

بطحا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربار مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

فرط ادب سے باب رحمت پہ سر جھکانا
 لوح جبیں کو سوسے مخراب در جھکانا
 دیکھے جو سہزگنبد رو کر نط جھکانا
 روضہ کی جالیوں پر چشمیان تر جھکانا

بطحا کے جانے والے میرا سلام جا دربار مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

جب دیکھنا سحر کو کلیوں کا مسکرانا
 پھولوں کو چوم لینا کانٹوں پہ لوٹ جانا
 ذروں سے نور لینا سینہ کو جگمگانا
 گر ہو سکے تو سر سے چل کر حرم میں جانا

بطحا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربار مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

رورو کے عرض کرنا اے رحمت دو عالم
اے بیکیسوں کے والی محبوب رب اکرم
ہے قابل ترحم امت کا حال پر غم
مائل تری طرف ہوں از خود حضور جس دم

بطحا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربار مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

ضیاء القادری

الصلوة والسلام عليك يا صاحب التاج والمعراج
الصلوة والسلام عليك يا صاحب الحوض والكواثر
الصلوة والسلام عليك يا صاحب الشفاعة

○

سلام اس پر کہ جس کا نام نامی کیف و حانی
سلام اس پر کہ جس کی ہر ادا آیات بیزدانی

سلام اس پر کہ جس کی گرو پاند ریب قرانی

سلام اس پر کہ جس کی ہر ادا آیات بیزدانی

وہ جس نے ظلم سے انساں کو غفلت میں بچایا ہے

جو بے سایا ہے لیکن عالم ہستی کا سایا ہے

سلام اے مطلع اول سلام اے معنی آخر
سلام اس پر کہ جس کی آل ایسی طیب طاہر

سلام اے مقصد باطن سلام اے رونق ظاہر

کہ جس کی شان والا سے فرشتوں کی بناں قاصر

سلام اس پر کہ جس کی آل ایسی طیب طاہر

سلام اے رفعت کعبہ سلام اے عزت کعبہ

تری عظمت کا صدقہ ہے کمال عظمت کعبہ

سلام اس پر کہ جس کی ذات کی حق نے قسم کھانی
جو مردوں کو عطا کرتا ہے اعجاز مسیحانی

سلام اس پر کہ جس کی ہر نبی نے مدح فرمائی

جسے زیبا ہے رعنائی جسے زیبا ہے زیبائی

جو مردوں کو عطا کرتا ہے اعجاز مسیحانی

خدا خود جس پہ نازاں ہو درود اسکی شہریت پر

دو عالم جس کے پروانے سلام اس شمع وحدت پر

انصار الہ آبادی

— (.) —

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

پوری یارب یہ دعا کر ہم درمونی پہ جا کر
پہلے کچھ نعتیں سنا کر یہ پڑھیں سر کو جھکا کر

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

ہے یہ حسرت در پہ جائیں اشک کے دریا بہائیں
داغ سینے کے دکھائیں سامنے ہو کر سنائیں

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

رحمتوں کے تاج والے دو جہاں کے راج والے

عرش کے معراج والے عاصیوں کی لاج والے

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

جان کر کافی سہارا لے لیا ہے درمہارا

خلق کے وارث خدا را لو سلام اب تو ہمارا

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

بخش دو جو چیز چاہو کیونکہ محبوب خدا ہو

اب تو بابِ جود واہو ہاں جناب اسکا عطا ہو

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

عاشق کامل کی سن لو بانی محفل کی سن لو

سامعین کے دل کی سن لو اکبر سہیل کی سن لو

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

اکبر میرٹھی

الصلوة والسلام عليك يا صاحب النعمتين
الصلوة والسلام عليك يا خاتم النبوة والرسالة



السلام اے باعثِ تکوینِ عالم السلام
السلام اے فردِ کاملِ فخرِ آدم السلام

السلام اے آیۂ رحمتِ حبیبِ کبریا
السلام اے عکسِ انوارِ نورِ آدم السلام

تیری صنوسے صنوفِ شانِ خورشیدِ عالمِ تاب ہر

میرے دم سے گلستانِ رنگِ بو شاداب ہر

السلام اے ماہِ کاملِ شمعِ محفلِ السلام
السلام اے ہادیِ کلِ شاہِ عادلِ السلام

السلام اے رحمتِ للعالمینِ خیرِ الانام
السلام اے قلزمِ رحمتِ کے ساحلِ السلام

تو نے ظلم و جہل کو آکر مٹا یا دہر سے

ظلمتیں کا نور ہوں جیسے شعاعِ مہر سے

السلام اے شانِ یزداں شمعِ عرفانِ السلام
السلام اے شرحِ قرآنِ دینِ وایمانِ السلام

السلام اے مونس و غمخوارِ انساںِ السلام
السلام اے رحمتِ حقِ راحتِ جاںِ السلام

تجھ پہ لاکھوں رحمتیں ہوں تجھ پہ ہوں لاکھوں درود

اے شہنشاہِ دو عالم اے سراپاِ لطف و جود

السلام اے مصطفیٰ شان مکرم السلام
 السلام اے جان عالم فخر آدم السلام
 السلام اے محسن عظیم محمد مصطفیٰ
 السلام اے باعث تزیین عالم السلام

خاک کو تونے وہ بخشا مرتبہ جان جہاں
 سرنگوں ہیں آج جس کے سامنے ہفت آسماں

سید الغام الحق حق

— (.) —

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمَدَانِيِّ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْحَرَامِيِّ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْعَرَبِيِّ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْحِجَازِيِّ

○

سلام اے رحمت عالم۔ سلام اے طاہر و اطہر
سلام اے یاور و ناصر۔ سلام اے شافع محشر

سلام اے اول و آخر۔ سلام اے احمد مرسل
سلام اے تاجدار انبیاء۔ اے افضل و اکمل

سلام اے رہبر کامل۔ سلام اے شاہ روحانی
سلام اے حامل مہربنوت نور۔ یزدانی

سلام اے حامل قرآن۔ سلام اے نطل سبحانی
سلام اے پیکر لطف و کرم۔ محبوب یزدانی

سلام اے شارع اسلام و ارشادات ربانی
سلام اے رحمت عالم بہار باغ امکاتی

انجم وزیر آبادی

السلام اے نائبِ ربِ علا
السلام اے نورِ ذاتِ کبریا

السلام اے مصدرِ نابود و بود
اے قوامِ جوہرِ عقل و وجود

السلام اے نقشِ بندِ کائنات
السلام اے رونقِ بزمِ حیات

السلام اے سروِ باغِ سرمدی
السلام اے نو بہارِ زندگی

السلام اے مہرِ حی لایموت
باتورِ روشن از حملِ تابرجِ حوت

السلام اے مبدؤ فیض وجود

السلام اے روح اسباب وجود

السلام اے بندؤ رب جلیل

مورد تنزیل وحی و جب سرنیل

السلام اے برتراز وہم و گماں

السلام اے وجہ بنیاد جہاں

السلام اے مرکز حسن و دود

السلام اے پیکر ذوق نمود

السلام اے ذکر تو ذکر خدا

السلام اے وصف تو صلی علی

السلام اے جو ہر عشق جمیل

السلام اے بے نظیر و بے عدیل

السلام اے رہنما سے جزو کل

السلام اے سرور خیل رسل

السلام اے قبلہ دنیا و دین

السلام اے کعبہ حق الیقین

السلام اے افسر آل عبا

السلام اے شافع روز جزا

السلام اے حضرت خیر البشر

السلام اے بادشاہ خشک و تر

السلام اے آفتاب مرسلین
السلام اے رحمت للعالمین

السلام اے محمد مصطفیٰ
السلام اے امام الانبیاء

السلام اے پرستار محمد
زادۃ درس ہو اللہ احد

السلام اے وجہ عالم السلام
السلام اے فخر آدم السلام

آفتاب اکبر آبادی

————— (۰) —————



یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

آپ شاہ انبیاء ہیں آپ تاج اولیاء ہیں
آپ محمود الثناء ہیں آپ مقبول الورا ہیں

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

آپ سلطانِ مدینہ بہبوطِ وحی سکینہ
نور سے معمور سینہ مشک سے بہتر پسینہ

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

اولیں موج حسنائق مرکز دور حقائقق

فائقوں پر بھی ہوقائق جوشنا کیجئے سولائق

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

لاوے جو ایمان تم پر کیوں نہ دے وہ جان تم پر

مہرباں رحمان تم پر خلق سب قرباں تم پر

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

حق نے دی معراج تم کو اور بخش تاج تم کو
دو جہاں کا راج تم کو دیں سلاطین باج تم کو

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

تم ہو محبوب الہی تم پہ موزوں وصف شاہی
ماہ سے لے تا بہ ماہی سب نے دی تم پر گواہی

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

ہجر میں مشکل ہے جینا دل ہو اچاک اور سینہ
تھام لومیر اسفینہ یا شفیع المذنبینہ

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

کماش حاصل ہو جنوری دور ہو جائے یہ دوری

دل کی حسرت ہو یہ پوری دیکھ لوں وہ شکل نوری

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

کیا کرے بیدل شکایت درد حیاں کی حکایت

رنج و غم ہے بے نہایت کیجئے اللہ عنایت

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

بیدل



اے خداوندِ قدیر و لازوال و ذوالجلال
 اے خداوندِ سمیع و بے نظیر و بے مثال
 اے کریم و چارہ سازِ دلفگار و خستہ حال
 اس طرح کب تک رہوں دن رات پابندِ ظالم
 وہ بھی دن ہوگا مدینہ ہو نظر کے سامنے
 یوں کہوں پھر روضہ خیر البشر کے سامنے

صدرِ سلام ہر نفس بر ذاتِ پاکتِ یارِ سول التجا آورده ام من در جنابتِ یارِ سول

کیوں نہیں لطف و کرم کی اب نگاہیں یارِ سول
 بند کب تک میری بہبودی کی راہیں یارِ سول
 درد والے درد سے کب تک کراہیں یارِ سول
 کس کے در پہ جائیں درماں کس سے چاہیں یارِ سول
 میرے دردِ روح فرسا کا مداوا کیجئے
 جس سے کچھ حاصل ہو لطفِ زیست ایسا کیجئے

صدرِ سلام ہر نفس بر ذاتِ پاکتِ یارِ سول التجا آورده ام من در جنابتِ یارِ سول

حق تعالیٰ نے سہرا ہا ہے کسے قرآن میں
 صاف لولاک لیا آیا ہے جس کی شان میں
 خلق میں ہیں فرد بچتا آپ ہی ہر آن میں
 حسن میں جو دوستخا میں خلق میں احسان میں
 رحمتہ للعالمین ہا ہا لقب ہے آپ کا
 آسرا مجھ روسیہ کو ہے تو اب ہے آپ کا

صد سلام ہر نفس بر ذات پاکت یا رسول التجا آوردہ ام من در جنابت یا رسول

جو نہ دم بھر رہ سکا ہوشا دوہ ناشاد ہوں
 دل شکستہ آسماں کا کشتہ بیداد ہوں
 بیکس و ناچار ہوں در ماندہ افتاد ہوں
 جو بھرا ہے درد سے وہ نعمت فریاد ہوں
 قید غم سے اب مجھے آزاد فرما دیجئے
 ہاں دل ناشاد کو، کچھ شاد فرما دیجئے

صد سلام ہر نفس بر ذات پاکت یا رسول التجا آوردہ ام من در جنابت یا رسول

نوح کی کشتی بچانی کس نے و تیرباں یارسول
 کس نے انکی کی مدد ہنگام طوفان یارسول
 آپ ہیں سرچشمہ الطاف و احسان یارسول
 اس طرف بھی اک نگاہ لطف ہاں ہاں یارسول
 بچ گیا غم سے ملا جس کو سہارا آپ کا
 ڈوبنے والے کو کافی ہے اشارا آپ کا

صدر اسلام ہر نفس بر ذات پاکت یارسول التجا آوردہ ام من در جنابت یارسول

اس قدر مضطر ہے کیوں کہتا ہے کیا سن لیجئے
 اپنے دیوانہ کی اتنی البتاسن لیجئے
 مبتلائے رنج و غم کا مدعا سن لیجئے
 ہاں ذرا اس دل شکستہ کی صدا سن لیجئے
 مدعا کہتے ہیں جس کو آرزو سے دید ہے
 یہ اگر دل سے نکل جائے تو ہاں ہاں عمید ہے

صدر اسلام ہر نفس بر ذات پاکت یارسول التجا آوردہ ام من در جنابت یارسول

آسماں تاکے ہوئے ہے ہر جفا کے واسطے
 فکر کے اندوہ کے رنج و بلا کے واسطے
 اب کہاں جاؤں حصول مدعا کے واسطے
 اک نگاہِ لطف ذاتِ کبریا کے واسطے
 میں ہوں وہ مایوسِ مقصد کہتے ہیں بیکل جسے
 ہر طرح کے رات دن اندوہ رہتے ہیں جسے

صد سلام ہر نفس برذات پاکت یا رسول التجا آوردہ ام من در جنابت یا رسول

بیکل لکنوی

————— (.) —————

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ التَّهَامِيِّ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْهَاشِمِيِّ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْقَدَشِيِّ



سلام اے رونقِ بزمِ جہانِ علوی و سفلی
سلام اے سرِ موجوداتِ ظلی ذاتِ سبحانی

سلام اے چارہ ساز و غمگسارِ ملتِ بیضا
سلام اے بحرِ الطاف و کرم کے لولہ لالا

سلام اے شافعِ امتِ سلام اے نازشِ ملت
سلام اے باعثِ تخلیقِ عالمِ پیکرِ رحمت

سلام اے راحتِ قلبِ پریشاںِ مونسِ دوراں
سلام اے فقر کی اقلیم کے شاہنشاہِ ذی شان

سلام اے دہر کے ظلمت کدہ میں جلوۂ یزداں
سلام اے بانیِ دینِ پاسبانِ دولتِ ایماں

سلام اے مرسلِ آخرِ زمانِ سالارِ پیشیناں
سلام اے صفحہِ بلوچِ رسالت کے جلی عنوان

سلام اے میہمانِ عرش اے محبوبِ یزدانی
سلام اے محرمِ راز و نیاز و سرِ حقانی

سلام اے روکشِ شان و شکوہ قیصر و کسری
سلام اے خلوت و جلوت میں محو ذکرِ اللہ

غلامِ محی الدینِ خلوت

————— (۰) —————

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الزَّرِّي
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْأُرْحِي



سلام اس پر جسے شرح نیاز و ناز کہتے ہیں
سلام اس پر جسے اہل نظر کارا ز کہتے ہیں

نبیِ آخری ہے سارے نبیوں کا پیر ہے
وہ جس کے دم قدم سے محفل انساں منور ہے

سلام اس پر کہ جس نے خضر کی بھی رہبری کی ہے
سلام اس پر کہ جس نے قبل بخت سروری کی ہے

وہ جس نے زندگی کو بہرہ ور ہونا سکھایا ہے
وہ جس کا قہر بے سایا گنہگاروں کا سایا ہے

سلام اس پر کہ جس کا عرش سے اونچا ٹھکانہ ہے
سلام اس پر کہ جس کا لامکاں تک آستانہ ہے

جب احساس و سراموشی ہر اک جانب نظر آئے
بشر کی پردہ داری کے لئے خیر البشر آئے

سلام اس پر جو محبوب خدا ہے بندہ پرور ہے
سلام اس پر کہ تہیں کا نام بھی توحید پیکر ہے

ہزاروں زندگی قربان اس کے پاس اظہر ہے
جناب فاطمہ زہرا پر اور حسین و حیدر پر

سلام اس پر ہوشوق خستہ دل جو حق کا پیار ہے
سلام اس پر جو ہر اک بے سہاروں کا سہارا ہے

اشتیاق حسین شوق

————— (۰) —————

سلام اس ذات اقدس پر، سلام اس فخر دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیا سے امرکاں پر

سلام اس پر جو حامی بن کے آیا غم نصیبوں کا
رہا جو بیکوں کا آسرا مشفق غریبوں کا

مددگار و معاون بے بسوں کا، زیر دستوں کا
ضعیفوں کا سہارا اور محسن حق پرستوں کا

سلام اس پر جو آیا رحمت للعالملین بن کر
پیام دوست لے کر، صادق الوعد و امین بن کر

سلام اس پر کہ جس کے نور سے پر نور ہے دنیا
سلام اس پر کہ جس کے نطق سے مسحور ہے دنیا

سلام اس پر جب لانی شمع عرفاں جس نے سینوں میں
کیا حق کے لئے بیتاب سجدوں کو جب سینوں میں

سلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو نسر زانہ
مئے حکمت کا پھل کایا جہاں میں جس نے پیمانہ

بڑے چھوٹوں میں جس نے اک اخوت کی بنا ڈالی
زمانہ سے تمیز بندہ و آقامٹا ڈالی

سلام اس پر فقیری میں نہاں تھی جسکی سلطانی
رہی زیر قدم جس کے شکوہ و شان خاقانی

سلام اس پر جو ہے آسودہ زیر گنبد خضریٰ
زمانہ آج بھی ہے جس کے در پر ناصیہ فرسا

سلام اس پر کہ جس نے ظلم سہ سہہ کر دعائیں دیں
وہ جس نے کھائے پتھر، گالیاں، اس پر دعائیں دیں

سلام اس نوات اقدس پر حیات جاودانی کا
سلام آزاد کا، آزادی رنگیں بیانی کا

جگن ناتھ آزاد

(۰)

يَا شَفِيعَ الْوَرَى سَلَامٌ عَلَيْكَ
يَا نَبِيَّ الْهُدَى سَلَامٌ عَلَيْكَ
خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
سَيِّدُ الْأَصْفِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
أَعْظَمُ الْخَلْقِ أَشْرَفُ الشُّرَفَاءِ
أَفْضَلُ الْأَزْكَيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ



مالک بحسرو بر ہو سلام آپ پر
 فخر جن و بشر ہو سلام آپ پر
 شام سے تا سحر ہو سلام آپ پر
 ہر گھڑی ہر پہر ہو سلام آپ پر
 تا ابد عمر بھر ہو سلام آپ پر ہو سلام آپ پر ہو سلام آپ پر
 اے شہنشاہ کون و مکاں آئیے
 تاجدار زمین و زماں آئیے
 خاصہ خالق دو جہاں آئیے
 خاتم بزم پیغمبر اہل آئیے
 یا شہد دو سرا ہو سلام آپ پر مصطفیٰ مجتبیٰ ہو سلام آپ پر
 آپ آئے تو دنیا منور ہوئی
 بزم کونین میں عید گھر گھر ہوئی
 دو جہاں کو ہدایت میسر ہوئی
 عام توحید خلاق اکبر ہوئی

ہادی دو جہاں ہو سلام آپ پر سرور انس جاں ہو سلام آپ پر

آپ کے نور سے چاند تارے بنے

ذرے روشن ہوئے ماہ پارے بنے

آپ ہم بکیسوں کے سہارے بنے

کام بگڑے ہوئے سب ہمارے بنے

کار ساز جہاں ہو سلام آپ پر مالک انس جاں ہو سلام آپ پر

آپ ہیں اہل عالم کے فریادرس

آپ سنتے ہیں سب کی نغاں ہر نفس

آپ سے یانہی التجا ہے یہ بس

ہم بھی روضہ کا دیکھیں سنہرا گل

تاجدار حرم ہو سلام آپ پر یا شفیع امم ہو سلام آپ پر

ہم غم سربہوں پہ اکرام فرمائیے

مرحمت کچھ تو انعام فرمائیے

پھر نظر سوئے خند ام فرمائیے

پھر عطا ذوق اسلام فرمائیے

اے شہ ذوالکرم ہو سلام آپ پر ہادی مخترم ہو سلام آپ پر

آرزو بے نواؤں کی بر لائے

چشمِ رحمت غریبوں پہ فرمائے

خواب میں یا مدینے سے آجائے

یا مدینہ غلاموں کو ملو ایسے

یا حبیبِ خدا ہو سلام آپ پر یا شفیع الورا ہو سلام آپ پر

چشمِ لطف و کرم حال امت پہ ہو

رحم ہاں رحمِ مسلم کی حالت پہ ہو

جلد آمادہ اظہارِ رحمت پہ ہو

جلد سرکارِ مائل عنایت پہ ہو

رحمت بیکساں ہو سلام آپ پر جان دلدادگاہاں ہو سلام آپ پر

اپنے عاجز غلاموں کا سینے سلام

بے نواؤں کا موموں کا سینے سلام

خوش بیاں خوش کلاموں کا سینے سلام

مقتدیوں اماموں کا سینے سلام

فاتمہ الانبیاء ہو سلام آپ پر یا رسول خدا ہو سلام آپ پر

بے ضیاء بندہ بے نوا آپ کا

مصطفیٰ آپ کو واسطہ آپ کا

آپ سے بھیک پائے گدا آپ کا

دیکھے ویدار مدحت سزا آپ کا

شاہ جن و بشر ہو سلام آپ پر ہو سلام آپ پر ہو سلام آپ پر

ضیاء القادری

— (.) —

وَاجِبٌ حَقِّكَ عَلَى الْمَخْلُوقِ

يَا حَبِيبَ الْعَالِي سَلَامٌ عَلَيْكَ

أَحْمَدُ لَيْسَ مِثْلَكَ أَحَدٌ

مَرْحَبًا مَرْحَبًا سَلَامٌ عَلَيْكَ

سلام اس پر جسے حق نے عطا کی شانِ بختانی
 سلام اس پر کہ جس کے نور سے ہم نے ضیا پائی

سلام اس پر جو بن کر رحمتہ للعالمین آیا
 علم بردار حق بن کر سپہ سالار دین آیا

سلام اس پر کہ جس کی ذات اقدس فخر عالم ہے
 سلام اس پر کہ جس کا جسم اظہر نازِ آدم ہے

سلام اس پر کہ دنیا میں اخوت کی بنا ڈالی
 تمیز بندہ و آقا زمانہ سے مٹا ڈالی

سلام اس پر کہ جس نے کی تلافی زیر دست کی
 یتیموں اور بیواؤں کی جس نے سر پرستی کی

سلام اس پر کہ عبد ریت بھی جس پر ناز کرتی ہے
شریائے پرے انسانیت پر ناز کرتی ہے

سلام اس پر کہ آداب معیشت جس نے سکھلائے
سلام اس پر قوانین سیاست جس نے سمجھائے

سلام اس پر دیا جس نے ہمیں دستور قرآنی
قوانین جہانگیری، جہانداری، جہاں بانی

سلام اس پر کہ جس نے تاج کسریٰ روند ڈالا تھا
سلام اس پر کہ جس نے تخت قیصر بھی سنبھالا تھا

سلام اس پر کہ جس کا نام روشن ہے امامت میں
صداقت میں شجاعت میں شرافت میں دیانت میں

سلام اس ماہ کامل پر کہ پر تو چار ہیں جس کے
ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ زاریا ہیں جس کے

سلام اس پر کہ دین حق مکمل کر دیا جس نے
جہاں سارا خدا کی نعمتوں سے بھر دیا جس نے

سلام اس پر قیامت تک نبوت جس کی جاری ہے
رہیں منت فیضان دنیا جس کی ساری ہے

سلام اس پر کہ بعد اس کے نبی پیدا نہیں ہوگا
کہ یہ فرض اب سپردِ حاملانِ علم دیں ہوگا

مگر جھوٹی نبوت کا اگر دعویٰ کہیں ہوگا
تو اس کذاب کا یہ کذب ہی داغ جیسے ہوگا

خوشی محمدناظر ()



السلام اے مہر تابانِ نبوت السلام
السلام اے نحرِ شانِ آدمیت السلام

السلام اے نیرِ اوجِ رسالت السلام
السلام اے دافعِ رنج و مصیبت السلام

السلام اے پر تو الوارِ یزداں السلام

آسمانِ زندگی کے مہر تاباں السلام

السلام اے تجھ سے ظاہر معجزاتِ زندگی
تیری ہستی سے نمایاں ممکناتِ زندگی

ہر ادائیگری ادائے التفاتِ زندگی
تجھ سے قائم زندگی کا حینِ ذاتِ زندگی

السلام اے فخرِ موجودات اے فخرِ جہاں

السلام اے تیرے رخ سے طلِّ ربانی عیاں

السلام اے ہستی ختم رسالت السلام
السلام اے آیہ پر نورِ رحمت السلام

تو ہی لایا مژدہٴ اتمامِ نعمت السلام
تجھ سے ہی تکمیلِ دینِ اصلِ فطرت السلام

پر تو حسنِ ازل ہے طلِّ رحمانی ہے تو

کائناتِ حسن کی تنویرِ ربانی ہے تو

السلام اے تو نے توڑا میر و سلطانِ کافروں
تو نے دوڑا یارِ گمفلس میں جوتے موجِ خون

تیرے آنیسے ہوئی آقا بیتِ خار و زربوں
کاشفِ اسرارِ حقِ دانائے رازِ کافروں

تھی تیری صبح ولادت یا تھی صبح انقلاب

اک نئی دنیا کا بانی ترا عزم پر شباب

اے غیبوں در و مندوں سبکوں کے چارہ ساز مرہم زخم جگر نختا تیرا سر و فن و دل نواز

باہزاراں جذبے مستی باہزاراں سوز و ساز ہر گھڑی رہتا تھا تو اک خلوتی بزم راز

گورہا الفقر و فخری ہی صدالب پہ تیرے

نام سے تیرے مگر ساونت تھراتے رہے

تیرے تابع دشت و دریا شجار و کوہ و بحر و بر بس تیرا ادنیٰ سا ایک اعجاز تھا شوق القمر

تو نے زائل کر دیا سرمایہ داری کا اثر السلام اے در حقیقت تو ہی تھا خیر البشر

السلام اے فضل بیزداں انتخاب اولیس

تو ہی لایا خالق ہستی کا پیغام حسین

تو نے پھر دل کو دنیا میں گدازی بخش دی غمگساری بخش دی ہاں چارہ سازی بخش دی

فطرت محمود کو شانِ ایازی بخش دی تو نے لمحاتِ طرب کو اک درازی بخش دی

السلام اے منبع النوار و وحدت السلام

السلام اے ذات تیری جان رحمت السلام

حیدر مہلی شہری



یا شہ ہر دوسرا ہوں آپ پر لاکھوں سلام
یا نبی الانبیاء ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا امام الاتقیاء ہوں آپ پر لاکھوں سلام
یا رسول مجتبیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام
یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

رواق خلد بریں ہوں آپ پر لاکھوں سلام
یا شفیع المذنبین ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام
یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام
یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

دو جہاں کے تاجور ہوں آپ پر لاکھوں سلام
بادشاہ مجرب ہوں آپ پر لاکھوں سلام

روز و شب و سحر ہوں آپ پر لاکھوں سلام
خسر و خیر البشر ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

آپ محبوب خدا ہیں احمد مختار ہیں آپ سلطان رسل ہیں سید ابرار ہیں

آپ نور حق حبیب ایز و غفار ہیں آپ شاہ جزو کل ہیں سرور و سردار ہیں

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

تاجدار مرسلان ہیں تاج والے آپ ہیں مسند آرائے دنی معراج والے آپ ہیں

ہفت اقلیم جہاں کے راج والے آپ ہیں غمزدوں کی بکسوں کی لاج والے آپ ہیں

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

نالوائوں خستہ جانوں کے سہارا آپ ہیں آسرا دنیا و عقبیٰ میں ہمارا آپ ہیں

شاہِ خوبانِ جہاں وہ ماہِ پارا آپ ہیں مجلسِ روزِ جزا میں جلوہ آرا آپ ہیں

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

آپ یا شاہ رسل ہیں بکسوں کے غمگسار آپ عالم کے لئے ہیں رحمتِ پروردگار!

ہیں گرفتار مصائب آپ کے سب جانثار غمزدوں آفت رسیدوں کی شہاٹنیے پیکار

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یورشیں ہر سمت سے ہیں ملت اسلام پر غم کی چھانی ہیں گھٹائیں امت ناکام پر

ہیں مظالم جا بجا امت کے خاص عام پر ہیں نگاہیں و جہاں کی آپ کے اکرام پر

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

عالم کون و مکاں میں آپ کی ارفع ہے ذات آپ ہیں ختم رسل محبوب رب کائنات

آپ کے دسے دو عالم پاتے ہیں درس حیات آپ اگر چاہیں تو قیام سے ہم پائیں نجات

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

خلق کی بگڑی ہوئی قسمت بنا دیتے ہیں آپ ہر گدا کو اس کی خواہش سے سول دیتے ہیں آپ

چشم رحمت سوزے گردوں جب اٹھا دیتے ہیں آپ قدرت حق اہل عالم کو دکھا دیتے ہیں آپ

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

ہے جہانِ حُسن دربارِ شہانہ آپ کا

بزمِ خوبانِ جہاں میں ہے تیرا نہ آپ کا

یا محمد مصطفیٰ

ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیبِ کبریا

ہوں آپ پر لاکھوں سلام

عام ہے سرکار! فیضِ خسروانہ آپ کا

فیضیابِ جو درجعت ہے زمانہ آپ کا

ہو دینے کاش!! ہر عاشقِ روانہ آپ کا

ہے یہ حسرت ہم بھی دیکھیں آستانہ آپ کا

یا محمد مصطفیٰ

ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیبِ کبریا

ہوں آپ پر لاکھوں سلام

ضیاء القادری

(۰)

كُشِفَتْ مِنْكَ ظُلْمَةُ الظُّلَمَاءِ

أَنْتَ بَدْرُ الدُّجَى سَلَامٌ عَلَيْكَ

إِنَّكَ مُقْصِدِي وَمَلْجَأِي

إِنَّكَ مَدَدٌ عَاسِلٌ عَلَيْكَ



سلام اے رحمۃ اللعالمین سر تاج گہبانی

سلام اے سروردنیا و دین مصباح عرفانی

سلام اے فضل بہانی سلام اے لطف رحمانی

سلام اے مہر حتمانی سلام اے ظل سبحانی

دیارتبہ تجھے خالق نے ختم المرسلین کا

رکھا لولاک کا سر پر ترے تاج بہا تباری

بنایا جن کے مخلوقات سے تجکو حبیب اپنا

ہوئی، ذات سے تیری مکرم نوع انسانی

نہ ہوتا تو توبے معنی ہی رہتا لفظ ہستی کا

نہرے دم سے ملا کون و مکان کو و صف امکانی

تو کیا آیا جہاں میں امیر و اربید بالہ آیا
خدا نے لطف بے پایاں کیا بندوں پہ ارزانی

ہے رونق ذاتِ اقدس سے تری بارغِ نبوت میں
ترے نورِ مقدس نے اسے بخشی گل افشانی

ترا ہی نورِ محمودِ ملائک تھا حقیقت میں
منور تھی ترے ہی نور سے آدم کی پیشانی

رسولوں کے لئے تیری غلامی باعثِ عزت
فرشتوں کے لئے ہے نعمتِ تیرے در کی ربانی

فقیری پر تری قرباں ہے سلطانی شہنشاہی
غریبی میں تری بہاں ہے فغفور سی و خاقانی

تمیز بندہ و آقا ترے دم سے ہوئی ظاہر
سکھائیں تو نے انساں کو خصوصیاتِ انسانی

نہ تھے جو راہ سے واقعہ بنایا رہنما ان کو
ہو واقعہ ضلالت سے ظہورِ نورِ انسانی

زمانے کا مگر پھر ان دنوں بکھرا ہے شیرازہ
ہے زوروں پر جہاں میں پھر سے گمراہی و طغیانی

نہیں باقی پرستاروں میں تیرے اب جھلک تیری
نہ اعجازِ میسجائی نہ ہے شانِ سلیمانی

نظر اک بار پھر لطف و کرم کی کرا دھر مولیٰ
ہو نہر دینِ تسیم کی جہاں میں پھر درخشانی

مُسلمان پھر بنے منظرِ ترمے اقوالِ زریں کا
 جبیں پر اس کی پھر چمکیں مگر انوارِ قرآنی

گدائے بے نوا حافظ بھی ہے اک تراشیداری
 ہے رگ رگ میں بجد اللہ ترمی الفت کی جولانی

حافظ ہزاروی

(۰)

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى الْمُصْطَفَى

أَفْضَلُ الْأَنْبِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



سلام اے پرتو نورِ ازل اے فضلِ یزدانی
سلام اے کائناتِ حُسن کی تنویرِ ربانی

سلام اے بستیِ افضل ترین نوعِ انسانی
کتابِ زندگی کے فردِ واحد جزوِ لائمانی

کہاں تیرے یہہ انوارِ تجسلی کی فراوانی
کہاں انسان کے فکر و نظر کی تنگ امانی

سلام اے بانیِ نوطِ سز و ستورِ جہاں بانی
سلام اے تیری ٹھوکر میں وقارِ تاجِ سلطانی

سلام اے تیری کوشش سے مٹے سب نقشِ باطل کے
جو تھے سرِ پایہ داروں کے طلسماتِ ہوس رانی

سلام اے تیری ہستی کس قدر محبوب تھی ہے
 مجھم دل نوازی غم گساری خندہ پیشانی

سلام اے تیری ہمدردی سے تیری چارہ جوئی ہے
 ہوئی رخصت زمانے سے مستعار غم کی ارزانی

سلام اے ضبط تیرا دیکھ کر بازار طائف میں
 عزیمت پیشگی کی شان بھی ہے نحو حیرانی

شب معراج تاروں نے ترے جلوؤں کو دکھایا
 نہیں جاتی اسی سے چشم الجہم کی یہ حیرانی

سلام اے خُلق سے تیرے سلام اے لطف سے تیرے
 صمیمی دوست بن جاتا تھا تیرا دشمن جانی

کوئی صدیق سے پوچھے کوئی قاروق سے پوچھے
تری اک اک حدیث پاک تھی تمغائے ایمانی

تھا دیکھا چشم موسیٰ نے جسے تیرا ہی جلوہ تھا
نہیں تھی شاخ نخل طور کی وہ شعلہ افشانی

مے آقا سے معمور کرے اپنے جلوؤں سے
کہا دیکھی نہیں جاتی دل محسروں کی ویرانی

اُحد سے نمایاں غزوة خندق سے ظاہر ہے
ترے کاموں کی دشواری تری ہمت کی آسانی

ادل سے تھی پریشیاں بزم ہستی تیری فرقت میں
وہ شب کی تیرہ روزی وہ سحر کی چاک دامانی

ترے آنے سے رونق آگئی بازارِ امکاں میں
ہوئی آباد دنیا مے الم کی تجھ سے ویرانی

سلام اے تیرے آنے سے یوں ہی رنگِ جہاں بدلا
کہ جیسے صبحِ عشرت سے شبِ فتنہ کی طولانی

وہ وقتِ نزع بھی یا اُمتی یا اُمتی کہتا
دمِ آخر بھی تھی منظور امت کی نگہبانی

سلام اے آج تک ایسا کہیں دنیا نے دیکھا ہے
نمودِ شانِ قدرت کا بقیہ جسمِ انسانی

سلام اس پر مسحہ کر لیا کرتا تھا انساں کو
لبِ معجز بیاں کا جس کے اندازِ گل افشانی

سلام اے تو نے دشمن کو دعائیں میں پناہیں دیں
تیری عادات میں شامل تھی شانِ عفو و رحمانی

زباں حیدر کی اور توصیف تیری اے شہِ عالم
ہے خود کم مائیگی اس کی اسے وجہِ پشیمانی
حیدر مچلی شہری

— (۰) —

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرَىٰ

الْمُسْتَرَبِّهِ مِنْ فَوْقِ الْعَرْشِ إِلَى تَحْتِ الثَّرَىٰ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا مَضَىٰ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا بَقِيَ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرَىٰ

محبوب ذوالکرم تک میرا سلام لے جا

سلطان ذی حشم تک میرا سلام لے جا

میرے عرب عجب تک میرا سلام لے جا

در بارِ محترم تک میرا سلام لے جا

بادشاہِ حرم تک میرا سلام لے جا بزمِ شہِ امام تک میرا سلام لے جا

تو لے سدا بہار باغِ نعیمِ جنت

ہے چشمِ اہل حق میں موجِ نسیمِ جنت

تیری ہر اک لہکے، رشکِ شمیمِ جنت

گزرے کبھی جو سوئے شہرِ فسیمِ جنت

بادشاہِ حرم تک میرا سلام لے جا بزمِ شہِ امام تک میرا سلام لے جا

جب ہند سے رواں ہو تو جانبِ مدینہ

خوشبوئے ہو معطر جب تیرا قلبِ سینہ

جب تیرے دامنوں میں پھولوں کا ہو خزینہ

تجھ سے یہ التجا ہے میری بصدِ قرینہ

باد صبا حرم تک میرا سلام لے جا بزمِ شہِ اُمم تک میرا سلام لے جا

یا گلشنِ مدینہِ منتمت سے گر سفر ہو

طیبہ کی وادیوں میں جسٹن تراگذر ہو

جس روز سبز گنبد آیتہِ نظر ہو

ہے بات یہ ضروری جانے سے پیشتر ہو

باد صبا حرم تک میرا سلام لے جا بزمِ شہِ اُمم تک میرا سلام لے جا

تُو رازِ تہنیت ہے تُو روحِ شادمانی

عنوانِ صدِ مسرت ہے تیری نعمِ خانی

کرتی ہے تُو حرم میں دنیا کی ترجمانی

تجھ سے مری گزارش اتنی ہے منہ زبانی

باد صبا حرم تک میرا سلام لے جا بزمِ شہِ اُمم تک میرا سلام لے جا

تیری لطافتوں پر تیری نواکتوں پر

عطرِ جناتِ تصدقِ قربانِ مشک و عنبر

تیری مہک کے صدقے جنت کا ہر گل تر

تجھ پر فدا شگونے کلیاں نثار تجھ پر

باد صبا حرم تک میرا سلام لے جا ہزیم شہِ اُمم تک میرا سلام لے جا

جب تیری دسترس میں ہو سبز نار فارا

آئیں تجھے نظر جب طیبہ کے منبہستان

ہونے لگیں معطر جب تیرے حبیبِ داماں

روضہ کی نرہ تھوں پر اس وقتہ ہو کے قریاں

باد صبا حرم تک میرا سلام لے جا ہزیم شہِ اُمم تک میرا سلام لے جا

پہونچے حدِ حرم تک جب تو بلطف ایزد

ہو جنت نظر جب روضہ کا سبز گنبد

حاصل ہو جب یہ کیفیت نظارۂ محسد

فرط ادب کے اس دم کہہ کہہ کے یا محمدؐ

باد صبا نبی سے میرا سلام کہنا تو شاہِ ہاشمی سے میرا سلام کہنا

پڑھ کر ادب کے باب انور کو چوم لینا

صحنِ حرم کے ہر اک — چمچ کو چوم لینا

مسجد کے ہر ستوں کو ہر در کو چوم لینا

سجدہ میں سر جھکا کر ممبر کو چوم لینا

پھر اے صبا ادب کے میرا سلام کہنا شاہنشاہِ عرب کے میرا سلام کہنا

روضہ کی جالیوں پر نظریں بچھا بچھا کر

فرشِ حرم کی جانب گردن جھکا جھکا کر

پردوں کو بخودی میں دل سے لگا لگا کر

رودادِ مصائبِ بہیم سنا سنا کر

پھر اے صبا ادب سے میرا سلام کہنا شاہنشاہِ عرب سے میرا سلام کہنا

کہنا کہ یا محمد یا مصطفیٰ خدا را

امت کرے کہاں تک ظلم و ستم گوارا

تیرے غلام آفتابا لکل ہیں بے سہارا

ان کی طرف ہو اب تو رحمت کا اک اشارا

پھر اے صبا ادب سے میرا سلام کہنا شاہنشاہِ عرب سے میرا سلام کہنا

کہنا کہ سرورِ دین اے بادی زمانہ

سینے ستم رسیدہ خُدام کا فنانہ

ہے طالبِ امان اب ہر غیر ہریگانہ

کہنا یہی ہے شاہِ فریاد آستانہ

پھر اے صبا ادب کے میرا سلام کہنا شاہنشاہِ عرب سے میرا سلام کہنا

ضیاء القادری

○

سلام اے خامہ قدرت کے نقشِ اولیں
سلام اے تاجدارِ کشورِ دینِ مبیں

سلام اے منظرِ ذاتِ جمالِ لم یزل
سلام اے فخرِ عالمِ زینتِ عرشِ بریں

سلام اے شاہِ عالمِ حاکمِ ارض و سما
سلام اے والہیٰ تسلیمِ پرغِ ہفتمیں

سلام اے ابدِ نام و انتہا کے رازِ داں
سلام اے مخزنِ اسرارِ قدرت کے امیں

سلام اے افتخارِ دُودِ مانِ ہاشمی
سلام اے خواجہ کونینِ ختمِ المرسلین

نیر برج رسالت گوہر درج شرف
صدر ایوان شفاعت سبز گنبد کے مکین

تو نے دنیا سے مٹایا امتیاز رنگ و نسل
بے نواؤں کو عطا کی شوکت دنیا و دین

سار بانوں کو سکھائے تو نے راز مملکت
بادیہ پیمائوں کو تو نے کیا گردوں نشیں

بخش دی تو نے غلاموں کو قباے خسروئی
راہزن جو تھے بنے وہ رہبر دنیا و دین

اک نظر سے کشوردوں کو مسح کر لیا
اے سپہ سالار عالم سرور دنیا و دین

پھر تری ملت کا شیرازہ پریشاں ہو چلا
المدد اے اتحاد آموز و عدت آفریں

اے مددگار غریباں تیری ملت کے لئے
زیر گردوں راحت و آرام کی صورت نہیں

کہہ رہا ہوں آج اپنے درد و غم کی داستاں
بکیسوں میں تاب جو بر آسماں ہوتی نہیں

عبدالکریم ثمر

مَدْحَتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُرْسِيِّ

أَنْتَ خِيَارُ اللَّهِ الْمُسْتَعَانَاتِ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى



السلام اے نور حق اے رحمت اللعالمین
اے پناہ بے پناہ اے شفیع المذنبین

السلام اے نور عالم نور رب العالمین
آپ کی ذات مقدس روئے قدرت کی جبین

السلام اے آفتاب گنبد خضریٰ نشیں
آپ کے قدموں سے ہے افلاک سے بالازمین

حیات و ارث



نورِ حق نورِ مجتہد آپ پر لاکھوں سلام

حامد و احمد محمد آپ پر لاکھوں سلام

اے مدبرِ اے مجتہد آپ پر لاکھوں سلام

اے حبیبِ رب ایزد آپ پر لاکھوں سلام

اے حسینِ عرشِ مسند آپ پر لاکھوں سلام اے مکینِ سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

فخرِ اسلاف و ابے جد آپ پر لاکھوں سلام

شافعِ ہر نیکی و ہر بد آپ پر لاکھوں سلام

مطلعِ انوارِ سرور آپ پر لاکھوں سلام

مرجبینِ حقِ سہی قد آپ پر لاکھوں سلام

اے حسینِ عرشِ مسند آپ پر لاکھوں سلام اے مکینِ سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

مصطفیٰ سلطانِ بطحا آپ پر لاکھوں درود

مالکِ مختار و مولا آپ پر لاکھوں درود

اے خدائی بھکے آقا آپ پر لاکھوں درود

اے شبِ اسرا کے دولہا آپ پر لاکھوں درود

اے حسین عرشِ مسند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

اے غریبوں کے سہارا بکیوں کے دستگیر

چارہ سازِ درد منداں ناصرِ برتاؤ پیر

اے عرب کے چاندِ ارضِ بدر کے مہرِ منیر

کہتے ہیں فرطِ ادب سے بابِ جنت کے فقیر

اے حسین عرشِ مسند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

اے نسیمِ صبحِ طیبہ، اے نسیمِ گلشنِ شاد

جن کے دامانِ قبا میں تازہ گلہائے جنات

چوم کر روضہ کی نورانی سنہری جالیاں

کہنا ہم خدام کی جانب سے با آہ و فعناں

اے حسین عرشِ مسند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

اے حبیبِ ربِ اکرم اے شہِ گردوں مقام

اے مقامِ حمد کے نوستاہائے خیرِ الما نام

کر کے رخ بہرِ سلامی جانبِ بابِ السلام

والہانہ شان سے کہتے ہیں مل کر خاصِ عام

اے حسین عرشِ مستند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

رحمتہ للعالمین سنے سلام بیگماں

کب سے ہیں آفتِ رسیدہ امتی صرفِ فناں

کوئی دنیا میں نہیں خُندامِ در کا قدرِ داں

سب کا بلحا سب کا ماوا آپ کا ہے آستان

اے حسین عرشِ مستند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

خانماں برباد ہیں ہم زارِ ہسم نادارِ ہم !

ہر حکومت کی نظر میں ہیں ذلیل و خوارِ ہم !

منفلس و محکوم ہیں ہم بکین و ناچارِ ہم !

ہیں سلامی کے لئے حاضر سرِ بازارِ ہسم !

اے حسین عرشِ مستند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

یا رسول اللہ یا سلطانِ بزمِ کائنات

آپ کے خُندام کو اب ہے وبالِ جاں حیات

دیجئے قیدِ غلامی سے غلاموں کو نجسات

سنئے مظلوموں پریشاں جاں بیچاروں کی بات

اے حسین عرشِ مستند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

رنجِ پیہم سہتے سہتے زلیست سے دل تنگے،

تھا کبھی پہلے وہی دنیا کا اب تک رنگ ہر

حق و باطل میں وہی اگلی سی اب تک جنگے،

آپ کی امت کی یہ آواز یہ آہنگ ہے۔

اے حسین عرشِ مستند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

ہو خدا را امن و آسائش زمانہ کو عطا

یکجوتے اپنے غلاموں کے لئے حق سے دعا

گلشنِ اسلام میں آئے مدینہ کی ہوا

ہر چین ہر انجمن سے آئے یہ پیہم صدا

اے حسین عرشِ مستند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

عنیاہ القادری

— () —

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 شہرِ یارِ ارم تاجدارِ حرم نو بہارِ شفا عمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 شبِ اسری کے دو لہا پہ لاکھوں سلام نوشتہ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود ختمِ دو برسالت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بنیمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 جس کی تشکیب سے روتے ہوئے نہیں پڑے اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بنیمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 جس کے آگے کھی گروین جھک گئیں اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بنیمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 ان کے مولا کے ان پر کروڑوں ورود ان کے اصحاب و عورت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
ان کے مولا کے ان پہ کروڑوں درود
ان کے اصحابِ عزت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
صدق الصادقین سید المتقین
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
ترجمانِ نبی ہمسریانِ نبی
جان شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
زاہد احمدی پر ہزاروں درود
دولتِ حسینِ حسرت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 شیرِ شمشیرن شاہِ خیرشکن پر تو دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 بنتِ صدیقِ آرامِ جانِ نبی اس حیریمِ برأت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 اس بولِ جگر پارہ مصطفیٰ مجھ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

۱۲۲ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی

۱۲۲ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی

۱۲۲ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

۱۲۲ امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 حسنِ محبتیٰ سیدِ الاسخیا راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 سیدِ کربلا شاہِ گلگونِ قبا بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 حالِ نثارانِ بدرواُحدِ پردرود حقِ گزرانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 کاش محشر میں جیب ان کی آمد ہو اور بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

خواجہ بریلوی

— () —



سلام اس پر جو ہے سردار کل اولاد آدم کا
سلام اس پر کہ جو باعث بنا تکوین عالم کا

سلام اس پر کہ جس نے گمراہوں کی رہنمائی کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں گدائی کی

سلام اس پر ایں کا جس کو دنیا نے لقب بخشا
سلام اس پر ہوا بچپن سے جس کے صدق کا چرچا

سلام اس پر زمانے سے مٹانی جس نے گمراہی
سلام اس پر سدا کی جس نے دشمن کی یہی خواہی

سلام اس پر مٹایا جس نے صدیوں کی عداوت کو
سلام اس پر دلوں میں بھردیا جس نے حلاوت کو

سلام اس پر نہ آیا عسیر بھر جس کو کبھی غصہ
سلام اس پر کہ دنیا میں نہیں آیا کوئی اس سا

سلام اس پر کہ جس کو دیکھ کے بت اونڈھے گرتے تھے
سلام اس پر شجر بھی جس کے آگے سجدے کرتے تھے

سلام اس پر کہ ہفتوں جس کے گھر چولہا نہ جلتا تھا
سلام اس پر نمازوں میں جسے آرام ملتا تھا

سلام اس پر کہ جس کے پاؤں بھی سوجے نمازوں میں
سلام اس پر سرفہستہ ہے جو پاک بازوں میں

سلام اس پر جو خود پیوند کپڑوں میں لگاتا تھا
سلام اس پر نہ کام اپنا کسی سے جو کراتا تھا

سلام اس پر جو خود پاپوش اپنے ٹانگ لیتا تھا
 سلام اس پر جو بکری آپ اپنی دوہ لیتا تھا

سلام اس پر بچھونا چھسال تھی جس کا کھجوروں کی
 سلام اس پر کہ کانٹوں کو بھی سمجھا سبچ پھولوں کی

سلام اس پر جبری تھا جو کہ سچی بات کہنے میں
 سلام اس پر قومی تھا جو کہ تکلیفوں کے سہنے میں

سلام اس پر جسے چھوٹا بڑا ہر اک ستاتا تھا
 سلام اس پر جو راہِ حق میں لاکھوں دکھ اٹھاتا تھا

سلام اس پر لگے تپتے جسے طائف کی راہوں میں
 سلام اس پر کہ ڈالی او جھ جس پر روسیاہوں نے

سلام اس پر لگے تھے استبراب میں کی بُرائی میں
سلام اس پر ہوا زخمی احد کی جو لڑائی میں

سلام اس پر کہ جس کا گھر غریبوں کا ٹھکانہ تھا
سلام اس پر کہ جو لطف و عنایت کا خزانہ تھا

سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسے دل سے چمٹائے
سلام اس پر اہنیں بخشا جنہوں نے تیرے برساتے

سلام اس پر کہ جس کے منہ سے ہر دم پھول جھڑتے تھے
سلام اس پر کہ بکیس آسرا جس کا پکڑتے تھے

سلام اس پر یتیموں عاجزوں کا جو کہ تھا والی
سلام اس پر نہ لوٹا جس کے در سے کوئی بھی خالی

سلام اس پر ہو حنا لقی سے ملا جو بے حجابانہ
سلام اس پر کہ ہے سارا جہاں ہی جس کا دیوانہ

سلام اس پر کہ کی جبریل نے جس کی جلو داری
سلام اس پر دو عالم کی ملی ہے جس کو سرداری

سلام اس پر خبر دی جس کی ابراہیم و عیسیٰ نے
سلام اس پر پکارا جس کو مندر نے کلیسا نے

سلام اس پر بھی فارس کی آتش جس کے آنے سے
سلام اس پر مٹایا کفر کو جس نے زمانے سے

سلام اس پر جسے معراج کی حق نے کرامت دی
سلام اس پر کہ جس نے سب رسولوں کی امامت کی

سلام اس پرستوں خرم کار ویا، بحر میں جس کے
سلام اس پر فرشتے تلمباتے عشق میں جس کے

سلام اس پر روال انگشت سے چشمے ہوئے جس کی
سلام اس پر عزاداری کو آئے خضر بھی جس کی

سلام اس پر کہ دو ٹکڑے کیا تھا چاند کو جس نے
سلام اس پر کہ تھا سورج کو پھر لوٹا لیا جس نے

سلام اس پر رسل نے جس کی سختی میں دہانی دی
سلام اس پر کہ جس کی سنگریزوں نے گواہی دی

سلام اس پر کہ پایاں ہی نہیں جس کے خوارق کا
سلام اس پر جو ہو گا حشر میں شافع خلافت کا

سلام اس پر کہ ذات اس کی مجسم مہربانی ہے
 سلام اس پر جہاں میں جو کہ خالق کی نشانی ہے

سلام اس پر کہ جس کا نام ہے دافع بلاؤں کا
 سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے ماحی خطاؤں کا

سلام اس پر کہ خالق سے ملایا جس نے بندوں کو
 سلام اس پر کہ پاکیزہ بنایا جس نے گندوں کو

سلام اس پر کہ باطل کا ہے جس نے سر کچل ڈالا
 سلام اس پر جہاں کارنگ ہی جس نے بدل ڈالا

سلام اس پر کہ کفر و بت پرستی ختم کی جس نے
 سلام اس پر کہ رسم قتل و خمر بند کی جس نے

سلام اس پر جہاں سے جس نے آکر شرمٹا ڈالا
 سلام اس پر کہ گمراہوں کو جس نے راہ پر ڈالا

سلام اس پر کہ جس نے خیر سے دنیا کو بھر ڈالا
 سلام اس پر مخطا کاروں کو جس نے نیک کر ڈالا

سلام اس پر کہ غیبروں کی غلامی جس نے چھڑوا دی
 سلام اس پر کہ دی جس نے نوید طرب و آزادی

سلام اس پر جسے لولاک کا ہے تاج زینبندہ
 سلام اس پر نبوت حشر تک ہے جس کی پائیندہ

سلام اس پر کہ ہو گا شرم میں جو ساتی کو شرم
 سلام اس پر پٹائے گا پیالے ہم کو جو بھر بھر

سلام اس پر لقب ہے رحمتہ للعالمین جس کا
سلام اس پر کہ حافظ بھی ہے ادنیٰ امتی جس کا

سلام اے شافع محشر سلام اے رحمتوں والے
سلام اے ساتی کوثر سلام اے مدحتوں والے

حافظ ہزاروی

————— (.) —————

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط

رَسُولُ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ فَاتِحُ الْفَتْحِ ط

الْمُسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى ط

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط

السلام لے تاجدارِ دین و ایمان السلام
 السلام اے راہنما سے من و انساں السلام
 السلام اے شافعِ روزِ جزا ختمِ رسل
 امتِ عاصی کی کشتی کے نگہبان السلام
 السلام اے رحمتِ للعالمین نورِ حنہ
 پیشوا سے مرسلین شاہِ رسولان السلام
 فرشتے سے تاعرش پہنچے جب شبِ معراج آپ
 حورو و علماں نے کہا خالق کے مہاں السلام
 کنت کفرًا مخفیًا کاراز کھولا آپ پر
 اے خدا کے لاڈلے اے اہلِ قرآن السلام
 جگمگائے پھر مرے دل کو تو اپنے نور سے
 اے ہلالِ آرزو مہرِ درخشاں السلام
 یہ تمنا ہے کہوں روضے پہ جا کر میں محاسب
 اے رسولِ ہاشمی محبوبِ یزداں السلام
 (۔۔۔)

○

سلام اے سرور کونین اے اسلام کے رہبر
سلام اے نازشِ دوراں سلام اے ہادی اکبر

سلام اے باعثِ تکوین سترِ نوعِ انسانی
سلام اے وجہِ تخلیق سما و ارض و بحر و بر

جہاں میں آپ کی آمد سے خلق و لطف آئے ہیں
سلام اے رحمتِ للعالمین اے لطف کے پیکر

فقط اک آپ کی خوشبو سے سب شک گلستاں ہیں
یسنبل، یاسمن، ریحان، زنبق، لالہ و ازہر

مری تشنہ لبی کو آپ کا لطفِ نظر بس ہے
سلام اے فخرِ دو عالم، سلام اے ساقیِ کوثر

کہاں سے حسن و سیرت کا مرقع پائے گی دنیا
سلام اے نورِ ذات کبریا کے دائمی منظر

سلام اے نورِ پیشانیِ آدم، حنائم مرسل
خدا کے بعد قصتِ مختصر آپ افضل و اطہر

جہاں میں چار سو پھر نصب ہو اسلام کا پرچم
یہی ہے اک تمنا سے قلوبِ امت مضطر

سلام اے باعشِ تکینِ قلب و دیدۂ خالد
سلام اے سیدِ خیر البشر، اے شافعِ محشر

خالد بنی

————— () —————

الصلوات والسلام اے اولینِ آخرین

الصلوات والسلام اے سرورِ سلطانِ دین

الصلوات والسلام اے صادق الوعد و امین

الصلوات والسلام اے صاحبِ تختِ نیکیں

الصلوات والسلام اے مرکزِ حقِ الیقین

عرشِ تیرے قدم کے فیض سے یہ سرزمین

درد کا کوہِ روی

————— () —————

○

ہر وقت سلام ان پر ہر آن سلام ان پر
 جن پر کہ ہوا نازل قرآن، سلام ان پر
 صدیقؓ و عمرؓ و آلے عثمانؓ و علیؓ و آلے
 خالق کے شبِ امریٰ مہسماں، سلام ان پر
 کیا گنبدِ خضریٰ کی ہے شانِ مدینہ میں
 رحمت کا کھلا گویا ایوان، سلام ان پر
 بے جاں تھا بتِ آدمؑ تھے آپ بنی تب بھی
 جو ہیں سبھی نبیوں کے سلطان سلام ان پر
 تسلیم ہے تسلیماً تفہیم حضورِ پر
 ہے صاف خداوندی فرمان سلام ان پر
 امت کا تو سرمایہ بس نامِ محمدؐ ہے
 مشکل کو جو کرتے ہیں آسان سلام ان پر
 محبوبِ خدا کہتے محنت سار جہاں کہتے
 دائم کا تو ہے دائم ایسا، سلام ان پر
 دائم اقبال

○

در رسول پہ پہنچا صبا سلام علیک
بہت ادب کے یہ ہدیہ میرا سلام علیک

زمین چوم کے پھر آستان النور کی
مری طرف سے یہ کہنا صبا سلام علیک

ہر اک تڑپ مری عرفان کی تجھتی ہو
مجھے ہو درد کچھ ایسا عطا سلام علیک

ہم سے سینے بھی روشن ہوں روئے نور سے
لقب ہے آپ کا شمس الضحیٰ سلام علیک

سیاہ قلب کی ہو جلتے دور تاریکی
ادھر بھی دیکھئے بدر الدجیٰ سلام علیک

پہنایا آپ کو خالق نے خلعتِ لولاک
بلند آپ کا ہے مرتبہ سلام علیک

خدا کو دیکھ لیا جس نے آپ کو دیکھا
ہے صورت آپ کی نور خدا سلام علیک

خدا را کہتے کبریا سے پاک مجھے
ہلال کسگرۃ کبریا سلام علیک

ہیں رومے پاک میں جلوے بھرے ہوئے ایسے
فدا ہیں آپ پہ سب انبیاء سلام علیک

رسولوں اور نبیوں میں آپ کی آقا
نرالی شان ہے صلی علیہ سلام علیک

حضور آپ یقیناً خدا کے نائب ہیں
ہیں نائب آپ کے سب اولیاء سلام علیک

میں حضور ہی سے سرور دل ہے ہر دم
ہو اک جام اب ایسا عطا سلام علیک

جسے بھی دیکھوں جدھر دیکھوں آپ کو پاؤں
یہ آرزو ہے یہی مدعا سلام علیک

فنا کے بعد بقا کا ہو مرتبہ حاصل
قبول کیجئے یہہ التجا سلام علیک

جو جام عارفی رومی کو کل پلا یا تھا
حضور ہو وہ ہمیں بھی عطا سلام علیک

بجلا ہوں یا ہوں برا میں غرضکہ جیسا ہوں
مگر میں ہوں تو غلام آپ کا سلام علیک

وہ اپنی بجلیاں بھر دیتے رگ دل میں
کہ درد دل کا ہو اپنی دوا سلام علیک

درد کا کوروی

(۰)

النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى رَسُولِ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ مُحَمَّدٍ

مُطِيبِ اللِّهَامِ الْمُسْتَعَاثِ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى

الضَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

السَّيِّدِ الْعَلِيِّ رَسُولِ نَبِيِّ الْخَافِقِينَ قَا سَمُّ

○

سلام اے آمنہ کے لال ہسرو امن کے بانی
سلام اے حامل انسانیت تا جہد امکانی

سلام اس پر اخوت کا سبق جس نے دیا ہم کو
سلام اس پر کیا کا نور جس نے ظلم کے غم کو

سلام اس پر محبت جس نے سکھلائی زمانے کو
سلام اس پر صداقت جس نے دکھلائی زمانے کو

سلام اس پر نہ دشمن سے کبھی جس نے برائی کی
سلام اس پر کہ عادت ڈال دی جس نے بھلائی کی

سلام اس پر کیا جس نے معزز ابن آدم کو
برابر حق دیتے جس نے تمام اقوام عالم کو

سلام اس پر نکالاجس نے ہم کو وہم باطل سے
جہاں میں زاویے جس نے بدل ڈالے تخیل کے

سلام اس پر ایس کا قوم نے جس کو لقب بخشا
مخالفت کو بھی جس کے قول پر پورا بھروسہ تھا

سلام اس پر کہ جس نے زسیت کے آداب سکھائے
جسے انسانیت کہتے ہیں وہ احساق بتلائے

سلام اس ذات پر جس نے غلامی سے نکالا ہے
کہ جس سے آج تک آزادیوں کا بول بالا ہے

بنایا ایک گلشن حریت کا سارے عالم کو
ٹھایا امتیاز رنگ و نسل ابن آدم کو

جو آواز آپ نے سارے زمانے کو سنانی ہے
صد اقت سے وہ پھیلی اور پہنچی اور باقی ہے

یہی آواز تو بنیادِ آزادی ہے عالم میں
کیا باہم نہ جائز فوقیت کو نسلِ آدم میں

مٹا دی ہر طرح تفریقِ آقا کی غلاموں کی
جماعت بھائی چارے سے بنادی شاد کاموں کی

بصد خلق و محبت رحمت و شفقت کے در کھولے
علم توحید و ہمدردی کالے کر آپ یوں بولے

حسد بغض و عداوت اور نا انصافیاں چھوڑو
کوئی حالت ہو امن و آشتی سے تم نہ منہ موڑو

ہدایت آپ کی تھی اس طرح واضح اشاروں میں
 نہ گرنے پائے کوئی قوم مگر اسی کے غاروں میں

رعایا بادشاہ سب ایک تھے دربارِ حضرت میں
 نہ تھا محکوم کوئی اور نہ عالم اس عدالت میں

وہ دنیا کو سکھائے آپ نے آدابِ محمودہ
 کہ ہیں مداح سب قومیں گزشتہ اور موجودہ

صد اقت سب نے قول و فعل میں جب ہر طرح دیکھی
 تو لبیک آپ کی آواز پر دنیا پکار اٹھی

یہ حالت تھی کہ حضرت نے امیرِ قوم ہو کر بھی
 ہمیشہ فتر و فاقہ میں گذاری زندگی ساری

نہ شاہی تمکنت تھی اور نہ رعوب داب سلطان
 نہایت لطف و اکرام و محبت کی تھی ارزانی
 صداقت کا اثر تھا سب در عالم کی باتوں میں
 کوئی تلوار کب تھی مصلح اعظم کے ہاتھوں میں
 نمایاں آپ میں حد درجہ خلق و انکساری تھی
 اسی سے آپ نے سارے جہاں پر فتح پائی تھی
 مجتوں کے اسی سے آپ مدوح اور آتاتھے
 اسی سے پیرووں کے آپ محندوم اور مولاتھے
 غرض تھا فطرتاً اے درد مسلک آپ کا ایسا
 کہ دنیا بھرنے رہبر اور مصلح آپ کو سمجھا
 جہاں میں اب بھی اس شمع ہدایت کا اجالا ہے
 سکون و امن کا راستہ زمانے کو دکھاتا ہے

درد کا کھدوی

————— (.) —————

○

السلام اے سرورِ کونین فخرِ الانبیاء
السلام اے گوہرِ نایاب احمدِ مجتبیٰ

السلام اے نورِ بزمِ ہستی و فخرِ الامم
السلام اے رونقِ بزمِ جہاںِ روحیِ فدا

عظمتِ کسریٰ و قیصر ہے ترے قدموں تلے
نورِ یزداں فخرِ موجوداتِ روحِ الاصفیاء

دو جہاں کی عظمتیں گردِ رہِ فخرِ الامم
جگمگاتے چاند تارے فرشِ راہِ مصطفیٰ

اے کہ تیرے نور سے دھندلا گئے شمس و قمر
فخرِ ارضی رشکِ گردوں ہے مقدس نقشِ پا

اے سریر آرائے ملک دو جہاں خلقِ عظیم
تاج کی زیبائشوں سے تیری فطرت ماوری

تو نے معبودانِ باطل کی اڑائیں دھجیاں
درس توحیدِ حقیقت ابنِ آدم کو دیا

ابنِ آدم نے بشارت دی محمدؐ آئینے
تھا زمین و آسماں کو انتطارِ مصطفیٰ

کفر کے کمزور ہاتھوں نے تجھے روکا، مگر
تجھ سے ٹکرا کر فنا ہوتے رہے ارضی خدا

مُرغِ خوش الحان بگو توصیفِ ختم المرسلین
نورِ عاصی گیسر دستِ رحمتہ للعالمین

نور الحق نور

۰

السلام اے رحمتُ للعالمین
 السلام اے غمگسارِ رمنذنبین
 السلام اسرارِ وحدت کے امین
 السلام اے مُلہمِ جبلِ الملتین
 السلام آقا محمد مصطفیٰ
 السلام اے مجتبیٰ اے مرتضیٰ

السلام اے وجہِ تخلیقِ جہاں
 السلام اے چشمہ فیضِ رواں
 السلام اے غمگسارِ بے کساں
 السلام اے چارہ سازِ دشمنان
 پیکرِ حسن و شرافتِ السلام
 علم و حُسن و رحم و الفتِ السلام

السلام اے بحرِ تسلیم و رضا
 السلام اے جانِ فخر و اتقا
 السلام اے تاجدارِ انبیاء
 السلام اے منظرِ ذاتِ حنا
 السلام اے آخری پیغمبر
 السلام اے محسنِ نوعِ بشر

السلام اے مشفق و مشکل کشا
 السلام اے دستگیر بے نوا
 السلام اے غم زدوں کے آسرا
 السلام اے درد مندوں کی دوا
 السلام اے راحتِ قلبِ حزیں
 السلام اے حاصلِ ایمان و دین

لیکر آیا جو پیامِ آشتی
 جس نے روکی بت پرستی بت گری
 جس نے کافی بیخ استبداد کی
 بند کی غارت گری، دخت گشتی
 جس نے باطل کو مٹایا السلام
 نامِ حق جس نے سُنایا السلام

شافعِ روزِ قیامت السلام
 مصدرِ صدق و امانت السلام
 مشعلِ راہِ اخوتِ السلام
 دشمنِ کفر و جہالتِ السلام
 اب قر کا لیجئے شاہِ اسلام
 فادمِ ادنیٰ کا لے آقا سلام
 قر الحق قر

○

سلام اے ابنِ عبد اللہ سلام اے زینتِ مادر
سلام اے باعثِ دنیا سلام اے طاہر و اطہر

سلام اے ہادی و رہبر سلام اے احمد مرسل
سلام اے ہاشمی مکی سلام اے سید و افضل

سلام اے دین کے بانی سلام اے شاہِ روحانی
سلام اے حاملِ قرآن سلام اے نورِ ربانی

سلام اے حامیِ امت سلام اے صاحبِ رحمت
سلام اے دافعِ کثرت سلام اے مائلِ وحدت

سلام اے فخرِ انسانی سلام اے ظلِ سبحانی
سلام اے بدرِ نورانی سلام اے نورِ ایمانی

عبد الحسین خان منظر

آپ کیا تشریف لائے
 خلق کے مطلب برآئے
 معجزے وہ وہ دکھائے
 جو کسی نے بھی نہ پائے

یا نبی سلامٌ علیک یا رسول سلامٌ علیک
 یا حبیب سلامٌ علیک صَلَّوْا۟تُ اَشَدَّ عَلَیْکُ

اب بدلتے نہ مانے
 شرک ہوتا ہے روانے
 سب بطرز عاشقانے
 ہو کے غوش گائیں ترانے

یا نبی سلامٌ علیک یا رسول سلامٌ علیک
 یا حبیب سلامٌ علیک صَلَّوْا۟تُ اَشَدَّ عَلَیْکُ

آپ محبوبِ خدا ہیں
 آپ شاہِ دوسرا ہیں

شافع روزِ جزا میں

کیا بتاؤں آپ کیا ہیں

یا نبی سلامُ عَلَیْکَ یا رسول سلامُ عَلَیْکَ

یا حبیب سلامُ عَلَیْکَ صَلَّوْا تِ اِنَّہٗ عَلَیْکَ

اے شہنشاہِ مدینہ

آسماں رکھتا ہے کیسے

بھر گیا داغوں سے سینہ

ہو گیا دشوارِ جینہ

یا نبی سلامُ عَلَیْکَ یا رسول سلامُ عَلَیْکَ

یا حبیب سلامُ عَلَیْکَ صَلَّوْا تِ اِنَّہٗ عَلَیْکَ

کشتہ بیداد ہوں میں

عاشقِ ناشاد ہوں میں

خانماںِ برباد ہوں میں

بے کسی کی یاد ہوں میں

یا نبی سلامُ عَلَیْکَ یا رسول سلامُ عَلَیْکَ

یا حبیب سلام علیک صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکَ

در تک اے کاش ان کے جافل

اپنی بگڑی کو بناؤں

جو گذرتی ہے سناؤں

کھول کر سینہ دکھاؤں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکَ

میں گرفتار بلا ہوں

میں روقبے بے نوا ہوں

بے کس و بے آشنا ہوں

آستانے پر پڑا ہوں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکَ

رُوف امر وہی

————— (.) —————

محبت کا منشا، حقیقت کا پردہ
نگاہوں کو کیسے نہ ہو جائے دھوکہ
کہیں چشم موسیٰ کہیں عکس جلوہ
کہ ہر عزم ہے آپ کا اک نمونہ

ہزاروں سلام آپ پر یا محمدؐ

زمانے میں مفود تھی آدمیت
ترپ اٹھا بے ساختہ نظم فطرت
بڑے کام آیا مذاقِ محبت
ظہور مبارک ہے تاسیسِ خلقت

ہزاروں سلام آپ پر یا محمدؐ

کوئی رخ نہیں ہے حقیقت کے خالی
زیادہ کہوں کیا میں شانِ جمالی
تصدق شرافت برابر ہے عالی
دو عالم میں ہیں آپ اپنے مثالی

ہزاروں سلام آپ پر یا محمدؐ

عطا ہوا ذرا حاضری کا قرینہ
کرم ہو ذرا یا شہِ مُذنبینا
کہاں ہے مدینہ کدھر ہے مدینہ
کہ یکساں ہے فرقت میں جینا نہ جینا

ہزاروں سلام آپ پر یا محمدؐ

نجانے بلاؤں میں کیوں ہوں مقید
ترپتے ہیں پہلو میں جذبات بے حد
خدا کے لئے میری حسرت نہ ہو رد
توجہ کا طالع نہیں اے عرشِ مسند

ہزاروں سلام آپ پر یا محمدؐ

رشید القادری

رازدارِ نورِ وحدت آپ پر لاکھوں سلام
 آفتابِ دینِ فطرت آپ پر لاکھوں سلام
 آپ ہیں معراجِ انساں آپ پر لاکھوں سلام
 آپ ہیں عالم کی قسمت آپ پر لاکھوں سلام
 آپ کے پردے میں روشن ہے جمالِ لازوال
 آپ ہیں حسنِ مشیت آپ پر لاکھوں سلام
 میرے سجدوں کو حیاتِ جاوداں خود مل گئی
 زندگی بخش ریاضت آپ پر لاکھوں سلام
 گرد کو بھی آگیا اکیر بننے کا شعور
 تاجدارِ آدمیت آپ پر لاکھوں سلام
 کعبہٴ اربابِ ہستی آپ پر لاکھوں درود
 قبلہٴ عشق و محبت آپ پر لاکھوں سلام
 جو ہر خستہ جگر کو بھی بلا لہجے ذرا
 جلوہٴ کن کی حقیقت آپ پر لاکھوں سلام

○

علیک السلام اے نگارِ مدینہ
 علیک السلام اے بہارِ مدینہ
 سلام علی عیسیٰ دردمنداں
 سلام علی غمگسارِ مدینہ
 سلام اے دُرِّ شاہوارِ رسالت
 سلام اے گلِ نو بہارِ مدینہ
 مری خشک کھیتی پے اے کاشِ یارب
 برس جاتے ابر بہارِ مدینہ
 الہی رخ و زلفِ احمد کا صدقہ
 دکھا مجکو لیل و نہارِ مدینہ

زاہد معینی

————— () —————

○

حضرت مصطفیٰ سلامٌ علیک
اشرف الانبیاء سلامٌ علیک

اے حبیبِ خدا سلامٌ علیک
مرحبا مرحبا سلامٌ علیک

تجھ پہ ہر دم درود لا محدود
رازدارِ خدا سلامٌ علیک

جاننا کون ہے سوائے خدا
مرتبہ آپ کا سلامٌ علیک

تم سا کب دوسرا جہاں میں ہے
رب ہے تم پر خدا سلامٌ علیک

نقش پاسے ہے آپ کے کمتر
مرتبہ بہرہ کا سلام علیک

اللہ اللہ رتبہ والا
شاہ ہر دو سرا سلام علیک

آپ مسکین نواز میں مشہور
لیجئے نادار کا سلام علیک

آفرینش کی ذات پر تیرے
ابتدا انتہا سلام علیک

ماورائے حنداپہ حاکم ہو
کہتے ہیں سب سدا سلام علیک

آتے جاتے کہا کتے جب تریں
سرور انبیاء سلام علیک

ساری مخلوق کی زباں پر ہے
نامت کبریٰ سلام علیک

آپ یسین آپ طہ ہیں
مرتبہ مجتبیٰ سلام علیک

آپ کے سب غلام کہتے ہیں
اشرف الانبیاء سلام علیک

آفتاب آدرود پر تھلے تو
ختم اب ہو گیا سلام علیک

ولادت حسین آفتاب (.)

○

الصلوة والسلام اے تاجدار دو جہاں

الصلوة والسلام اے سرور کون و مکان

الصلوة والسلام اے مالک ہر دو مہرا

الصلوة والسلام اے محبوب ذات کبریا

الصلوة والسلام اے شافع روز جزا

الصلوة والسلام اے شہنشاہ مرسلان

الصلوة والسلام اے تاجدار دو جہاں

الصلوة والسلام اے سرور کون و مکان

السلام اے احمد مرسل امام الانبیاء

السلام اے جان جاں اے منبع جوہر و نجا

السلام اے شاہ عالم اے محمد مصطفیٰ

آمنہ کے لائے عبدالقادر کے روشن نشان

الصلوة والسلام اے تاجدار دو جہاں

الصلوة والسلام اے سرور کون و مکان

السلام اے شاہ خویاں اے شفیع المذنبین

السلام اے ناز جس پر کرتی ہے خلد بریں

السلام اے دافع رنج و بلا حق کے امیں

الصلوة والسلام اے شاہ حسن ضوفشان

الصلوٰۃ والسلام اے تاجدارِ دو جہاں

الصلوٰۃ والسلام اے سرورِ کون جہاں

اے کہ جس کی ذات سے سب نور پیدا ہو گیا
اے کہ جس کے من پر افقِ شیدا ہو گیا
اے کہ جس پر سب غم غمی سب ہویدا ہو گیا
اے شہنشاہِ سیناں واقفِ سرہنماں

الصلوٰۃ والسلام اے تاجدارِ دو جہاں

الصلوٰۃ والسلام اے سرورِ کون جہاں

السلام اے قبلۂ کونین اے صدرِ العلی
السلام اے نور رب العالمین بدرِ الدجی
اپنے روضہ پر بلا لویا شہ نور الہدی
عرضِ خدمت کر کے یہ کہتا ہے بھٹی ناتواں

الصلوٰۃ والسلام اے تاجدارِ دو جہاں

الصلوٰۃ والسلام اے سرورِ کون جہاں

سکندر احمد بھٹی

()

سلام لے سنا یہ مقصود ایمان نکل سبحانی
سلام لے مریم خستہ دلالاں اے فضل ربانی

کسی جانب نگاہ بے حجابا اٹھ نہیں سکتی
سلام اس پر کہ جس کا نام ہے روح درخشانی

کمال منزل و الیل زلف شہ کی تفسیر میں
جمال سورہ یوسف رخ تاباں کی تابانی

مرے بحدے اب اس کے پائے اقدس پر گزرتے ہیں
نچھا ورجس کی ہر ٹھوک پر آئین جہاں بانی

بڑی مشکل میں ہے سید بڑی مشکل میں ہے سید
میسر ہو فیض پنجتن اس کو بھی آسانی

سلام اے رحمتہ للعالمین محبوب سبحانی
 سلام اے سید لولاک شاہ النبی و جانی
 سلام اے شاہ امرئی شاہ النوار ربانی
 سلام اے ظل حق سرچشمہ الطاف یزدانی
 سلام اے فائز خلوت سرائے بی مع امتد
 سلام اے شاہ قوسین ودی اے نور ربانی
 سلام اے نور حق فخر سلیمان نازش عیسیٰ
 شفیع المذنبین پشت پناہ نوع انسانی
 سلام اے مخزن علم لدن اے رازدان کن
 امیں راز وحدت واقف اسرار پناہ بی
 بہار جانفزا آنی تیرے قدموں کی برکت سے
 یہ خارستان ہستی بن گیا رشک گلستانی
 جلو میں اپنے لے کر رحمت پروردگار آیا
 دیا تونے جہاں کو مژدہ الطاف ربانی

جہاں میں ظلمتِ باطل نظر آتی تھی ہر جانب
 مگر تو نے جلائی اس میں آگ شمع ایمانی
 نمایاں ہر طرف تو نے کیا توحید کا پرچم
 ہوئی تیری بدولت کفر کی دنیا میں ویرانی
 عجم کی نحو توں نے تیرے قدموں پر کئے سجده
 عرب کی سرکشی نے تیرے آگے رکھ دی پیشانی
 مٹائیں مجلس شرک و خودی کی رونقیں تو نے
 عطا کی پیکر لات و ہبل کو لرزہ سامانی
 مئے تبلیث کے غرے ہوئے آتشکدے ٹھنڈے
 سلاطین زمانہ ہو گئے مصروف حیرانی
 مٹی رسم کہن دخت کشتی کی تیرے صدقے سے
 ہوئے پابند الفت افتراق و ظلم کے بانی
 مٹایا تو نے ہر آئین باطل کو زمانے سے
 بنایا آرزوئے حق کو جزو دین ایمانی

جو راہِ راست سے پہلے ہوئے وقتِ ہلاکت تھے
 چلایا راہ پر تو نے انہیں اے حاضرِ ربانی
 بچائی تو نے کشتیِ نوح کی گردابِ طوفان سے
 مٹائی خضر اور الیاس کی بھی تشنہِ سامانی
 شریکِ بزمِ یزدانی بنایا نوعِ انساں کو
 بتا کر تو نے اس کو مقصدِ تخلیقِ انسانی
 نوازش نے کیا تیری عطا اپنے غلاموں کو
 شکوہِ قیصری۔ جاو کئی۔ اقبالِ خاقانی
 ترے اورجِ مدارج کا تعالیٰ اللہ کیا کہنا
 نہ تھی روحِ الایم کو بھی جہانِ تابِ پرافشانی
 وہ ہیں احسان بے پایاں ترے اے محسنِ عظیم
 ادا کر ہی نہیں سکتا شکرِ نطقِ انسانی
 شہابِ بے نوا پر بھی نگاہِ لطف پرور ہو
 بنا ڈالا ہے ذروں کو بھی تو نے مہرِ تابانی

شہابِ علوی

(۰)

۵

السلام اے بود آوم را سبب
السلام اے حنلق عالم را سبب

السلام اے منظر انوار حق
السلام اے مصدر امر اہ حق

السلام اے پیشواے انبیاء
السلام اے مقتداے اولیاء

السلام اے زنده ارباب علم
السلام اے فتوۃ اصحاب علم

السلام اے گوہر تاج و تہبول
السلام اے زینب معراج و تہبول

السلام اے قبلہ گاہ اہل دین
السلام اے بادشاہ مرسلین

السلام اے دستگیر بے کساں
السلام اے چارہ درد و بہاں

السلام اے درد دل کے چارہ ساز
السلام اے خواجہ جسم بے کس نواز

السلام اے شاہِ عظمت السلام
السلام اے ماہِ رفعت السلام

السلام اے شاہِ شایان السلام
السلام اے جانِ جانان السلام

————— () —————

O

سلام اے عظمتِ کعبہ کی روح بے حجابانہ
 بتوں نے ڈھا دیا گھبرا کے خود تاسیس بتخانہ
 نگاہوں نے سمٹ کر ظلمتِ عالم مٹا ڈالی
 اداؤں نے مرتب کر دیا پر نور کاشانہ
 مری قسمت کبھی جب آپ کے روضہ سے چمکے گی
 نظر جائے گی گنبد پر بہ اندازِ کلیمانہ
 مدینہ سے جو آتا ہے اسے سب کچھ سمجھتا ہوں
 میں دیوانہ ہوں لیکن ہوں بڑے مطلب کا دیوانہ
 سلام اس پر کہ جس کو بھیجتا ہے حق تعالیٰ خود
 کبھی تحفہ درودوں کا کبھی جلوؤں کا نذرانہ
 ذرا اچھی ہوئی سی اک نگاہ ناز، ہو جائے
 مذاقِ زندگی سے فطرت ہستی ہے بیگانہ
 بڑی حسرت سے طیبہ کی طرف جاتی ہے اک دنیا
 شہنشاہِ جہاں مجھ پر ہو الطواف کریمانہ

شفیق عجمی

(۰۰)

○

سلام اس پر کہ ختم المرسلین جو بن کے آیا ہے
 سلام اس پر کہ دو عالم کو جس نے جگمگایا ہے
 سلام اس پر اخوت کا سبق جس نے دیا ہم کو
 سلام اس پر محبت کا سبق جس نے دیا ہم کو
 سلام اس پر کہ جس کے نام سے اسلام زندہ ہے
 سلام اس پر کہ جس کا شریک پیغام زندہ ہے
 سلام اس پر کہ جس کے جسم اطہر کا نہ سایا تھا
 سلام اس پر کہ جس نے عرش کو جا کر سجایا تھا
 سلام اس پر کہ جو دونوں جہاں کا مقتدا ٹھہرا
 سلام اس پر کہ جو کل انبیاء کا رہنما ٹھہرا
 سلام اس پر جو اپنے دشمنوں پر بھی مہرباں ہے
 سلام اس پر جو محشر میں سیہ بخنوں کا پر ساں ہے
 سلام اس پر شرف کی جان و دل قربان ہے جس پر
 سلام اس پر فدا کون و میکان کی شان ہے جس پر

شرف شیخوپوری

(۰)

۵

شاعر کا لخت جگر محمد احمد پاشا بھمر چار سال سرزمین حیدر آباد کن
 میں قضاے الہی سے فوت ہو گیا۔ اس صدمہ سے جو اضطراب طبیعت
 میں پیدا ہوا۔ اس کو کسی صورت سکون ممکن نہ تھا۔ بالآخر یہ ہدیہ سلام
 بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم موجب تسکین خاطر ہوا۔ منظور ان کو
 ہوتی گر میری سرفرازی۔ احمد کو بخش دیا حق عمر کی درازی۔ احمد کے غم میں
 آنسو سب بہ چکے ہیں میرے۔ وغیرہ مقامات پر اسی مرحوم کی طرف اشارے ہیں۔

یثرب کو جانے والے طیبہ کو جانے والے

اے عازم مدینہ

آچیر کر دکھا دوں تجھ کو میں اپنا سینہ

جو داغہائے غم سے

گلزار ہو رہا ہے

اور سوزش الم سے

دوزخ بنا ہوا ہے

اس در پہ جس گھڑی ہو حاصل تجھے رسائی
 جس وقت تجھ کو حاصل ہو فخرِ جبہ سائی
 امید تیکر دل کی ہر ایک ہو بر آئی

جب آنحضرت کی ہو
 حاصل تجھے حضوری
 تسکین پاپ کے جب
 یہ تیری ناصبوری

اس وقت اے پیامی میرا سلام کہنا
 میرا پیام کیا ہے! بس اک سلام کہنا
 بس اک سلام کہنا
 اور دل کو تھام لینا

کچھ اور بھی کہوں میں اتنی نہیں ہے جرأت
 میں ان کے در پہ پہنچوں اتنی فقط ہے حسرت
 اس میرے حال کی بھی
 لیکن انہیں خبر ہے

اس رو سیاہ پر بھی

ان کی سدا نظر ہے

مت عرض حال کرنا میری طرف سے کوئی

میں چاہتا نہیں ہوں اس طرح اشک شونی

حال تباہ میرا وہ جانتے ہیں سارا

تم ان کو مت سنانا قصہ مرا خدا را

گر ہو سکے تو ان تک

میرا پیام لے جا

میرا پیام کیا ہے

بس اک سلام لے جا

کیا ارمنستان دونوں ہیں اب کیا ہے پاس میرے؟

احمد کے غم میں آنسو سب بہ چکے ہیں میرے

یہ ایک آرزو تھی

نا کام جستجو تھی

قربان اس کو کرتا حرمت پہ ان کے دیں کی

انسراط مجھ پہ ہوتی سرمایہ یقیں کی
 منظور ان کو ہوتی گر میری سرفرازی
 احمد کو بخش دیتا حق عسکر کی درازی

اب کیا ہے پاس میرے؟

کیا ارمنستان دوں میں؟

اب اور کیا کروں میں؟

اب اور کیا کہوں میں؟

ان پر بھی سب عیاں ہے کب ان سے کچھ تھاں ہے
 وہ جانتے ہیں سب کچھ پہچانتے ہیں سب کچھ

کہنے کی کیا ضرورت

یہ میرے دل کی حسرت

اے واہے دل کی حسرت ارمان و شوق و حسرت

سب دل کے ساتھ رخصت

اب کیا دھرا ہے دل میں؟ حسرت کہاں ہے دل میں؟

کیفیتیں وہ دل کی

جمیعتیں تھیں دل کی

بر بادیاں یہ میری ناشادیاں یہ میری
ان پر بھی سب عیاں ہیں کب ان سے یہ نہاں ہیں

جو وصلے تھے میرے

جو ولولے تھے میرے

سب سرد ہو چکے ہیں سب ختم ہو چکے ہیں
میں ان کو روچکا ہوں وہ مج کو روچکے ہیں

میلوس پر نہیں میں

ہر دم ہے آس مج کو

ہرگز نہ کر کے گی

خستہ ہر اس مج کو

میں کون ہوں؟ میں کیا ہوں؟ کچھ بھی نہیں ہوں لیکن

وہ کون ہیں؟ وہ کیا ہیں میں جانتا ہوں لیکن

پہچانتا ہوں لیکن

یہ بھی مجے خبر ہے ان کی ادھر نظر ہے

اس واسطے پیامی

آقائے دو جہاں کو

اتنا پیام لے جا

بس اک سلام لے جا

شہرہ جہاں میں ان کی دریا نوا لیوں کا

تانتا ہے ان کے درپر ہر دم سوا لیوں کا

لیکن سوال میرا

ہے عرض حال میرا

جب دل تھا پاس میرے تجھیں اس میں آرزوئیں

اب دل نہیں تو ہوں گی اب کس میں آرزوئیں

نا کام آرزوئیں تجھیں حنا م آرزوئیں

گر تجھ کو ہو ضرورت

یہ جنس خام لے جا

شاید ترا ہی نکلے

کچھ ان سے کام لے جا

مہر زندگی بھی میری شرمندگی ہے میری
 مجھ پر ہوئے اجیہرن یہ صبح و شام لے جا
 جس میں نہیں صبوحی یہ میرا جام لے جا

میرا پیام لے جا

بس اک سلام لے جا

اے کاش میری آنکھیں دریا کوئی بہائیں
 دریا میں سیل آتا طوفان جب اٹھائیں

کشتی تری پیامی

اس سیل میں چلاتا

اس طرح تھکولے کر

ملک عرب کو جاتا

پر ختم ہو چکے ہیں سب حوصلے پیامی

ایک ایک مٹ چکے ہیں سب ولولے پیامی

میں جسکو کیا بتاؤں؟

حال تباہ میرا

تو آپ دیکھتا جا

پر ان سے کچھ نہ کہنا

کہنا تو اے مسافر بس اک سلام کہنا
منظور ہوا نہیں گر پھر اوج کہکشاں پر
چمکے میرا ستارا

اس در پہ حاضری کا بھسکو بھی ہوا اشارا
میں ان کے در پہ پہچوں اپنا سلام کہنا
ہر درد مند دل کا ان سے پیام کہنا
فی الحال اے مسافر

اس شوق مضطرب کا اتنا پیام لے جا
بس اک سلام لے جا

عبدالحمید شوق

(.)

۱۔ احمد۔ محمد احمد پاشا مرحوم فرزند شاعر
سے امت کے احوال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش کئے جاتے
ہیں۔ بہر نصی و جینایک علی ہوا لای شہیدا

○

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

سید و سلطان و مولا مالک و آفتا و داتا
آپ کا شریعت لانا فضل بے حد ہے خدا کا

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

آمنہ خاتون کے پیارے دونوں عالم کے دلائے
بیکس امت کے سہارے بحر رحمت کے کنائے

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

شافع روز قیامت درۃ المتاج نبوت
سرور ختم الرسالت کیجئے چشم عنایت

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

ذات سبحانی کا صدقہ حیدر جانی کا صدقہ
شاہ جمیلانی کا صدقہ نور عیشہ جانی کا صدقہ

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

صوتی خستہ پھر آئے آپ کو نعمتیں سنائے
پھر کہیں جانے نہ پائے کہتا یہ ہم دنیا سے جاگے

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

صوتی وارثی

————— (.) —————

۵

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام

رحمتہ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

قصرِ جنت کے مکین پر روز و شب لاکھوں سلام
عرش کے مندرائیش پر روز و شب لاکھوں سلام

نورِ حق نور میں پر روز و شب لاکھوں سلام
شاہِ افلاک زمیں پر روز و شب لاکھوں سلام

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام

رحمتہ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

خاتمِ پیغمبران پر رات دن لاکھوں درود
شاہِ عرشِ آسمان پر رات دن لاکھوں درود

شاہِ خوبان جہاں پر رات دن لاکھوں درود
خبر و کون و مکان پر رات دن لاکھوں درود

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام

رحمتہ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

جانِ پاکِ مصطفیٰ پر روز لاکھوں رحمتیں
روحِ محبوبِ خدا پر روز لاکھوں رحمتیں

شافعِ روزِ جزا پر روز لاکھوں رحمتیں
حضرتِ خیر الورا پر روز لاکھوں رحمتیں

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام

رحمتہ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

ہیں جو نو شاہِ زمیں آسماں ان پر سلام
 ہیں جو سردارِ رسولانِ زماں ان پر سلام
 ہیں جو عرشِ کبریا پر پہاں ان پر سلام
 ہیں جو محبوبِ خلائے السنہ جاں ان پر سلام
 سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
 رحمتہ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

چاندنی راتوں میں تاکے کرتے ہیں جن کو سلام
 جو ہیں ختم الانبیاء خیر البشر خیر الانام
 جن کے روضہ پر سلامی ہیں فرشتے صبح و شام
 جن کے بزمِ ناز میں کہتے ہیں گلِ کریمِ غلام
 سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
 رحمتہ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

تیسکوں پر اپنے ہے جن کا کریم ان پر سلام
 جو ہیں محبوبِ خدا شاہِ ائمہ ان پر سلام
 سنتے ہیں جو سب کی رودادِ الم ان پر سلام
 ہیں ہمارے دلیں جو ہیں جھکے ہم ان پر سلام
 سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
 رحمتہ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

سننے ہیں جو ہم غریبوں کی صدائیں رات دن
سننے ہیں جو بکیوں کی التجائیں رات دن
کرتے ہیں امت کے حق میں جو دعائیں رات دن
جن کے در پر رہتی ہیں نوری فضائیں رات دن

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
رحمۃ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

جن کے در پر ہیں سلامی تاجدارانِ جہاں
جن کے در پر سہرناوہ اہل ایمان جہاں
جن کے روضہ پر خدا سو جانِ خربان جہاں
جن کے در پر کہتے ہیں مل مل کے شاہان جہاں

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
رحمۃ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

جن کی امت منزلِ دشواریں ہے آجکل
جن کی امت نرغہ اشراہیں ہے آجکل
جن کی امت وادی ہر خار میں ہے آجکل
جن کا ہر خادم اسی تکرار میں ہے آجکل

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
رحمۃ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

ہے مدینہ کی طرف رخ ہے نظر سوتے حرم! کہتے ہیں باہمدگر خدام سلطانِ امم
عاشقانِ مصطفیٰ اشیدائیانِ محترم جوشِ ایماں کا تقاضا ہی کہیں مل مل کے ہم

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
رحمتہ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

دے ہمیں عشقِ رسولِ پاک کے ربِّ کریم کہ عطا دل کو ولے صاحبِ خلقِ عظیم
ہم کو پہونچانے مدینہ میں براہِ مستقیم سرعہ کا کر بابِ حمت پر کہے ذوقِ سلیم

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
رحمتہ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

تیری رحمت سے کبھی تو اے خدائے ذوالکریم! آستانہ پر شہ لولاک کے حاضر ہوں ہم
جانبِ بابِ السلامِ پاک گزرن کر کے خم! نیخودی میں ہم کہیں فرطِ ادب کے دم بدم

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
رحمتہ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

صیابر القادری ()

سلام اس پر کہ جس کی شان ہے محبوب ربانی
سلام اس پر کہ ہے ممنون جس کی نوع انسانی

سلام اس پر رخ فطرت کو جس نے تازگی بخشی
سلام اس پر کہ جس نے زندگی کو زندگی بخشی

اطاعت کے لئے قرآن نے جس کا اسوہ فرمایا
کہا جو کچھ زباں سے جس نے وہ خود کر کے دکھلایا

اطاعت آپ کی طاعت ہے خلاقِ دو عالم کی!
اس نکتہ میں مضربِ نجات اولادِ آدم کی

سلام اس پر کہ جس نے زیست کے انداز سکھلائے
سلام اس پر کہ جس نے معرفت کے راز بتلائے

کیا انسان کو جس نے آشنا اسرار وحدت سے
شنا سا کر دیا انسان کو انسان کی عظمت سے

سلام اس پر کہ جس کے بعد پھر کوئی نہ آئے گا
قیامت تک در نعمت کو انسان بند پائے گا

سلام اس پر جو سب نبیوں کا خاتم بن کے آیا ہے
جو دنیا میں خدا کا آخری پیغام لایا ہے

کہا ہے کبیریا نے رحمتہ للعالمین جس کو
پکارا ہے خدا کے دشمنوں نے الایں جس کو

سلام اس پر کہ جس کی صوت سے انسانیت جاگی
اجالا ہو گیا ہر سو جہاں سے تیسرگی بھاگی

سلام اس پر کہ جس نے دہر سے ظلمت مٹا ڈالی
شب تاریک عالم کی سحر جس نے بنا ڈالی

سلا میں پیکر رحمت بنی پر عاصی امت کی
جو ہے محتاج محشر میں پیمبر کی شفاعت کی

سلام اس پر سراپا معصیت طالب حجازی کی
غلامی جس کی عقبتی میں سند ہے سرفرازی کی

طالب حجازی

()

خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى

الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط

○

سلام اے شمع وحدت اے چراغ بنم انسانی
سلام اے ہر بطنحانی سلام اے ماہ فارانی

سلام اے داور و طاہر کے محبوب بے ہمتا
سلام اے انقلاب آموز مد پیر جہاں بانی

سلام اے مصلح اعظم سلام اے عادل اکبر
ہلا دمی آتے ہی تو نے اس فتنہ سامانی

سلام اے ناخدا کے کشتی امید منظر ہاں
سلام اے انکے تو نے سب کو بخشا نور ایمانی
طالوت

————— (.) —————

السلام لے شاہِ بطحا السلام

السلام لے صاحبِ لطف و کرم السلام لے قاطع ہر بند و غم

السلام عالی ہمم و الاشیم السلام لے جانِ کعبہ السلام

السلام لے شاہِ بطحا السلام

السلام لے حاصل دنیا و دین السلام لے مالکِ خلدِ بریں

السلام لے جانِ عارفین السلام لے سب کے مولا السلام

السلام لے شاہِ بطحا السلام

السلام لے بے مثال و بے نیاز السلام لے درو دل کے چارہ ساز

السلام لے واقفِ دنیا کے راز السلام لے میرے آقا السلام

السلام لے شاہِ بطحا السلام

السلام لے صدرِ بزمِ اولیا السلام لے فخرِ جملہ انبیاء

السلام لے ایستدار و انتہا بے نظیر و پاک و یکتا السلام

السلام لے شاہِ بطحا السلام

طاہرہ سلم

— . —

۵

السلام اے ہادی برحق محمد مصطفیٰ
 السلام اے شافع روز جزا خیر الوریٰ
 السلام اے مکی ومدنی و احمد محبتی
 السلام اے مہبط روح الایمین نور الہدیٰ

السلام اے منبع علم و ادب جو دو سخا

السلام اے رحمۃ للعالمین شاہ جہاں
 السلام اے فاتح و کشور کشائے دو جہاں
 السلام اے مطلع انوار و نور کن و کاں!
 السلام اے فخر موجودات و فخر قدسیاں

السلام اے مرکز مہر و کرم مہر و وفا

ہاں سلام اس پر کہ جس نے چاند دو ٹکڑے کیا
 ہاں سلام اس پر کہ جس نے شاہ کیا
 ہاں سلام اس پر کہ جس نے سنگ کو گویا کیا
 ہاں سلام اس پر کہ جس نے ذروں کو صحرا کیا

ہاں سلام اس پر کہ جس کا طور تھا عرشِ خدا

کفر کی تاریک راتوں میں سویرا کر دیا اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
عبد اور معبود میں رشتہ سا پیدا کر دیا
دیر سے بچھڑے ہوئے بندوں کو یجا کر دیا

السلام اے مجھ پر صادق جیب کبریا

خاموشی بہتر ہے بند کے ثنا آساں نہیں جس کا طالب ہو خدا اس کو تیری ذیشان نہیں
پہلے نبیوں میں کوئی بھی قابلِ قراں نہیں شاہ ہیں جس کے گدا ایسا کوئی سلطان نہیں

السلام اے ملجا و ماوسیٰ امام الانبیاء

اے خدا اسلام کے امروز فردا ہوں وہی مثل خالد صاحبِ ایمان پیدا ہوں وہی
آج جو بیگانہ ہیں مذہبِ شیدا ہوں وہی عشقِ والے صورتِ سلمان پیدا ہوں وہی

السلام اے باعثِ تخلیقِ بزمِ دوسرا

عبد الغفور اکبر

○

السلام اے پیشوا سے ابھیما

السلام اے منظر نور خدا

السلام اے شافع روز جزا

السلام اے دین حق کے رہنما

السلام اے جان آدم السلام

السلام اے روح عالم السلام

السلام اے مالک فرش زمیں

السلام اے سالک عرش بریں

السلام اے ہادی دین مستیں

السلام اے غیرت ماہ مبیں

السلام اے بادشاہ انس و جاں

السلام اے وجہ تخلیق جہاں

السلام اے مخزن صدق و صفا

السلام اے معدن جود و سخا

السلام اے راز دار کبریا

السلام اے ولاقت رمز خدا

السلام اے تاجدار مرسلان
السلام اے شہر یار دو جہان

السلام اے رہبرِ گم گشتگان
السلام اے چارہ سازِ بیکیاں
السلام اے پردہ دارِ عاصیاں
السلام اے حامیِ دلدادگان

السلام اے مہرِ فوقی السلام
السلام اے ماہِ تختی السلام

عبدالمجید خان فوقی

————— (۰) —————

أُولَىٰ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ رَسُولُ صَاحِبِ الدَّارَيْنِ

خَادِمُ طَيْبِ اللَّهِ الْمُسْتَعَاثُ إِلَىٰ حَفْصَاتِ اللَّهِ تَعَالَىٰ

السلام اے سرور دنیا و دین
السلام اے تاجدارِ مرسلین

السلام اے دستگیرِ بیکسماں
السلام اے چارہ سازِ عاجزاں

السلام اے رونق کون و مکاں
السلام اے وجہ تخلیقِ بہاں

السلام اے منبعِ خلق و شمیم
السلام اے مصدرِ فخرِ امم

السلام اے ظلِّ ذاتِ کبریا
السلام اے مصطفیٰ و محبتی

السلام اے شمع بزم کائنات
السلام اے سرِ تمکین حیات

السلام اے دیدۂ بیستائے ما
السلام اے جلوۂ سینائے ما

السلام اے سید و مردارِ ما
السلام اے مالک و مختارِ ما

السلام اے ناصدک کشتیم
السلام اے رہنمائے ہستیم

السلام اے مطلع انوارِ حق
السلام اے کاشفِ اسرارِ حق

السلام اے نور رب ذوالجلال
السلام اے صاحب عز و کمال

گرچہ پُر از معصیت پُر از خطا
منفعل گشته کنم صد ناله‌ها

کن عطا یک قطره از بحر سخا
بیج داند کوه کاہ خاک را

نالہ عرفان شہا منظور کن
رنج و اندوہ و الم کا فور کن

عرفان رضوی

————— (۰) —————

۰

روح سلطانِ امت پہ لاکھوں سلام
جان پاکِ رسالت پہ لاکھوں سلام

نورِ انوارِ قدرت پہ لاکھوں سلام
سراسر ابروِ وحدت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ مجتبیٰ سید الانبیاء
صدر بزمِ رسالت پہ لاکھوں سلام

احمد و حامد و حنا تم المرسلین
تاجِ فرقِ نبوت پہ لاکھوں سلام

حق کے پیارے محمدؐ حبیبِ خدا
شاہدِ عرشِ رفعت پہ لاکھوں سلام

تاجدارِ جنان مالکِ لامکان
مسندِ آرائے سبقت پہ لاکھوں سلام

نازشِ بزمِ اسلام و اسلامیات
ہادی دینِ فطرت پہ لاکھوں سلام

آئینہ دارِ دینِ حنیفِ خلیل !
حائلِ شانِ خلت پہ لاکھوں سلام

عطرِ مجموعتہٴ مجزاتِ رسل
ہمہ تنِ حشرِ قیامت پہ لاکھوں سلام

فاتحِ جنگِ احزاب و بدر و خنین !
صاحبِ فتح و نصرت پہ لاکھوں سلام

پڑھتے ہیں سورہ شمس روح الامیں!
مصحف روتے حضرت پہ لاکھوں سلام

فخر اسلاف لخت دل مطلب
باشمی شان و شوکت پہ لاکھوں سلام

افتخار حجاز و تار قریش
الطی جاہ و عزت پہ لاکھوں سلام

آمد کا جسے چاند کہتی ہے حلق
اس مہ اوج عظمت پہ لاکھوں سلام

چاند تاروں کو جس سے ملیں تابشیں
اس کے جلوؤں کی وسعت پہ لاکھوں سلام

جس کے عارضہ و مہر حسن و جمال
اس حسین نور ظلمت پہ لاکھوں سلام

لیلتہ القدر میں نور حق بے عیساں
زلف و رخسار حضرت پہ لاکھوں سلام

جس کی عزت کے وعدے خدا نے لئے
اس کی توقیر و عزت پہ لاکھوں سلام

جس نے دیکھا جمال خدا بے حجاب
اس کی عینی شہادت پہ لاکھوں سلام

جس کا ہر سجدہ معراج صوم و صلوات
اس کے ذوق عبادت پہ لاکھوں سلام

حق شناسی کے جس نے سکھائے اصول
اس کے رشد و ہدایت پہ لاکھوں سلام

نور ایماں ملا جس کے احکام سے
اس کی روشن شریعت پہ لاکھوں سلام

جس نے من زار قبری کامزودہ دیا
اس کی نورانی تربیت پہ لاکھوں سلام

جس نے قائم مساوات کی خلق میں
اس کے درس اخوت پہ لاکھوں سلام

کی فنا جس نے تفسیر بق نسل و شرف
اس کے رنگِ مودت پہ لاکھوں سلام

ہر گنہ گار امت پر جو مہربانیاں
اس کے اکرام و رحمت پہ لاکھوں سلام

جس کا دیدار دیدار حق بے گماں!
اس کے رخ اس کی رویت پہ لاکھوں سلام
جس کے پیش نظر بخشش عاصیاں
اس کی شان شفاعت پہ لاکھوں سلام
درود مند عن لاماں آفت زدہ
مولس اہل امت پہ لاکھوں سلام
جس کی ہر جنبش لب ہے وقف دعا
اس دعا اس اجابت پہ لاکھوں سلام
دست بستہ ضیا چل کے پھر کیجئے
اپنے آقا کی تربت پہ لاکھوں سلام

ضیاء القادری

————— (۰) —————

۵

تمہیں عرب کی فضا میں سلام کہتی ہیں،
 تمہیں عجم کی ہوا میں سلام کہتی ہیں،
 بہار حسن عقیدت کے رول کر موقی
 اُمنڈ کے کالی گھٹا میں سلام کہتی ہیں،
 لگا کے ڈالیاں کلیوں کی پڑھ رہی ہیں درود
 گلوں کی مست ادائیں سلام کہتی ہیں،
 بے لاج جن کی تمہارے ہی ہاتھ محشر میں
 وہی غریب ندائیں سلام کہتی ہیں !
 وسیلہ لے کے تمہارا قبولیت کے لئے
 شکستہ دل کی دعائیں سلام کہتی ہیں
 عطائیں دیکھیں تمہاری سلام عاصی پر
 بصدور و رخطائیں سلام کہتی ہیں

عبدالسلام قادری

السلام اے مقتدا سے مرسلین
 السلام اے رحمت للعالمین
 السلام اے صاحب خلق عظیم
 السلام اے معدن لطف عظیم
 السلام اے بحر علم من لدن
 السلام اے مخزن اسرار کن
 السلام اے قاب قوسینت مکان
 السلام اے درگہت در لامکان
 السلام اے چشمہ آب حیات
 السلام اے نور بخش ہر صفات
 السلام اے روتے تو بدر منیر
 السلام اے بوتے تو مشک و عبیر

عبدالکریم ہادی

————— (۰) —————

۵

سلام تجھ پہ کہ حق سے کلام تو نے کیا
 تمام سلسلہ نامتو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ انسانیت کی قدروں کو
 عطا عروج و بقاء دوا م تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ ارض و سما کی وسعت میں
 تجلیات حقیقت کو عام تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ مظلوم صنف نازک کا
 معاشرے میں معین مہتمم تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ اس غنصری وجود کے ساتھ
 حریم عرش علی میں حسرام تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ یحساں ہر ایک مذہب کا
 بحکم وحی عندا احترام تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ تطہیر ارض کی خاطر
 چراگے غار میں اکثر قیام تو نے کیا

سلام تجھ پہ کہ توحید کی بقا کے لئے
 خدا کی تیغ کو بھی بے نیام تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ باطل کو دے کے فاش شکست
 بلند حق کا زمانے میں نام تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ افضل ترین اور الہامی
 بساطِ ارض پہ برپا نظام تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ شائستہ نظر کر کے
 مئے خبیر سے ہمیں شاد کام تو نے کیا
 اٹھیں گے پرے جب انوار کی نگاہوں سے
 حیات مانگنے آئیں گی تیری راہوں سے

مصنوعہ گجراتی

(۰)

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

○

سلام اے ہادی برحق مسیح نوع انسانی
 سلام اے تاجدار حریت محبوب سبحانی
 سلام اے پردہ دار نوع انساں مرد لاثانی
 بنایا تیری ہمت نے جہاں میں کار ربانی
 عرب جس کی جہالت کا تھا چرچا سائے عالم میں
 تیری تعلیم نے ان کو دیا ہے اوج امکانی
 ہزاروں کوششیں باطل نے کیں جبکو مٹانے کی
 مگر باقی ہے اب تک دیکھ لو وہ نورِ یزدانی
 وہی جس نے کیا ادنیٰ اثنائے سے قمر ٹکڑے
 وہی جس نے کہ دنیا کو سناے حکم ربانی
 وہی جس کو بلایا خود خدا نے عرشِ اعلیٰ پر
 سبحانی سورۃ والشمس سے خود جس کی پیشانی
 بچانی رکشتی اسلام طوفانِ حوادث سے
 کہیں اپنا سفینہ ہونہ جائے ندرِ طغیانی

عقیل نجمی

()

سلام ان پر جو دشمن کے لئے تکلیف پہنتے تھے
 صلوات ان پر جو بھوکوں کو کھلا کر بھوکے لہنتے تھے
 سلام ان پر کہ جن کی شان میں قرآن ہوا نازل
 صلوات ان پر جنہیں مسراج جسمانی ہوئی حاصل
 سلام ان پر جنہوں نے مفلسوں کی دستگیری کی
 صلوات ان پر جنہوں نے بادشاہوں پر امیری کی
 سلام ان پر کہ جو دونوں جہاں میں سب سے افضل ہیں
 صلوات ان پر جو حستم المسلمین ہیں حسن اکمل ہیں
 سلام ان پر جنہوں نے قاتلوں کو بھی اماں دی ہیں
 اماں دے کر بہار دولت ایماں عطا کی ہے
 سلام ان پر جو امت کے لئے غم روز کھاتے تھے
 خدا سے بخشوانے کو ہر اک شب گڑ گڑاتے تھے
 سلام ان پر جو اپنا کام اپنے ہاتھوں کرتے تھے
 جو امت کے لئے جیتے تھے اور امت پر مرتے تھے

عقیل اٹاوی

۰

سلام اے شاہِ لطیف، سرورِ دنیا و دین تم پر
سلام اے نورِ حق اے سبز گنبد کے مالک تم پر

سلام اے چشمہٴ نورِ ہدایت نور کے پیغمبر
سلام اے رحمتہ للعالمین اے شافعِ عشر

سلام اے آمنہؓ کے لاڈلے پیارے حلیمہؓ کے
سلام اے دل کی ٹھنڈک آنکھ کے تارے حلیمہؓ کے

سلام اے بے پناہ و بکس و مظلوم کے حامی
سلام اے درد مند و مفلس و محکوم کے حامی

سلام اے چھانٹنے والے گھٹا کفر و ضلالت کی
کہ تاریکی میں پھیلا دی ضیاء جس نے ہدایت کی

سلام اے ٹوٹے رشتہ کو خدا سے جوڑنے والے
 سلام اے کفر کی رنجبیر باطل توڑنے والے

سلام اس پر کہ جس سے نور پھیلا سارے عالم میں
 سلام اس پر کہ جس سے جان آئی جان عالم میں

سلام اس پر کہ ادنیٰ معجزہ شوق القمر جس کا
 سلام اس پر ہوا عرش الہی مستقر جس کا

سلام اس پر کہ عفو در گذر کا جو مرقع کھتا
 کہا جس نے اسیروں کو کہ اذہبوا الہم الطغاة

سلام اس پر کہ جس کی راہ میں کانٹے بچھاتے تھے
 سلام اس پر کہ گھسے لوگ بھی جس کو ستاتے تھے

سلام اس پر کہ جو بازارِ طائف میں ہوا زخمی
سلام اس پر کہ پتھر کھا کے بھی دشمن یہ کی نرمی

سلام اے رافت و رحمت کے پیکر اچھے پنیر
سلام اے وہ کہ آیا رحمتہ للعالمین بنکر

سلام اے بے پروں کو جس نے بخشا ذوق پروازی
گداز پر تھے نازاں جس کے در کے طوسی و رازی

سلام اس پر کہ تھا صدیق اکبر ہم سفر جس کا
سلام اس پر کہ کلمہ گو ہوا عادل عمرہ جس کا

سلام اس پر کہ عثمانِ غنی شہتا جس کا شیدائی
سلام اس پر کہ جس کا جیدہ گہرا تھا بھائی

سلام اے احمد مختار اے اللہ کے دلیر
سلام اے ابلیخی تجھ پر ترے جملہ صحابہ پر

سلام اس پر کہ جس کی ذات ختم المرسلین ٹھہری
خدا کے دین کامل اور امانت کی امین ٹھہری

سلام اے گوہر مقصود رب العالمین تم پر
سلام اے سر وحدت اے سراج السالکین تم پر

سلامی فیض کے دل میں ضیا ایماں کی بھر دیجئے
گھر ہے بحر ظلمت میں خدا را اک نظر کیجئے

فیض ہاشمی

————— () —————

○

سلام اس ذات پر آیا جو بن کے رحمت عالم
 سلام اس ذات پر جس کا گزیر ہے آسمانوں میں
 سلام اس ذات پر جس نے بڑھائی عزت عالم
 سلام اس ذات پر جو ہے وجہ شوکت عالم
 سلام اس پر رخ فاروق پر جس کی ضیا پھیلی
 نگاہ جامع قرآن میں جس کی حیا پھیلی

سلام اس پر بشر کو محرم میزواں کیا جس نے
 کہ جس کے اک اشارہ پر تمہارے ہو گئے ٹکڑے
 سلام اس پر کہ حیوانوں کو بھی انساں کیا جس نے
 سلام اس پر کہ قصیر کونر کو لرزاں کیا جس نے
 سلام اس نور پر جو دیدہ بعقوبت میں چمکا
 سلام اس نور پر جو حضرت ایوب میں چمکا

سلام اس پر خلیل امتد کو تھی آرزو جس کی
 سلام اس پر پوینٹ میں جس کا نور تھا چمکا
 سلام اس پر مسیحا کے یہاں تھی گفتگو جس کی
 رہی تھی دیدہ موسیٰ کو ہر دم جستجو جس کی
 وہ نور النور جو آیتینہ انوار سرمد ہے
 درود فہم النسانی میں نام اسکا محمد ہے

————— (.) —————
 سبب اکبر آبادی

○

سلام اے باعثِ تکوینِ عالمِ فخرِ انسانی
 سلام اے رحمتِ للعالمین اے شافعِ محشر
 سلام اے ہادیِ عالمِ بسلام اے ظلِ سبحانی
 سلام اے شمعِ نورانی سلام اے فیضِ ربانی

سلام اے زینتِ عرشِ خدا اے صورتِ بیداری
 سلام اے نعمتِ برحق سلام اے رحمتِ باری

سلام اے مہبطِ روحِ الامیں اے مطلعِ عرفان
 سلام اے قاسمِ گنجِ خدا اے وجہِ دو عالم
 سلام اے نورِ مطلق السلام اے معنیِ قرآن
 سلام اے پیشوائے انبیاء اے رہبرِ امکان

سلام اے مرکزِ انوارِ باری مصلحِ اعظم
 سلام اے منبعِ ایمان و مذہبِ حاصلِ آدم

فانی مراد آبادی

————— () —————

۵

سلام سرور کونین، قبلہ گاہِ حیات
 سلام، بارگاہِ کبریا کے عہدِ جلیل
 سلام، محرم انوارِ من و جلوۂ ذات
 سلام، اہل عبادت کے طبعِ جلیل
 سلام، باعثِ تکوینِ مشرقین و جہات
 سلام، حاکمِ حقائقِ اکبر

سلام، عظمتِ اسرارِ معرفت کے امیں
 سلام، نورِ محبتِ سلامِ قدسِ صفات

سلام، مصحفِ قرآن کے شارحِ عظیم
 سلام، علمِ حقیقی کے بحرِ بے پایاں
 سلام، پیکرِ ہر و وفارِ خلقِ عمیم
 دلوں میں نورِ بصیرت سمودیا تو نے
 نشانِ جہلِ زمانے سے کھودیا تو نے
 دلوں میں بیجِ اخوت کا بودیا تو نے

سلام، نورِ صداقت کے خاورِ ازیلی
 ضلال و کفر کا ہر نقش دھودیا تو نے

سلام، بیکیں و ناداری کے انیس و شفیق
 کرم ہے کافی ترا ایک سو بلاؤں میں
 سلام مخزن اسلام، محور ایمان
 ترا ہی نور ہے کونین کی فضاؤں میں

سلام، بحر سخاوت کہ فیض سے تیرے
 شہنشی، تری دلہیز کے گداؤں میں

سلام مصدر اعجاز و منظر قدرت
 فقط اشک سے مہتاب تو ٹٹنے والے
 سلام نعمت تو حید کے سحر آموز
 بشر کو خواب گراں سے جھنجھوٹنے والے

سلام بچے تھکن سوار نے والے
 سلام وقت کے دھاروں کو موٹنے والے

قاسم خورشید

————— () —————

O

سلام تم پر صدر بزم کائنات السلام!
سلام لرزے دور مکنات السلام!

سلام فخر و جہاں	سلام دو جہاں کی جہاں
قیام فرش خاک پر	مقام فوق لامکاں
ترے حیرت فخر پر	نثار شوکت شہاں
پنہ گہ نقییر و میر	جہاں میں تیرا آستان

و اری قلب مضطرب سکون بخش تیری ذات
سلام تم پر صدر بزم کائنات السلام

ترے ظہور قدس سے	جناب حق کو اقتدار
ترے طلوع سے ہونی	قبائے کفر تار تار
دلی ہونی صداقتیں	مٹی ہونی سعادتیں
چھپی ہونی حقیقتیں	تری نظر کے آشکار

تری جہیں کی تاب کے فروغ مشعل حیات
سلام تم پر صدر بزم کائنات السلام

ترے مقابلے پہ سرکشان کفر ڈٹ گئے
مخاصمت کے پتھروں سے ہگزاراٹ گئے
مگر یہ کیا بندھا سماں،
وہ تندر تار سے دغاں
کہ خود بہ خود ہی چھٹ گئے
زمانہ دیکھتا گیا
یہ ہاڑ رہ سے ہٹ گئے

مگر غلط نہ ہو سکی ترے دین کی پاک بات
سلام تم پہ صدر بزم کائنات السلام

(۰)

زمین کے شرق و غرب پر
ترے شکوہ کا علم
سماک آسمان جھک کے چوم
لے ترا قدم
حریم انس خاص و عام
سپیدگوں، سیاہ فام
ترے خدام، ترے غلام
عرب ہو یا کہ پوچھ بسم
تو کاروان آدمی کا ہے
امیر مختتم

تری شہنشاہی میں ہے یہ کارگاہ شش جہات
سلام تم پہ صدر بزم کائنات السلام

(۰)

سلام و حسدت خُدا	کے پاسباں سلام ہو!
سلام باغِ آدمی	کے باغبیاں سلام ہو!
سلام فخرِ اتقیا!	سلا زبیبِ اصفیا!
سلام عرشِ انبیاء	کے حکمراں سلام ہو!
سلام سیرِ کبریا	کے رازداں سلام ہو!
سلام پر تو ازل	سلام منظرِ صفات

سلام تم پر صدر بزمِ کائنات السلام
سلام اے رئیسِ دورِ ممکنات السلام

عبدالرشیدی کوکتب

————— (.) —————

سَيِّدِي يَا جَبِيْبِي مَوْلَانِي

لَكَ رُوْحِي فِدَا سَلَامٌ عَلَيْكَ



سلام اے نور کے پیکر حبیب خالق برتر
سلام اے ساتی کوثر سلام اے شافع محشر

سلام اے خوب تر محبوب تر مطلوب تر بندے
سلام اے گوہر حکیتا سلام اے جوہر یکسر

زین و آسماں تیرے مکان و لامکان تیرے
جبین آسماں خم ہے تری درگاہ عالی پر

کرم کو اے کرم پرور کرم سے بے بہا کر دے
غلام باون کروے۔ محبت آشنا کر دے
کرم

————— (.) —————

غم کے ماروں کے غمگسار سلام بے قراروں کے صدر قرار سلام
 اے مدینہ کے تاجدار سلام

چاک داماں کے بچشم تر آئے ہیں تیرے آستانے پر
 پیش کرنے گناہ گار سلام

فخر عالم شہرِ حجاز ہے تو دل شکستوں کا چارہ ساز ہے تو
 تجھ پہ خوب بے شمار سلام

اے سرِ پائے جلوۂ یزداں تجھ سے قائم ہے نظم کون و مکاں
 اے دو عالم کے اعتبار سلام

اے بنائے جمال لوح و قلم حق کے محبوب سرورِ عالم
 اے شہنشاہِ ذکا و دستار سلام

جلوۂ حسن لامکاں ہے تو وجہ تخیلیق دو جہاں ہے تو
 کنت کنزاً کے راز دار سلام

تو نے کلیوں کو دل کشتی بخشی تو نے پھولوں کو تازگی بخشی
 گلشنِ خلد کی بہار سلام

اس میں تخصیص کیا ہے کامل کی تجھ پہ پڑھتے ہیں اے مرِ خوبی
 موج و دریاؤ کہسار سلام

کامل صدیقی

— () —

النَّبِيِّ الْمُرَكِّي رَسُولِ تَابِجِ الْعَرَمَيْنِ نَاهِ طَاهِرِ اللَّهِ

الْمُسْتَعَاتِ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى

۵

سلام اس پر کہ جس نے فیض کے چشمے بہا سے ہیں
سلام اس پر کہ جس نے علم کے موتی لٹائے ہیں

سلام اس پر کہ جس نے نور کی شمع جلائی ہے
سلام اس پر کہ جس نے کفر کی ظلمت مٹائی ہے

سلام اس پر کہ جس نے تاج بخشا بے نواؤں کو
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی دی غلاموں کو

سلام اس پر کہ جس نے ادن مٹی کی صدا پائی
سلام اس پر الم نشرح جس کی شان میں آئی

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں دولت ہے نہ ثروت ہے
سلام اس پر کہ جس کی ذات میں شفیقت، مروت ہے

سلام اس پر کہ جس کے نور کا ہر جسا اجالا ہے
 سلام اس پر کہ جس کا خلق بھی سب سے نرالا ہے

سلام اس پر کہ جس کا جھوٹا قصہ شہانہ ہے
 سلام اس پر جو ہر مظلوم و بیچارے کا چارہ ہے

سلام اس پر لقب ہے رحمت للعالمین جس کا
 سلام اس پر خطب ہے افضل و خیر الامین جس کا

سلام اس پر ضیاء کو فیض سے جس نے نوازا ہے
 سلام اس پر کہ ہر شاہ و گدا پہ جس کا سایا ہے

کریم بخش ضیاء

۵

یا حبیب خدا مالک بحر و بر
یا محمد شہنشاہ جن و بشر

روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

آپ محبوب حق آپ سلطان ہیں
آپ عرش الہی کے مسند نشین!
آپ نوشاہ ایوان حسد بریں!
آپ نطل حسد آپ نور مبین!

اے سراج حرم بدر کے تاجور
یا محمد شہنشاہ جن و بشر

روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

سید المرسلین خاتم الانبیاء
تاجدار دوعالم حبیب خدا
احمد و حامد و مجتبیٰ مصطفیٰ
ہادی بزم کونین خیر الورا!

شاہ کونج مکاں خلق کے راہبر
روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

یا محمد شہنشاہ جن و بشر
روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

یا نبی شافع روز عشر ہیں آپ

مصطفیٰ ساقی حوض کوثر ہیں آپ

عاشق رب ہیں محبوب داور ہیں آپ

انبیاء و رسل سب کے سرور ہیں آپ

تاج معراج ہے آپ کے زیر سر
روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

یا محمد شہنشاہ جن و بشر
روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

دو جہاں میں رسالت ہے عام آپ کی

شان رشد و ہدایت ہے عام آپ کی

بزم امکاں میں رحمت ہے عام آپ کی

عالمیوں کو شفاعت ہے عام آپ کی

مہرباں آپ ہیں ہر گنہگار پر
روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

یا محمد شہنشاہ جن و بشر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

بیکسوں غم زدوں کے سہارا ہیں آپ

دو جہاں میں وسیلہ ہمارا ہیں آپ

بہت معمور میں جلوہ آرا ہیں آپ

لاکھ پردوں میں بھی آشکارا ہیں آپ

آپ آفت رسیدوں کے ہیں چارہ گر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

یا محمد شہنشاہ جن و بشر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

مبتلائے الم ہیں عنلام آپ کے

محو غم ہیں فدائی ممتام آپ کے

سخت آفت میں ہیں تشنگام آپ کے

دل شکستہ ہیں سب خاص و عام آپ کے

لو خدا را عنلاموں کی اپنے خیر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

یا محمد شہنشاہ جن و بشر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

۲۱۰
نامرادوں کی امداد فرمائیے
دوریہ دور بیداد فرمائیے
غم سے امت کو آزاد فرمائیے
غم نصیبوں کے دل تباہ فرمائیے

ہے پیام سکوں آپ کی ہر نظر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
یا محمد شہنشاہ جن و بشر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

سنیے فریاد قوم دل اونگاری کی
دیکھئے بی کسی مسلم زار کی
وقت آخربے گم نبض بیمار کی
لاج رکھئے عنسلامان لاچار کی

لیجئے جان عیسے ہمارے جبر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
یا محمد شہنشاہ جن و بشر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
آپ ارباب حاجت کے ہیں چارہ ساز

مولن بیگیاں آپ بیگس نواز
 آپ سے ملتے ہیں یہ اہل نیک ساز
 جلد بلوایتے سوئے ارض حجاز

کہتے ہیں کس محبت سے شوریدہ سر
 روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
 یا محمد شہنشاہ جن و بشر
 روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

عرض مقبول یہ کاشس سرکار ہو
 حاضر ہی پھر مدینہ کی اک بار ہو
 پھر مجھے آستانہ کا دیدار ہو
 سامنے سبز گنبد ہو دربار ہو!

پھر ضیاء میں کہوں جالیساں چوم کر
 روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
 یا محمد شہنشاہ جن و بشر
 روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

ضیاء القادری

()

○

سلام اے کالی کھلی والے، سلام اے آمنہ کے پیارے
سلام اے نازشِ دو عالم، سلام اے رہنما ہمارے

سلام اے آفتابِ شرب، سلام اے تاجدارِ بطحا
سلام اے بیکسوں کے مولسِ غریبِ نادار کے سہارے

سلام اے خاتمِ نبوت سلام سرِ چشمہٴ اخوت
سلام اے خاورِ مروت سلام کون و مکاں کے پیارے

زباں تیری کتابِ ناطق، کلام تیرا پیامِ خالق
کیا تجھے گر خدا نے صادق زمانہ تج کو امیں پکارے

ترا تکلمِ حدیثِ ایماں، ترا تبسمِ سرورِ عرفاں
ترے تجل نے چشمِ آدم میں عفتوں کے چمنِ اجماعے

دلوں کو پر نور کرنے والے نگاہ کو طور کرنے والے
ترے سوا کس کی شان ہر یہ کہ چاند کے ہو گئے دوپا سے

خدا نے خود تیری شان میں ہے صحیفہ قرآن کا اتارا
پیام اسلام دے کے تو نے حیات کے قافلے سنولے

سلام صہبائی کا بھی مولا قبول ہوا زہرِ جلال طفت
ادھر بھی رحمت کی بھیک آقا کہ بیٹھا جھولی کو ہوں پسائے

لیاقت صہبائی

————— () —————

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

هَذَا يَنْبَأُ رَسُولُ جَدِّ الطَّيِّبِينَ الْحَسَنِ وَ

○

السلام السلام اے حبیبِ خدا
السلام السلام اے شفیعِ الورا

نورِ حقِ ظلِ ربِّ العلاءِ السلام
شاہِ دینِ سرورِ و سراسرِ السلام
تا جدارِ تمامِ انبیاءِ السلام
رہنمایانِ عالمِ کے اے رہنما
السلام السلام اے حبیبِ خدا

السلام اے شہنشاہِ کون و مکان
السلام اے سکونِ دلِ عاشقان
السلام السلام اے حبیبِ خدا
السلام اے بنائے زمین و زمان
بیکسوں بے بہاروں کے حاجت روا

حق کے پیارے پیغمبرِ سلام و علیک
شافعِ روزِ محشرِ سلام و علیک
السلام السلام اے حبیبِ خدا
ساقیِ آبِ کوثرِ سلام و علیک
شاہِ دنیا و دینِ سیدِ الاصفیا

شاہ والا حسب شاہ اعلیٰ نسب
 رب کو محبوب تم تم کو محبوب رب
 ماہر علم کو نین امی لحتب
 تم خدا کے پوتے اور تمہارا خدا
 السلام السلام اے حبیب خدا

زلت شبکوں سے والیل لپیٹی ہوئی
 اور آنکھوں میں مازاغ کی روشنی
 روئے تاباں پتویر والفجر کی
 تاج انا فتحہ سے سے سجا
 السلام السلام اے حبیب خدا

شکل کعبہ میں بدلی فضا دہر کی
 فرش تو فرش ہے عرش کی سیر کی
 شمر مٹا کر بنا ڈال دی تیر کی
 دونوں عالم میں ڈنکا تمہارا بجا
 السلام السلام اے حبیب خدا

چاہ میں جو مہتاری گرفتار ہیں
 یا سجا بھی ہوں گے جو بیمار ہیں
 دوران سے زلنے کے افکار ہیں
 بادشاہوں سے بہتر تمہارے گدا
 السلام السلام اے حبیب خدا

جان کو اب بچائیں کہ ایمان کو
لاگ ہے کشتی دین سے طوفان کو
اپنی اپنی پڑھی ہے ہر انسان کو
غرق ہونے سے اس کو بچا لو شہا
السلام السلام اے حبیب خدا

اس قدر تم خدا کے دلائے ہوئے
ہے منطفہ بھی دامن لپکائے ہوئے
وہ خدا کے ہوئے جو تمہارے ہوئے
بھیک جلوؤں کی ہو جاتے اس کو عطا
السلام السلام اے حبیب خدا

منطفہ وارثی

— (.) —

الْحُسَيْنِ دَاعٍ مُطَهَّرٍ اللَّهُ آمْسْتَغَاثُ
إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَبِيُّ

۵

سلام اے احمد مرسل سلام اے فضل یزدانی
سلام اے سرور کونین و عزیزہ و جاہ انسانی

ہوں لاکھوں رحمتیں، فخر الرسل تیری بڑی شان پر
سلام اے زندگی کی روح اے انوارِ تابانی

یقین کے صورت سے تم نے کیا بیدار دنیا کو
سلام اے ماہِ کامل بدرِ عالم نورِ ربّانی

حبیبِ کبریٰ نورِ الہدیٰ پیغمبرِ عظیم
سلام اے عظمتِ شمسِ الضحیٰ محبوبِ رحمانی

بلا مجھ کو دیارِ خویش میں اے فخرِ دو عالم
سلام اے امتی و عالمِ سلام اے خلیلِ سبحانی

سابع منظری

O

سلام اس پر نہیں ہمسر کوئی جس کا رسولوں میں
 نہ ایسا چاند گردوں پر نہ ایسا پھول پھولوں میں
 سلام اس پر سنوارا جس نے آکر زلف گنتی کو
 کیا شاداب جس کے فیض نے ہر دل کی کھیتی کو
 سلام اس پر سُنائی زندگی کی راگنی جس نے
 عطا کی ظلمت آباد جہاں کو روشنی جس نے
 سلام اس پر دیا جس نے سہارا آدمیت کو
 بنائے حریت ڈالی ابھارا آدمیت کو
 سلام اس پر جو دنیا میں محبت کا نمونہ تھا
 رواداری کا حامل تھا شرافت کا نمونہ تھا
 سلام اس پر دکھایا حق کا ہم کو راستہ جس نے
 کیا مخلوق کا خالق سے پیدا واسطہ جس نے
 سلام اس پر درود اس پر سلام اس پر درود اس پر
 جو آیا تھا جہاں میں رحمت للعالمین بن کر

منظور احمد منظور

(۰)

○

سلام اے ساتی کونین و نور عصمت محشر
 سلام اے مقصد ایمان سلام اے مرضی داور
 سلام اے عالم علم لدنی، امی دوراں
 سلام اے انبیائے سلف کے مخزن و مصلد
 سلام اے رحمت مطلق کے حاصل رمز بے پایاں
 سلام اے افضل ذیادیں مقصود ہر رہبر
 سلام اے کاشف اسرار زیند محب صادق
 جو کچھ شاعر سمجھتا ہے تم اس سے بھی ہو بالاتر
 بنائے دو جہاں جس وقت آنی ذہن قدرت میں
 تمہارے نام نامی کی شعاعیں تھیں کرم گستر
 بہت بیتاب ہے بے کیف ہے دنیا کا نظارہ
 ذرا پھراک جھلک دکھلائیے اے شافع محشر
 کرم محمود پیراے شاہ شاہاں اور کب ہوگا
 ترپنے کی بھی طاقت اب نہیں رکھتا دل مفطر

محمود قریشی

O

مخزن یمن وسعدت آپ پر لاکھوں سلام
 اے گنہگاروں کی دولت آپ پر لاکھوں سلام
 آپ جس ذرے کو ٹھوکریں سلیماں بخت ہو
 آپ ہیں آئین قدرت آپ پر لاکھوں سلام
 حق تو یہ ہے بیجنا ہے حشالوق کون و مکاں
 اے شہنشاہ رسالت آپ پر لاکھوں سلام
 کفر کی ظلمت سمٹ کر نور وحدت ہو گئی
 روح بخش بزم حسرت آپ پر لاکھوں سلام
 آپ سے پہلے یہ انسانوں کی دنیا ہی نہ تھی
 منزل ہستی کی عظمت آپ پر لاکھوں سلام
 آپ کے حسین وزہرا پر درود بے حساب
 آیتہ دار حقیقت آپ پر لاکھوں سلام
 منظر بیستاب کو اچھی طرح معلوم ہے
 آپ کی گلیاں ہیں جنت آپ پر لاکھوں سلام

محمد حبیب اللہ منظر

(۰)

○

سلام ان پر کہ جن کی ذات پر تران ہوا نازل
سلام ان پر فرشتے رفعتوں کے جن کی تھے قاتل

سلام ان پر ہے جن کا نام کلمہ میں اذانوں میں
سلام ان پر خدا خود بھی ہے جن کے قدر دانوں میں

سلام ان پر لقب ہے رحمت العالمین جن کا
سلام ان پر پسند حق ہوا دین و مہربان جن کا

سلام ان پر کہ اُمّی کہتی ہے جن کو سبھی دنیا
سلام ان پر جنہوں نے ہم کو علم معرفت بخشا

سلام ان پر جنہوں نے گمراہوں کو کر دیا ہادی
سلام ان پر مسیحائی جنہوں نے مردوں کو بخشی

سلام ان پر جنہوں نے چاند کے دو ٹکڑے کر ڈالے
 سلام ان پر بنے جو چاند اور سب انبیا ہالے

سلام ان پر سنا نعمتہ جنہوں نے اُدنِ منیٰ کا
 سلام ان پر دیا مژدہ جنہوں نے فقرِ فخریٰ کا

سلام ان پر شفاعت کا جو سہرا سکر باندھیں گے
 سلام ان پر مسلمانوں کو جو کوثر پلائیں گے!

سلام ان پر جو پتھر پیٹ سے کتے تھے فاتحوں میں
 سلام ان پر جو امت کے لئے روتے تھے غاروں میں

سلام ان پر جنہوں نے فقر میں بھی دولتیں بخشیں
 سلام ان پر جنہوں نے اک نظر میں عظمتیں بخشیں

سلام ان پر عطا کرتے تھے جو دولت بھکاری کو
سلام ان پر جو اکثر جاتے تھے تیمار داری کو

سلام ان پر محمد مصطفیٰ سب جن کو کہتے ہیں
سلام ان پر کہ جن کی یاد سے دلشاد رہتے ہیں

سلام ان پر جنہیں کہتی تھیں بی بی فاطمہ زہرا بابا
سلام ان پر شہید کربلا کے جو کہ تھے نانا

سلام ان پر ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ کے
سلام ان پر جو تھے غمخوار اصحابِ مطہر کے

الہ العالمین صدقہ تھے ان سب سلاموں کا
منظفہ کو بھی دیوانہ بنا دے نیک کاموں کا

منظفہ وارثی

○

سلام اس پر لقب ہے رحمتہ للعالمین جس کا
سلام اس پر کہ منصب ہے شفیع المذنبین جس کا

سلام اس پر جسے حاصل ہے شاہی دو جہانوں کی
سلام اس پر کہ زینت ہے زمینوں آسمانوں کی

سلام اس پر کہیں جن و بشر فخر رسل جس کو!
سلام اس پر لکھیں لوح و قلم مولاے کل جس کو!

سلام اس پر کہ جو ناموس فطرت کا سہارا ہے
سلام اس پر کہ جو حشلاق عالم کا پیارا ہے

سلام اس پر کہ وہی جس نے ہمیں قرآن کی مشعل
سلام اس پر کہ جس کا نور ہے عرفان کی مشعل

سلام اس پر اٹھایا جس نے انسانوں کو پستی سے
سلام اس پر جسے تھی آگہی اسرارِ ہستی سے

سلام اس پر ویا درسِ محبت جس نے انسان کو
سلام اس پر بنایا جس نے گلشنِ دشتِ ویراں کو

سلام اس پر کہ رشتہ حق سے جوڑا جس نے بندوں کا
سلام اس پر کہ جس نے فخر توڑا خود پسندوں کا

سلام اس پر زمانے کو ابد تک ناز ہے جس پر
سلام اس پر کہ جس کا عشق ہے کوئین کا رہبر

سلام اس پر کہ جس کا مدح خواں منظور ہے عالم!
سلام اس پر کہ جس کے نور سے مہمور ہے عالم!

منظور حسین منظور

O

سلام اس پر جسے بعد از حُند اسب پر بڑائی ہے
 سلام اس پر کہ جس کی عرشِ عظیم پر سائی ہے
 سلام اس پر کہ جس نے عاجزوں کی دستگیری کی
 سلام اس پر کہ دو عالم کی شاہی میں فقیری کی
 سلام اس پر کہ جس نے اپنے بیگانوں کا غم کھایا
 سلام اس پر کہ جس نے رحمتِ عالم لقب پایا
 سلام اس پر کہ دنیا میں نہی جس نے بنا ڈالی
 سلام اس پر جو بیواؤں سیتیموں کا ہوا والی
 سلام اس پر کہ دل میں دشمنوں کے گھر کیا جس نے
 سلام اس پر کہ رنگِ نقشِ وفا میں بھر دیا جس نے
 سلام اس پر کہ جس نے شیطنیت کو دم میں لرزایا
 سلام اس پر کہ جس نے ہر طلسمِ کفر کو ڈھایا
 سلام اس پر کہ ظالم طاقتوں کو سر کیا جس نے
 سلام اس پر کہ بدخواہوں کو نیسرہ سر کیا جس نے

سلام اس پر کہ جس کی ذات وجہ خلق عالم ہے
 سلام اس پر کہ جس کا نام نامی اسمِ عظیم ہے
 سلام اس پر نبوتِ ختم کی آمد نے جس پر
 سلام اس پر نہیں ہے جس سے بڑھ کر کوئی بھی رہبر
 سلام اس پر کہ جس کے سر بندھا سہرا شفاعت کا
 سلام اس پر ٹھکانا کچھ نہیں ہے جس کی عظمت کا
 شگفتہ ہیں جگر میں لالہ صورت داغِ حسرت کے
 سلامی کاش! اب نیچین ہو روضہ پہ حضرت کے

حمد حسین نیچین

(۰)

مُخْتَارٌ مُّرْتَضَى إِمَامٌ رَّسُولٌ مَّقْتَدَى

الْأُمَّةِ الْمُتَقَدِّمِينَ مَا دِمُّبَيْنِ اللّٰهِ ط

○

سلام اے کہ تو شاہ کون و مکاں ہے
سلام اے کہ تو ہی رسول جہاں ہے

میں قربان اے تاجدارِ نبوت
تجھی سے ملی روح کو تسکینِ ساقی
دیا تو نے مسلم کو درسِ اخوت
ترے دم سے قائم ہے آئینِ ساقی
دلوں نے شفا پائی تجھ سے ہی ساقی
لسیم جہاں آئی تجھ سے ہی ساقی

سلام اے کہ تو نے کدورت مٹا دی
سلام اے کہ تو نے محبت سکھا دی

پگھلتا تھا نبیوں میں نورِ محمد
جہاں آدمیت نے معراج پائی
تھی نبیوں کی بعثت ظہورِ محمد
جہاں کھا گئی غشِ خدا کی خدائی
جہاں معرفت کے کھلے راز سائے
جہاں موحیت رہیں اب تک تارے

سلام اے حیاتِ النسبی جانِ اطہر
سلام اے حبیبِ خدا شافعِ محشر

دلوں کو خدا سے ملا دینے والے
غریبوں کو کھانا کھلا دینے والے
غم نوع انساں میں آہ بھرنے والے
جناؤں کے بدلے وفا کرنے والے
نگاہوں سے روحوں کو گرما دینے والے
مگر لاشی بعد می فرمانے والے

سلام اے ضعیفوں کے کام آنے والے

سلام ابر رحمت کے برسانے والے

تری سادگی پہ میں متربان جاؤں
تو ہی میرا مولا تو ہی میرا آقا
نہ کیوں تجھ پہ آحسں میں ایمان لاؤں
تو ہی مرکز حسن الفت کا دانا
نہ دنیا نہ دنیا کی دولت کا ڈالہے
سیاست کی بیچیدگی سے حذر نہ ہے

سلام اے زمانے کے معصوم مرسل

نظر کن نظر کن پیسا سا ہے ہر دل

محمد یوسف مطیع

(۰)

○

اے محمد مصطفیٰ تجھ پر سلام
 احمد خیر الوریٰ تجھ پر سلام

اے حبیب کبریٰ تجھ پر سلام
 افتخار انبیاء تجھ پر سلام

باعث تکوین عالم ہیں حضور
 اے خدا کے مدعا تجھ پر سلام

تو نے دی ہم کو شریعت لازوال
 دین حق کے رہنما تجھ پر سلام

آخری پیمانہ حق و تیرا پاک
 تجھ پہ ہی نازل ہوا تجھ پر سلام

کاشفِ اسرارِ ربانی ہے تو
اے حقیقت آشنا تجھ پر سلام

ہیں شبیلِ انبیاء تیرے عن سلام
بکھ کو یہ منصب ملا تجھ پر سلام

لاجرم تو رحمتِ للعالمین
مونسِ خلقِ خدا تجھ پر سلام

تو علی و جبر البصیرت بے نظیر
مخزنِ جود و سخا تجھ پر سلام

تو نے روشن کر دیئے دونوں جہاں
مشعلِ نور و ضیاء تجھ پر سلام

اسوہ کامل فقط ترا وجود
کون تجھ سادوسرا تجھ پر سلام

کفر کے لشکر کو اے بطلِ جلیل
تو نے پسا کر دیا تجھ پر سلام

موجب صد برکت و رحمت ہے تو
پیکرِ ہر و ونا تجھ پر سلام

مانتے ہیں تجھ کو افضل بایقتیں
تا جدارِ انبیاء تجھ پر سلام

آرزوئے شاد ہے آفتابِ ہی
جان ہو تجھ پر وندا تجھ پر سلام

محمد ابراہیم شاد

(۰)

سلام ان پر دو عالم کا جنہیں سزا کہتے ہیں سلام ان پر کہ جن کو سید ابرار کہتے ہیں
 سلام ان پر کہ جن کو محرم اسرار کہتے ہیں سلام ان پر یتیموں کا جنہیں غمخوار کہتے ہیں
 سلام ان پر کہ جن کو احمد مختار کہتے ہیں

سلام ان پر گنہگار کی جو بخشش کرا میں گے سلام ان پر ہمیں فردوس میں جو لیکے جائیں گے
 سلام ان پر جو ہم کو نار و دوزخ سے بچائیں گے سلام ان پر مئے کوثر جو ہم سب کو پلائیں گے
 سلام ان پر کہ جن کو احمد مختار کہتے ہیں

سلام ان پر کہ جن کو عرش پر خالق نے بلوایا سلام ان پر کہ راز ہر دو عالم جن کو بتلایا
 سلام ان پر حبیب اللہ حق نے جن کو فرمایا سلام ان پر کہ جن کا جسم نورانی تھا بے سایہ
 سلام ان پر کہ جن کو احمد مختار کہتے ہیں

سلام ان پر جو اقرآن جن پر عرش سے نازل سلام ان پر صحیفے ہو گئے جن سے سبب باطل
 سلام ان پر کہ ہفت افلاک انکی جلوہ منزل سلام ان پر جو ہیں فخر دو عالم ہادی مرسل
 سلام ان پر کہ جن کو احمد مختار کہتے ہیں

سلام ان پر جنہوں نے شافع مختار لقب پایا سلام ان پر جنہوں نے دہریں اکٹھے پھیلایا
 سلام ان پر جنہوں نے چاند کو دو ٹکڑے فرمایا سلام ان پر پٹ دی کفر کی اک آن میں کایا
 سلام ان پر کہ جن کو احمد مختار کہتے ہیں

محمد یونس سرور ()

○

رسول برحق فتبول یزداں درود تم پر سلام تم پر
سری آرائے ہر دم عرفاں درود تم پر سلام تم پر

ہر اک نبی کے تم ہی ہو وارث ہر اک ولی کے تم ہی مولا
تم ہی ہو محبوب خاص یزداں درود تم پر سلام تم پر

تمہاری بو بے ہر اک محسن میں تمہاری صنوبے ہر انجن میں
تم ہی ہو ظاہر تم ہی ہو پینہاں درود تم پر سلام تم پر

یہی تمنا ہے روز محشر تم سے چھوٹے تمہارا محشر
ہو اس کا ہاتھ اور تمہارا دامن درود تم پر سلام تم پر

محشر سوہانی

(۰)

۵

سلام اے تاجدارِ دین و دنیا نفلِ سبحانی
 سلام اے کامگارِ رزمِ ہستی، سرسلطانی
 سلام اے دین و دنیا کی حقیقت جاننے والے
 سلام اے نیک و بد کے راز کو پہچاننے والے
 سلام اے حنِ فطرت کا تماشا دیکھنے والے
 سلام اے شاہدِ اکبر کا جلوہ دیکھنے والے
 کیا ہے آدمِ خاکی کو رفعتِ آشنا تو نے
 دیا ہے امتِ مرحوم کو جسامِ بقا تو نے
 سہارا ہے ترے دم سے غیبوں کو امیروں کو
 پیارا نام ہے تیرا محبت کے امیروں کو
 ہماری کشتیِ عمر رواں کا ناخدا تو ہے
 خدا کے بعد اے شاہِ عرب اپنا خدا تو ہے
 تیری تدبیر سے تفسیرِ بن جاتی ہے انساں کی
 ترے ہی علم سے ہے شانِ قائمِ علم عرفاں کی

تری تعریف میں رطب للسان سارا زمانہ ہے
 محمد نام بوسہ ہائے الفت کا بہانہ ہے
 مرے ظلمتکدرہ میں آکر اس میں بھی اجالا ہو
 مرے شمع تمنا، آکر میرا بول بالا ہو
 پچلے ناخدا عمر رواں کی ڈوبتی کشتی
 یہ طوفانِ حوادث ڈگمگاتی ہے مری کشتی
 جیسے سانی تری چوکھٹ پہ رفعت آشنائی ہے
 مجھے تو مل گیا تو مل گئی ساری خدائی ہے
 سلام اے ساجد و مسجود کے محبوب سبحانی
 سلام اے حسن کامل جس کی سب دنیا ہے دیوانی

محمد نعمان ساجد

(۰)

الْمُسْتَعَاذُ إِلَىٰ حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَىٰ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سلام اس پر کہ جس نے بیسکسوں کی دستگیری کی
 سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے
 سلام اس پر کہ جس نے زحمت کھا کر مچھول برسائے

سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قابضیں دیں
 سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

سلام اس پر کہ دشمن کو حیساتِ جاوداں دیدی
 سلام اس پر ابوسفیان کو جس نے اماں دیدی

سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے سائے صحائف میں
 سلام اس پر ہوا مجروح جو بازارِ طائف میں

سلام اس پر وطن کے لوگ جس کو تنگ کرتے تھے
سلام اس پر کہ گھر والے بھی جس سے جنگ کرتے تھے

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوزیا جس کا بچھونا سکتا

سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھا ٹھاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا

سلام اس پر جو امت کے لئے راتوں کو روتا تھا
سلام اس پر جو سرش خاک پر جاڑے میں سوتا تھا

سلام اس پر کہ جس کی سادگی درس بصیرت ہے
سلام اس پر کہ جس کی ذات فخر آدمیت ہے

سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی
سلام اس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے امیروں کی

سلام اس پر کہ تھا الفقیر فخری جس کا سر مایا
سلام اس پر کہ جس کے جسم اظہر کانہ تھا سایا

سلام اس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھرے ہیں
سلام اس پر بروں کو جس نے فرمایا کہ میرے ہیں

سلام اس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہی دی
سلام اس پر کہ جس کی سنگپاروں نے گواہی دی

سلام اس پر کہ جس نے چاند کو دو ٹکڑے فرمایا
سلام اس پر کہ جس کے حکم سے سورج پلٹ آیا

سلام اس پر فضا جس نے زمانہ کی بدل ڈالی
سلام اس پر کہ جس نے کفر کی قوت کچل ڈالی

سلام اس پر شکستیں جس نے دیں باطل کی فوجوں کو
سلام اس پر کہ ساکن کر دیا طوفاں کی موجوں کو

سلام اس پر کہ جس نے کافروں کے زور کو توڑا
سلام اس پر کہ جس نے پنجہ بیداد کو موڑا

سلام اس پر سرِ شاہنشاہی جس نے جھکایا تھا
سلام اس پر کہ جس نے کفر کو نیچا دکھایا تھا

سلام اس پر کہ جس نے زندگی کا راز سمجھایا
سلام اس پر کہ جو خود بدر کے میدان میں آیا

سلام اس پر بھلا سکتے ہیں جس کا کبھی احساں
سلام اس پر مسلمانوں کو دی تلوار اور قرآن

سلام اس پر کہ جس کا نام لے کر اس کے شیدائی
الٹ دیتے ہیں تختِ قیصریت، اوج دارائی

سلام اس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سرفروشی کے فسانے میں

سلام اس پر کہ جس کے نام کی عظمت پہ کٹ مرنا
مسلمان کا یہی ایمان، یہی مقصد، یہی شیوا

سلام اس ذات پر جس کے پریشیاں حال دیوانے
سنا سکتے ہیں اب بھی حسالذو حیدر کے افسانے

ماہر القادری (۰) —————

تجھ پر کرم خدا کا۔ لے جا سلام لے جا
سن لے حضور مولیٰ لے جا سلام لے جا

عرض نیاز شیدا لے جا سلام لے جا
لے جا سلام میرا لے جا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

پر اضطراب دل کو سمجھا بھجارا ہوں
اپنی عقیدتوں کی ڈالی سجا رہا ہوں

لے خوش نصیب بندے تجھ کو سنا رہا ہوں
اک دل کی ہے تمنا لیجا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

جب باریاب ہو تو اس حنتی فضا میں
دیکھے جو نور پاشی ہوتی ہوتی ہو میں

کچھ ناز بندگی کا شامل کرالجا میں
ایمان کا تقاضا لے جا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

ناز بجائے تجھ کو طالع کی یاوری پر
تا بید حق کا سایہ ہو تیری رہبری پر

بہر خدا یہ احساں کر میری میکسی پر
تا بارگاہِ اعلیٰ لے جا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

اچھے قرآن اچھے آثار میں چلا ہے
خلوت گہر رسولِ مختار میں چلا ہے

سلطانِ دو جہاں کے دربار میں چلا ہے
اک بینوا گدا کا لے جا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

فرقت میں لبک پہیم نالے نکل رہے ہیں آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے ابل رہے ہیں
سینے میں میرے لاکھوں رباں محل رہے ہیں ہر آرزو ہے گویا لے جا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

کہنا غلام، مولیٰ ہیں سب غریب بیکس ہے وہ مرض کہ جس سے خود ہیں طہیب بیکس
مجبور دل شکستہ حسرت نصیب، بیکس یہ رحم فرما لے جا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

ہم دوش عرض مطلب کچھ اشکباریاں ہیں یا بیقرار دل کی کچھ بیقراریاں ہیں
پوشیدہ جن کے اندر سوخا کساریاں ہیں ہے عرض دست بستہ لیجا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

مولیٰ کے آستان پر جس وقت ہو سلامی وقتِ سجود ہو کر ہو اس طرح پیامی
بندہ حضور کل ہے آخر غریب نامی یہ بندگی کا دعویٰ لے جا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

ایم۔ ایچ۔ نامی

— — — — —

○

السلام اے سید ہر دوسرا
 السلام اے شافع روز جزا
 السلام اے مخزنِ لطف و عطا
 السلام اے منبعِ حلم و حیا
 السلام اے ہادیِ راہِ ہدیٰ
 السلام اے معدنِ جود و سخا
 السلام اے سرور و آقا کے ما
 السلام اے ماوالے و ملجا کے ما
 السلام اے ہادیِ شرعِ مستبیس
 السلام اے رحمتِ حقِ بر زمین
 السلام اے پادشاہِ انس و جاں
 السلام اے مولنسِ خستہ دلاں
 السلام اے مایہ بے مائیگاں
 السلام اے چارۂ بے چارگاں

السلام اے سید کون و مکاں
 السلام اے بادشاہِ دو جہاں
 السلام اے واقفِ اسرارِ حق
 السلام اے مطلعِ انوارِ حق
 السلام اے دستگیرِ بے کساں
 السلام اے چارہ سازِ بے بساں
 حالِ زارِ مُسلم خستہ بسیں
 یا محمد رحمتِ للعالمین

محمد کرم الہی

————— (۰) —————

هَذَا نَزَّارٌ سُوْلٌ مَّقْدِيٌّ مِّنَ الضَّلَالَةِ مَقْدِيٌّ

مُقَطِّعٌ اللّٰهِ الْمُسْتَوَاتِ إِلَى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالَى

۵

سلام اے مصطفیٰ محبوبِ رحمن یا رسول اللہ
 سلام اے محبتی محبوبِ یزداں یا رسول اللہ

سلام اے مطلعِ انوارِ سبحاں یا رسول اللہ
 سلام اے منبعِ انہارِ احساں یا رسول اللہ

سلام اے تاجدارِ بزمِ امکاں یا رسول اللہ
 سلام اے شہرِ یارِ ملکِ عرفاں یا رسول اللہ

سلام اے نو بہارِ باغِ رضواں یا رسول اللہ
 سلام اے گلخندارِ بزمِ خوباں یا رسول اللہ

سلام اے سرورِ شاہِ رسولاں یا رسول اللہ
 سلام اے رہبرِ و ہادیِ دوراں یا رسول اللہ

سلام اے یا اور محتاج و سلطان یا رسول اللہ
 سلام اے گوہر تاج سلیمان یا رسول اللہ

سلام اے چارہ سازِ دلفگاراں یا رسول اللہ
 سلام اے جاں نوازِ خستہ جاناں یا رسول اللہ

سلام اے کار سازِ درد منداں یا رسول اللہ
 سلام اے سرفرازِ عرشِ یزداں یا رسول اللہ

سلام اے قبلہٴ دل کعبہ جاں یا رسول اللہ
 سلام اے روحِ ملت جانِ ایماں یا رسول اللہ

سلام اے کاشفِ اسرارِ پہناں یا رسول اللہ
 سلام اے واقفِ آیاتِ قرآں یا رسول اللہ

سلام اے شہسوار ارض فاراں یا رسول اللہ
 سلام اے رازدار علم و ایقان یا رسول اللہ

سلام اے شافع ہرحین و انساں یا رسول اللہ
 سلام اے دافع ہرنج و حسریاں یا رسول اللہ

سلام اے صدر بزم حور و علماں یا رسول اللہ
 سلام اے خسرو فردوس الیواں یا رسول اللہ

سلام اے رہنمائی اہل طغیاں یا رسول اللہ
 سلام اے مقتدائے حبیش پاکاں یا رسول اللہ

سلام اے شاہ دیں سلطان خوباں یا رسول اللہ
 سلام اے ظہیر رب نورنمایاں یا رسول اللہ

سلام اے نور بخش ماہ کنگناں یا رسول اللہ
 سلام اے مہر رختاں ماہ تاباں یا رسول اللہ

سلام اے خاتمِ دویرِ رسولان یا رسول اللہ
 سلام اے قاسمِ جنتِ بداماں یا رسول اللہ

سلام اے دستگیرِ بے نوا یاں یا رسول اللہ
 سلام اے مولنسِ جلدِ گدایاں یا رسول اللہ

سلام اے پردہ پوشِ اہل عصیاں یا رسول اللہ
 سلام اے خمیرِ خواہِ ہر مسلمان یا رسول اللہ

ہے مشتاقِ سلامی روزِ دشبِ شامِ اتمامِ امت
 سلام شوق کی دنیا ہے خواہاں یا رسول اللہ

سلام اپنے غلامانِ شکستہ حال کا سینے
نگاہِ مہر ہو سوئے غریباں یا رسول اللہ

سلامی کے لئے لاکھوں فدائی درپہ حاضر ہیں
کروڑوں کو سلامی کا ہے ارماں یا رسول اللہ

سلام اول درپہ نور پر حضار کا سینے
کہ ہیں سرکارِ والا کے وہ مہماں یا رسول اللہ

در اقدس پہ ہے جن کو سلامی کا شرف حاصل
ہیں اپنی خوش نصیبی پر وہ نازاں یا رسول اللہ

طوائف گنبدِ حضرات سے جو محروم ہیں اب تک
وہ ہیں سرکارِ پر سو جاں سے قرباں یا رسول اللہ

کرم کے مستحق ہیں دور افتادہ وندانی بھی
کہ ہیں مدت سے وقفِ درد و سحران یا رسول اللہ

تصدق اپنی شانِ رحمتِ للعلمیٰ کا!
ہو مجبوروں پہ بھی لطف فراواں یا رسول اللہ

مدینہ میں طلب فرمائیے ان خستہ جانوں کو
جنہیں ہے آستیاں بوسی کا ارماں یا رسول اللہ

شاہ عبدالسلام

(۰)

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

حَبِيبِنَا رَسُولِ مَهْدِي الْأُمَّةِ وَرَسُولِ صَفِيِّ

۵

نبی مکرم سلام علیکم
 جیب دو عالم سلام علیکم
 رسول معظم سلام علیکم
 صلواتہ مجتہم سلام علیکم
 محمد محمد محمد
 سلام علیک سلام علیک

فصح اللسان سلام علیکم
 یلیح الجنتان سلام علیکم
 صیح البیان سلام علیکم
 میح الزمان سلام علیکم
 محمد محمد محمد
 سلام علیک سلام علیک

ضیائے دو عالم سلام علیکم
 بین حال زارم سلام علیکم
 تمتاتے جانم سلام علیکم
 توی غمگارم سلام علیکم
 محمد محمد محمد
 سلام علیک سلام علیک

رُوفٌ رَحِيمٌ وَجَبِيهٌ شَكِيهٌ
سراجٌ مُنِيرٌ وَخَدَّالِاسِيهٌ
وَطَرْفٌ الْكَيْلِ وَجَبِيهٌ حَمِيهٌ
شَفِيْعٌ رَشِيْعٌ وَتَشِيْعٌ جَلِيْلٌ

مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ

سَلَامٌ عَلَيْكَ سَلَامٌ عَلَيْكَ

تمہاری حکومت ہے ارض و سما پر
تمہارا تسلط ہے صبح و عشا پر
تمہارا ہی احساں ہے خلق خدا پر
تمہارا کرم ہے ہر اک بے نوا پر

مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ

سَلَامٌ عَلَيْكَ سَلَامٌ عَلَيْكَ

ہو ادوست بھی ہائے دشمن ہمارا
یہ بربادی امت کی ہے کیا گوارا
ہم اجر ٹے ہیں ایسے کہ گھر بے نہ دوارہ
ترحم ترحم خدا را خدا را

مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ

سَلَامٌ عَلَيْكَ سَلَامٌ عَلَيْكَ

پہلیں ہر طرف مفسدانہ ہوا میں
 اٹھیں چار سو مفسدانہ گھٹائیں
 مسلمان ہیں اور مرتدانہ بلائیں
 کہاں نام لیوا تمہارے یہ جائیں
 محمد محمد محمد محمد
 سلام علیک سلام علیک

یہ اصنافِ نازک یہ بارِ مصیبت
 کہ ہے بے زبانوں کی ناگفتہ حالت
 خواتینِ احرار اور قیدیہ ذلت
 کرم کیجئے بہر خاتونِ جنت
 محمد محمد محمد محمد
 سلام علیک سلام علیک

یہ ٹکڑے جسگر کے نہ ہیں دل کے پیارے
 جدا ہو گئے آہ آنکھوں کے تارے
 سر کر بلا پھر ہیں خواتینِ نطائے
 یہ بے بس ہیں بس آپ ہی کے ہمارے
 محمد محمد محمد محمد
 سلام علیک سلام علیک

بھری ایسی قسمت پھر ہے زمانہ
ہوا آج بیگانہ ہر اک بیگانہ

بنا ہر جگہ دل فلک کا نشانہ
مدینہ ہے بس مرغِ جاں کا ٹھکانہ

محمد محمد محمد

سلام علیک سلام علیک

گدایم چہ گویم تمنا تے مسکیں
شہا کی نظرِ جلوۂ روتے رنگیں

نثارم بہ القاب ظہر و یسین
فدایم بہ ایماں و دین یا شہدین

محمد محمد محمد

سلام علیک سلام علیک

یہ عاجز نہیں جاہ و دولت کا طالب
نہ حوروں سے مطلب نہ جنت کا طالب

نہ منصب نہ عظمت نہ رفعت کا طالب
تمہیں چاہتا ہے محبت کا طالب

محمد محمد محمد

سلام علیک سلام علیک

(۱) محمد یاسین علی عاجز

○

اے شہ عرش نشین صاحب معراج سلام
 جاں نثاروں کا سینہ اپنے حضور آج سلام
 ام ہانی نام کاں قبلہ مقصود ہے آج
 رونق خلد و جناں کعبہ میں موجود ہے آج
 رات کی تیرگی اس رات سے نابود ہے آج
 لب پہ ہر ذرہ کے نغمہ مسعود ہے آج

اے شہ عرش نشین صاحب معراج سلام
 جاں نثاروں کا سینہ اپنے حضور آج سلام
 ہیں جو واقف ادب اہل صفا سے جبریل
 آج آئے ہیں نئی شان واداسے جبریل
 سر کوٹتے ہیں نبی کے کف پائے سے جبریل
 عرض کرتے ہیں یہ محبوب خدا سے جبریل

آپ کو آپ کے اشد نے بھیجا ہے سلام
 آپ پر رب کی طرف سے شب ابراہیم سلام
 اے میں قرباں ہی یہ فرمان خداوند درود
 آئیے ختم رسل سوسے مقام محمود
 ہے سواری کو براق اے شہ لطفجا موجود
 کہتے ہیں حور و ملک آج یہ پڑھ پڑھ کے درود

خسر خلد مکین صاحب معراج سلام
 سینے حوروں کا فرشتوں کا حضور آج سلام

انبیا مسجدِ قصیٰ میں تھے موجود تمام
 جلوه افروز ہوئے آ کے شہنشاہِ انام
 بولے جبریل بنیں آپ سولوں کے امام
 غل جاعت سے اٹھا بعد نماز اور سلام
 السلام اے شہ دین عرش کے جانوالے
 تاج معراج کا اللہ سے پانے والے

تا حد عرش براق آپ کو لے کر پہنچا
 آگیا چند قدم چل کے مستام سدرہ
 بولے جبریل کہ اے راہرواوجِ دنی
 اور آگے بچد میں نہیں اب جاسکتا
 لیجئے تاجِ جوہر عرشِ علامیرا سلام
 ہو مبارک شرفِ قرب خداوندِ سلام

داخلِ خلوتِ قوسینِ شہنشاہ ہوئے
 یک بیک دور حجابات سر راہ ہوئے
 مرحمت آپ کو لاکھوں شرف و جاہ ہوئے
 دیکھا اللہ کو ہر راز سے آگاہ ہوئے
 پردہ خاص سے آواز سلام آتی ہے
 شان اسلام نظر عرش مقام آتی ہے

شب معراج کے انوار کا صدقہ یارب عزت غیرت انہار کا صدقہ یارب
 دامن رحمت سرکار کا صدقہ یارب مصطفیٰ سید ابرار کا صدقہ یارب
 سینے کو نور سے معمور مسلمانوں کے
 رکھ سب اعزاز بے ستور مسلمانوں کے

جو رگروں سے محمد کے غلاموں کو بچا کر اماں امت بیکس کے غریبوں کو عطا
 فتنہ گوشوں کو جفا پیشوں کو دنیا سے مٹا اپنی رحمت کی بھرن خلق میں رم جہم برسا
 عید معراج کی خیرات مسلمان پائیں
 سائیں عیش کی دن رات مسلمان پائیں

جشن معراج میں ہم بہر سلام آئے ہیں سینے سرکار کا محبوب پیام آئے ہیں
 مانگے بھیک شہنشاہ انام آئے ہیں ہاتھ پھیلائے ہوئے دست غلام آئے ہیں
 سینے ان عشق کے ماروں کا حضور آج سلام
 لیجئے اپنے نصیب کا شہب آج سلام

ضیاء القادری (۰) —————

O

ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا سلام لینا
 ثنا ہا سلام لینا، مولا سلام لینا، آتا سلام لینا
 کعب کے حافطوں کا، مکہ کے حجابیوں کا، طیبہ کے خادموں کا
 ثنا ہا سلام لینا، مولا سلام لینا، آتا سلام لینا
 ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا، سلام لینا
 کلہ کے شاہدوں کا، مومن مجاہدوں کا، غمگین مومنینوں کا
 ثنا ہا سلام لینا، مولا سلام لینا، آتا سلام لینا
 ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا، سلام لینا
 مظلوم ہیں مسلمان، مغموم ہیں مسلمان، مجبور مسلمانوں کا !
 ثنا ہا سلام لینا، مولا سلام لینا، آتا سلام لینا
 ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا سلام لینا
 مسلم ہیں غم کے مارے آئے ترے دوارے، شہرہ و صائموں کا !
 ثنا ہا سلام لینا، مولا سلام لینا، آتا سلام لینا
 ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا سلام لینا

لے ہادی معظم اے شافع دوعالم شرمندہ عاصیوں کا

شاہ اسلام لینا، مولا سلام لینا، داتا سلام لینا

ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا سلام لینا

ستر کروڑ مسلم تیرے فدائی داتم ان سچے عاشقوں کا

شاہ اسلام لینا، مولا سلام لینا، داتا سلام لینا

ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا سلام لینا

آقا ہی دعا دو، اسلام کی منتح ہو، دل مرد غازیوں کا

شاہ اسلام لینا، مولا سلام لینا، داتا سلام لینا

ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا سلام لینا

رنجور مسلموں کا نیرنگ بھائیوں کا بے چین خادموں کا

شاہ اسلام لینا، مولا سلام لینا، داتا سلام لینا

ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا سلام لینا

نیرنگ ہاشمی

○

سلام اے احسن تقویم کی تفسیر نورانی!
سلام اے سورہ وائش تیرے رخ کی تابانی

سلام اے شرح لولاک لہا اے فیض ربانی
سلام اے زلفِ اسریٰ میں ترے جلوؤں سے افشانی

سلام اے مژدہء اکملیتِ دین کے کیفت روحانی
سلام اے نصرتِ آنا فتحنا نطلق یہ زودانی

سلام اے جلوۂ بدر الدجی تیرے تخیل سے
شبِ غارِ حرا کی ظلمتیں رہتی ہیں نورانی

سلام اے اول فی الخلق والنوری بنور اللہ
مجلی تیرے جلوؤں سے ازل کی لوحِ پیشانی

سلام لے انجن آرائے حسن شام ملکوتی
جھلک جس کے تصور کی ہے اک شمع شبستانی

سلام اے بزرخ کبیری میانِ وحدت کثرت
تمہاری ذات ہے شیرازہ بندِ بزم امکانی

سلام اے آئینہ پردازِ خط و حال "نا اوحی"
ترے نقشِ قدم میں شانِ اکلیل سلیمانی

سلام اے ہر پریشاں دل کی دھڑکن دیکھنے والے
سلام اے مرہم زخمِ حیاتِ نوعِ انسانی

سلام اے تیرے عکسِ زلفِ عنبر گوں کی نکہت سے
ملاطبت کے خاروں کو مزاجِ سنبستانی

سلام اے رحمت للعالمین، اے قبلہ عالم
ترے ایمان میں مضمر ہے کلیدِ قفلِ عسرفانی

سلام اے ناسخ آیاتِ صحتِ عہدِ پیشینہ
سلام اے ناسخ احکام و فرموداتِ قرآنی

سلام اے ہاشمی امیٰ لقبِ شاہنشاہِ لطیف
سکھائے مکیوں کو تو نے آئینِ جہاں نبائی

سلام اے ہاشمی آفتابِ اسی طیبہ بلا لہجے
نثار اس جگہ ہے اک ہدایت سے مجھوس پریشانی

نثار بارہ بکوی

(۰)

○

ابوالقاسم محمد مصطفیٰ سردارِ دینِ آئے
 اٹھو تعظیم کو محبوبِ رب العالمین آئے

سلام ان پر بشارت جن کی دی تھی ابن مریم کو
 درود ان پر خلیل اللہ کے جو جانشین آئے

سلام ان پر ازل میں جو ظہورِ اولیں آئے
 درود ان پر کہ جو دنیا میں ختم المرسلین آئے

سلام ان پر عبادت گاہ تھی غارِ حرا جن کی
 رسالت کی خوشی لیکر جہاں روحِ الا میں آئے

سلام ان پر بسا رکھی جنہوں نے حق پرستی کی
 شریعتِ پاک کی لیکر کے جو جیلِ امتیں آئے

سلام ان پر جنہوں نے دشمنوں کی سختیاں جھیلیں
 برے کلمے کبھی لب ہائے اقدس پر نہیں آئے

سلام ان پر جنہیں سراج جسمانی ہوئی حاصل
 درود ان پر جنہیں لینے کو جبریل امین آئے

سلام ان پر جنہوں نے لاج رکھی اپنی امت کی
 سذ لیکر شفاعت کی شیفخ المذنبین آئے

سلام ان پر کہ جو اُمّی لقب کہلائے دنیا میں
 درود ان پر کہ جو عسلم لدنی کے امین آئے

سلام ان پر کہ جن کے واسطے دنیا ہوئی قائم
 درود ان پر جو بنکر رحمۃ للعالمین آئے

سلام ان پر یتیموں کے جو مولا اور آفتاب ہیں
 کہ جو مسراج کی شب دیکھ کر عرش بریں آئے

سلام ان پر کہ جن کے نور سے جگ میں اجال ہے
 مٹانے کفر کی ظلمت کو جو نور بیس آئے

سلام ان پر جنہوں نے اپنا آبائی وطن چھوڑا
 بسانے کو مدینہ پاک کی جو سرزمین آئے

زیارت گنبدِ خضرا کے بعد ہے آرزو یہ ہی
 نیاز مدح خواں کو موت بھی یارب وہیں آئے

نیاز محمد خاں

○

سلام اے سرور دینِ حائل آیاتِ مسترآنی
سلام اے شانِ والا مورِدِ احکامِ ربّانی

سلام اے ظلمتِ دنیا کے خورشیدِ درخشندہ
سلام اے شامِ تیرہ کی شعاعِ شمعِ عرفانی

سلام اے باعثِ ایجادِ عالمِ احمدِ مرسل
سلام اے رہبرِ راہِ ہدیٰ اسلام کے بانی

سلام اے سیدِ والا نصبِ امّی لقبِ سرور
کہ تیری موفقتِ حاصل ہوئے فیضانِ یزدانی

سلام اے مظہرِ نورِ خدا اے مصدرِ رحمت
سرِ عرشِ بریں اشد نے کی تیری مہسانی

سلام اے صاحب نوالا کے ختم المرسلین مولا
ترے ہی سر رہا ہے انبیا کا تاج سلطانی

گنہگار ان امت کا ہے تو ہی حامی و ناصر
ترے دست کرم میں ہے مری مشکل کی آسانی

ترے ہی نام پر بجاتا ہے ڈنکا فتح و نصرت کا
ترے دم سے ہے قائم بادشاہوں کی جہا نسانی

نصرت صدیقی

(۰)

۵

السلام اے شاہِ دوران، روحِ قرآن السلام
امتِ عاصی کے غمخوار و نگہبان السلام

ظلم و استبداد کے بت توڑنے والے سلام
اور اے ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والے سلام

دہر کو نورِ ہدایت دینے والے سلام
حلقہٴ رحمت میں سب کو لینے والے سلام

السلام اے امن اور انصاف کے پروردگار
السلام اے خالقِ ارض و سما کے رازدار

بکیوں کے بے سہاروں کے سہارے السلام
اے خدائے دو جہاں کے سب سے پیارے السلام

السلام لے رحمتوں کے نور میں ڈھالے ہوئے
السلام اے خود خدا کے ناز کے پالے ہوئے

السلام اے دو جہاں کی عظمتوں کے تاجدار
السلام اے گلشنِ رحمت کی لافانی بہار

علم و حکمت کے خزانے لانے والے السلام
گرہوں کو راستہ دکھلانے والے السلام

السلام اے آمنہ کے لال اے نورِ حنرا
السلام اے شافعِ محشرِ حبیبِ کبریا

السلام اے جس کو کافر تک بھی کہتے تھے امیں
السلام اے جس پر اہل کبیر رکھتے تھے یقین

ریگ زاروں کو گلستاں کرنے والے السلام
 اے خدا کے خاص مہماں بننے والے السلام

السلام اے جس نے باطل کا دبا یا کھتا گلا
 السلام اے جس نے یحجبا کر دیئے شاہ و گدا

اے مساوات و اخوت کے شہنشاہ السلام
 اے جہاں کے عمگسارے سب کے مولا السلام

اے غلاموں کو رہائی دینے والے السلام
 مفلسوں کو بادشاہی دینے والے السلام

السلام اے شاہ دوراں، روح قراں السلام
 امت عاصی کے غمخوار و نگہبساں السلام

نیر جہلمی

(۱۰)

○

سلام اے سرور عالی ہم اے رحمت یزدان
سلام اے شافع امت حبیب خالق دوران

سلام اے مصدر لطف و عطا ختم الرسل تجھ پر
سلاموں کی نیند اہوتی ہے اے مولائے کل تجھ پر

سلام اے ابر رحمت آفتاب گنج ایمانی
امام الانبیا، غمخوار ملت شمع نورانی

سلام اے خواجہ لولاک نور چشم عبد اللہ
سلام اے آمنہ کے پھول گلزار خلیل اللہ

سلام اے ظہر ولین محمد ظل ربانی
حبیب خالق بیکتا، سلام اے نور یزدانی

سلام اے پیکرِ صدق و لہیتیں محبوبِ صمدانی
ملک جن و بشر سارے تری کرتے ہیں درباری

سلام ان پر رسولِ اُمّت کے جو یار اکبر ہیں
وہ چاروں یار ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ہیں

سلام اے ہادی راہِ رسل اے سیدِ والا
شیخ و ساقی و کوثرِ رحیم و خواجہ و مولا

سلام اے احمدِ رسل و شہر کو توڑنے والے
خدا سے رابلط بھولے ہوؤں کا جوڑنے والے

نصرتِ نوشاہی

حُجَّةُ اللَّهِ الْمُسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى

طیبہ کے تاجدار پر دل سے درود اور سلام

طیبہ کی اک شمیم سے رشک بہا رہے شام
کوثر و خلد آئینگی سامنے از پئے سلام
طیبہ کی ارض پاک سے اس من سلام کا مقام
قلب و نظر کو چاہئے طیبہ کا دل سے احترام

طیبہ کے تاجدار پر دل سے درود اور سلام

طیبہ کی وادیاں تمام عرش کے ہم سواد ہیں
طیبہ کی ذرہ تابیاں طور سے مستفاد ہیں
طیبہ کے نخل و خار و گل طوبی کے ہم نژاد ہیں
طیبہ کی جلوہ بایاں مہر سے بھی زیاد ہیں

طیبہ کے تاجدار پر دل سے درود اور سلام

طیبہ کی ارض پاک پر جلوہ نما حضور ہیں
طیبہ کی صبح سے عیاں جن بیاض حور ہیں
طیبہ کی خاک پاک کے ذرے بھی رشک طوبی ہیں
طیبہ کی شام غنبریں غرق جمال و نور ہیں

طیبہ کے تاجدار پر دل سے درود اور سلام

طیبہ کے بادشاہ کے خلق پہ اک جہاں ناز
طیبہ کے تاجدار کے رخ کی ہر شان و لضحیٰ

طیبہ کے شہریار کا ادنیٰ مقام ہے دنیٰ طیبہ کے اس رسول پر ارض و فدا کے مرحبا
طیبہ کے تاجدار پر دل سے درود اور سلام

طیبہ کے اس طیب نے نسخہ کیمیا دیا جس نے مس سیاہ کے قلب کو جگمگا دیا
بابریم کعبہ پر کف کا سر جھکا دیا لائے منات کا غور آن میں اک مٹا دیا
طیبہ کے تاجدار پر دل سے درود اور سلام

طیبہ کے جاں نثاروں کا ادنیٰ ترین ہے یہ مقام چاہیں تو دم میں پھیریں گردن چرخ کا نظام
پاتے ہیں فرش خاک پر عرش عظیم کے پیام صبح انہی کی صبح ہے شام بھی ہے انہی کی شام
طیبہ کے تاجدار پر دل سے درود اور سلام

نثار بارہ بنجوی

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ



سلام ان پر کہ جو شاہِ رسولان بن کے آئے ہیں
 سلام ان پر کہ جو نبیوں کے سلطان بن کے آئے ہیں
 سلام ان پر کہ جو دنیا میں دشیاں بن کے آئے ہیں
 سلام ان پر کہ جو رحمت کا سماں بن کے آئے ہیں
 سلام ان پر کہ جو محبوبِ یزدان بن کے آئے ہیں

جنہیں حق نے عطا کی شانِ مولائی سلام ان پر
 جنہیں بعد از خدا حاصل ہے کی تائی سلام ان پر
 جنہیں زیبا ہے نارِ جلوہ فرمائی سلام ان پر
 جنہیں معراج میں امت کی یاد آئی سلام ان پر
 سلام ان پر جو امت کے نگہباں بن کے آئے ہیں

جنہوں نے کفر کا ایوان توڑ دیا سلام ان پر
 جنہوں نے دہریہ میں اسلام پھیلا دیا سلام ان پر

جہنوں نے دین حق کا جھنڈا لہرایا سلام ان پر
 جہنوں نے فخر لولاک لیا پایا سلام ان پر
 سلام ان پر کہ جو سلطان دوران بن کے آئے ہیں

جو مظلوموں کے حامی بھی ہیں رہبر بھی سلام ان پر
 جو بکس اور غریبوں کے ہیں یا اور بھی سلام ان پر
 جو سائل کو بتاتے ہیں تو نگر بھی سلام ان پر
 جو پیالے ہیں خدر کے اور پیمبر بھی سلام ان پر
 سلام ان پر کہ جو آیات قرآن بن کے آئے ہیں

سر مشر جو رحمت بن کے چھائیں گے سلام ان پر
 گنہگاروں کو حق سے بخشوائیں گے سلام ان پر
 بہشت و خلد کے جلوے دکھائیں گے سلام ان پر
 مئے تنیم کے ساغر پلائیں گے سلام ان پر
 سلام ان پر جو فخر بن و انساں بن کے آئے ہیں

تصدق جن پہ خود جنت کا رضواں ہی سلام ان پر
 تصدق جن پہ اک اک حور و علماں ہی سلام ان پر
 تصدق جن پہ دنیا سے دل و جاں ہی سلام ان پر

تصدق جن پہ اپنا دین و ایماں ہے سلام ان پر
 سلام ان پر کہ جو مقصود ایماں بن کے آئے ہیں

ندیم مراد آبادی

(۰)

مُحَمَّدٌ مَحَبَّتَنَا أَحْمَدُ رَسُولٌ كَرِيمٌ مَرْضِيٌّ خَلِيقَةُ اللَّهِ ط

الْمُسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط رَسُولُنَا

رَسُولٌ عَلَى اللَّهِ وَمِنْ نَبِيِّ طه قَائِمٌ هَامِدٌ اللَّهُ ط

○

اے رحمتہ للعالمین
اے شمع بزمِ مرسلین

اے منظرِ نورِ مبین
اے حامیِ دینِ مبین

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

اے مطلعِ نورِ تدم
اے مصدرِ فیضِ اتم

اے مشرقِ بہر و کرم
اے مخزنِ جود و بزم

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

اے دلبر عالی نسب اے عاشق فرماں رب
اے عالم امی لقب اے ناصح و شہراں بلب

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

اے پیشواے مرگلاں اے مظہر ستر مہناں
اے حامی دل خستگان اے شافع ہر این و آن

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

وحید الدین مفتوں

○

سلام اس پر ہوئی معراج کی دولت جسے حاصل
سلام اس پر ہوا جو بارگاہِ قدس میں داخل

سلام اس پر لقب تھا رحمت للعالمین جس کا
سلام اس پر چمک اٹھا جہاں کا جس سے ہر ذرہ

سلام اس پر جو چمکا آفتابِ زندگی بن کر
سلام اس پر جو چھایا دونوں عالم پر خوشی بن کر

سلام اس پر دکھایا جس نے زینہ بامِ رفعت کا
سلام اس پر دیا جس نے سبق مہر و محبت کا

سلام اس پر ہوئی ثابت مساوات بشر جس سے
سلام اس پر ہوئی شامِ غلامی کی تحریر جس سے

سلام اس پر کہ دکھایا راستہ جس نے سعادت کا
سلام اس پر کیا و اجس نے سب پر باب رحمت کا

سلام اس پر جو انسانوں میں بہتر اور مکرم تھا
سلام اس پر جو اسرارِ خداوندی کا محرم تھا

سلام اس پر کیا مجذوب رحمت جس نے عالم کو
سلام اس پر دیا توحید کا جس نے تسلیم ہم کو

سلام اس پر امانت دار تھا جو رازِ یزداں کا
سلام اس پر جو حقاہر منورِ چرخِ امکاں کا

سلام اس پر جہانِ لپست کا جس نے چیلن بدلا
سلام اس پر مٹایا جس نے کفر و شرک کا جذبا

سلام اس پر مٹی آنکھوں کو جس کے دم سے بیٹائی
 سلام اس پر دلوں کو جس نے دی صبر و شکیبائی

سلام اس پر جہالت کی گھٹیں تاریکیاں جس سے
 سلام اس پر فضیلت کی بڑھیں تاریکیاں جس سے

سلام اس پر بدل دی وحشیوں کی زندگی جس نے
 سلام اس پر سیر خانوں کو بخشی روشنی جس نے

سلام اس پر جو قانونِ خداوندی کا حامل تھا
 سلام اس پر جو سائے جاوہرے حق کی منزل تھا

سلام اس پر امانت جس کی مشہور زمانہ تھی
 سلام اس پر صداقت جس کی بے مثل و بیگانہ تھی

سلام اس پر اٹھائیں راہ حق میں سختیاں جس نے
سلام اس پر دیا صبر و رضا کا امتحاں جس نے

سلام اس پر گنہگاروں کی بھی جس نے حمایت کی
سلام اس پر خطاکاروں سے بھی جس نے محبت کی

سلام اس پر جو عدل و رسم و بخشش کا نمونہ تھا
سلام اس پر جو ہر مظلوم کی فریاد سنتا تھا

سلام اس پر جو ملجا اور ماوا تھا غریبوں کا
سلام اس پر سہارا تھا جو سارے غم نصیبوں کا

سلام اس پر جو از سر تا بیہ پا تصویر رحمت تھا
سلام اس پر جو لطف و بہرہ و احسان و محبت تھا

سلام اس پر پریشاں خاطر کی کو جس نے راحت دی
 سلام اس پر گنہ سے عفو کی جس نے بشارت دی

سلام اس پر جہاں نے جس سے تازہ زندگی پائی
 سلام اس پر شب ہستی میں جس سے روشنی آئی

سلام اس پر مٹائی بے خودوں کی بخودی جس نے
 سلام اس پر بشر کو دی حقیقی زندگی جس نے

سلام اس پر جہاں میں جس سے وعدت کی صدا اٹھی
 سلام اس پر فضا، ہستی کی جس سے جگمگا اٹھی

سلام اس پر جسے قرب خداوندی میسر تھا
 سلام اس پر جو منلوقات میں بہتر سے بہتر تھا

سلام اس پر بدل دی عمکدوں کی زندگی جس نے
 سلام اس پر دیا دنیا کو پینام خوشی جس نے

سلام اس پر تھا جس کی ذات میں نورِ حشر شامل
 سلام اس پر ہوا تراں جس کے قلب پر نازل

سلام اس پر جو ظلمت کے لئے مہر و خشاں تھا
 سلام اس پر خدائے دو جہاں بھی جس پہ نازاں تھا

سلام اس پر دکھایا راستی کا راستہ جس نے
 سلام اس پر بڑھایا رہروی کا حوصلہ جس نے

سلام اس پر قناع آفرینش ذات تھی جس کی
 سلام اس پر خدا کی بات اک اک بات تھی جس کی

سلام اس پر وقار ایمان کا جس نے کیا ثابت
سلام اس پر شرف انسان کا جس نے کیا ثابت

سلام اس پر انفق پر بن کے جو مہر کمال آیا
سلام اس پر جو لیکر حکم رب ذوالجلال آیا

سلام اس پر عمل الفتنہ و فخری پر رہا جس کا
سلام اس پر شہی میں بوریا ہی تخت تھا جس کا

سلام اس پر مٹایا نام جس نے کبر و نخوت کا
سلام اس پر دکھایا راستہ جس نے سعادت کا

سلام اس پر جو مہتا منزل شناس رازِ یزدانی
سلام اس پر جو مہتا پردہ کشائے حسن سبحانی

سلام اس پر سمجھتا تھا جو لذت دل نوازی کی
سلام اس پر جسے حاصل تھی نعمت چارہ سازی کی

سلام اس پر وجود پاک جس کا نور ایماں تھا
سلام اس پر جو منزل گاہ سبحانی کا درباں تھا

سلام اس پر جو لے کر زندگی کا اعتبار آیا
سلام اس پر جو بن کر باغ ہستی کی بہار آیا

سلام اس پر پلٹ دی جس نے کایا عرفانی کی
سلام اس پر بتائیں جس نے باتیں جاودانی کی

سلام اس پر جو ہر توصیف اور تمجید کی حد تھا
سلام اس پر جو احمد مصطفیٰ تھا جو محمد تھا

سلام اس پر تھی ہستی نور حق سے بہرہ ور جس کی
 سلام اس پر فضائے طور سینا تھی نظر جس کی
 سلام اس پر جو دنیا اور دین میں سب سے بہتر تھا
 سلام اس پر جو ہادی تھا جو رہ بھتا جو سرور تھا
 سلام اس پر جسے نماز آشنا کے کنوٹاں کہیے
 سلام اس پر جسے فرماں روا کے اس و جاں کہیے
 سلام اس پر جو چرخ قدس کا نہر منور تھا
 سلام اس پر جو اعلائے تھا جو ارفع تھا جو بہتر تھا
 سلام اس پر فرماں روا نور سے جس کے ہوئی خلقت
 سلام اس پر بدل دی جس نے کج فہموں کی ذہنیت
 سلام اس پر جو مخلوقات کی آنکھوں کا تارا ہے
 سلام اس پر جو ہادی سب کی بخشش کا بہار ہے

ہادی مہلی شہری

○

ہوئے جس گھڑی پیدا خیر الا نام
تھا حورانِ جنت کا اک اژدہام
تھا مشتاق دیدار ہر خاص و عام
زباں پر تھا ہر ایک کے یہہ کلام

ہزاروں درود اور لاکھوں سلام
بروئے محمد علیہ السلام

گئے جب کہ معراج کو شاہ دیں
تو قدسی یہ کہنے لگے بالہفتیں
جھکا بہر تعظیم عرش بریں
یہ تہہ کسی کو ملا ہی نہیں

ہزاروں درود اور لاکھوں سلام
بروئے محمد علیہ السلام

گئے سیر جنت کو جب مصطفیٰ
تھا نعل مرصبا اور صلے علی
ہوا بہ تعظیم رضواں کھٹرا
کہ حورانِ جنت نے بڑھ کر کہتا

ہزاروں درود اور لاکھوں سلام
بروئے محمد علیہ السلام

وہ عشر میں جس شان سے آئیں گے
گنہگاروں کو آپ بخشائیں گے
نئی دیکھ کر سارے عشر مائیں گے
تو جبریں اس دم یہ فرمائیں گے

ہزاروں درود اور لاکھوں سلام
بروئے محمد علیہ السلام

ہونی عشر اس آرزو میں تمام
تمتلبے یوسف کی یہ صبح و شام
بلائیں گے کب مجھ کو خیر الانا نام
پڑھوں جا کے روضے میں یہ سلام

ہزاروں درود اور لاکھوں سلام
بروئے محمد علیہ السلام

یوسف مراد آبادی

سلام اے جس لوہے حق السلام اے حسن پہنہانی
 دلیل صبح عالم تاب ہے تیری درخشانی
 سلام اے مصلح عظیم سلام اے سرور عالم
 سلام اے نائب داور سلام اے شان یزدانی
 سلام اے مہبط روح الامین و مجر صادق
 سلام اے ترجمان حق امین راز رسانی
 سلام اے رحمت للعالمین اے رہبر کامل
 سلام اے مخزن صدق و صفا محبوب جانی
 ترے انوار سے تابندگی ہے دونوں عالم میں
 ترے فیض و کرم سے ماہتاب ہے شمع ایمانی
 ترے دم سے ہونی کا فور ظلمت کفر و عصیاں کی
 ترے انفاس نے بخشی ہر اک ذرے کو تابانی
 کہیں تو خطبہ نہ یا اورج طائف پر کلیما نہ
 کہیں ہم شکل عیسیٰ زیت بخش روح انسانی

یزدانی جالندہری

○

سلام اس پر کہ جس نے شرک و بدعت کو مٹایا ہے
 سلام اس پر کہ جس نے بندوں کو حق سے ملا لیا ہے
 سلام اس پر کہ جو قرآن لیکر ہم پہ آیا ہے
 سلام اس پر کہ جسکی نشان میں لولاک آیا ہے
 سلام اس پر کہ جس نے راہ بھولوں کو بتائی ہے
 سلام اس پر کہ بخشش کی خبر جس نے سنائی ہے

سلام اس پر کہ جو ستیاریہ افلاک کھلایا
 سلام اس پر کہ جو ساری رات سجدہ میں بسر کرتا
 سلام اس پر کہ جس نے کرمی لقتب پایا
 سلام اس پر کہ جسکے گھر میں دولت تھی نہ سرمایا
 سلام اس پر جو سنگدل دشمنوں کے دل میں گھر کرتا

سلام اس پر کہ جس نے شافعہ معشر لقتب پایا
 سلام اس پر کہ جس نے محبوب اپنا فرمایا
 سلام اس پر کہ جس نے محبوب کا پایا
 سلام اس پر جو ہواؤں شمیموں کا سہارا تھا
 سلام اس پر جو آقا ہادی و مرشد ہارایا تھا

سلام اس پر احد کی جنگ میں جسے دانت تڑویا
 سلام اس پر کہ ظالموں کا حق ظالم سے دلوایا
 سلام اس پر تپوں سے کلمہ جس نے اپنا پڑھوایا
 سلام اس پر جو سچی بات کہنے سے نہ گھبرایا
 سلام اس پر کہ جس نے خسرو عالم لقب پایا
 سلام اس پر کہ جو بھوکا ہمیشہ رات کو سویا

سلام اس پر جو تپھر کھا کے دشمن کو دعا دیتا
 سلام اس پر جو روکھی روٹی جو کی کھا کے سوتتا
 سلام اس پر جو فاقہ میں بھی سائل کو کھلا دیتا
 سلام اس پر کہ جو کچھڑوں کو آپس میں ملا دیتا
 سلام اس پر الہی جو شہر دوسرا ٹھہرا
 سلام اس پر ہو کہ جو شافع روز جزا ٹھہرا

سلام اس پر کہ جس نے وحشیوں کو بھی ہدایت دی
 سلام اس پر کہ چرواہوں کو جس نے بادشاہت دی
 سلام اس پر کہ جس نے خونوں کو بھی ولایت دی
 سلام اس پر کہ سنگریزوں نے بھی جسکی شہادت دی
 سلام اس پر جو یوسف اور ہوا صحابہ پر اس کے
 سلام اولاد پر اس کی ہوا دراجباب پر اس کے
 یوسف مراد آبادی

۰

سلام اس پر ہوئی جس سے منور بزم امکانی
سلام اس پر رخ اقدس تھا جس کا شمع نورانی

سلام اس پر لقب تھا رحمتہ للعالمین جس کا
سلام اس پر کہ خرد اک نام نامی تھا میں جس کا

سلام اس پر کہ تھا ہمدرد و مخلص غم نصیبوں کا
سلام اس پر کہ تھا غمخوار مسکینوں غریبوں کا

سلام اس پر یتیموں کا ہمیشہ جس نے غم کھسایا
سلام اس پر جو دلسوزی سے بیواؤں کے کام آیا

سلام اس پر کہ جس نے بکیوں کی کار سازی کی
سلام اس پر کہ جو تھی جس کی ہمسایہ نوازی کی

سلام اس پر کہ خود الفتن فخری جس نے فرمایا
سلام اس پر دلوں کو سوزِ حق سے جس نے گرمایا

سلام اس پر دیا عدل و اخوت کا سبق جس نے
سلام اس پر سنایا دہر کو سپینام حق جس نے

سلام اس پر عدو پر جس نے رفیق و لطف فرمائے
سلام اس پر عوضِ بچہ کے جس نے پھول برسائے

سلام اس پر جو بن کر رحمت للعالمین آیا
سلام اس پر جو از سرترا قدم لطف آفریں آیا

سلام اس پر دلِ عالم پہ جس نے بادشاہی کی
سلام اس پر بداندیشوں کی جس نے خیر خواہی کی

سلام اس پر مٹایا جس نے فرق خواجہ و مولا
سلام اس پر اٹھائی جس نے رسم بندہ و آقا

سلام اس پر لٹائے گنج ہائے سیم وزر جس نے
سلام اس پر نہ کھایا سیر ہو کہ عمر بھر جس نے

سلام اس پر فقیری میں تھی جس کی شان سلطانی
سلام اس پر شتر بانوں کو دی جس نے جہا نبسانی

سلام اس پر سہے حق کے لئے رنج و محن جس نے
سلام اس پر خدا کی راہ میں چھوڑا وطن جس نے

سلام اس پر کلیم انسر ورتھا جس کا تن نوری
سلام اس پر رنج روشن تھا جس کا شمع کا نوری

سلام اس پر صفت والشمس جس کے روئے انور کی
سلام اس پر شبستانِ جہاں جس نے منور کی

سلام اس پر کہ سیماس کا تھا آئینہ ایماں
سلام اس پر کہ سینہ جس کا تھا گنجینہ عرفاں

سلام اس پر کہ تھا نور و مہر کا پیکر آختر
سلام اس پر کہ تھا حسنِ ازل کا منظر آختر

سلام اس پر ملا پیمبرِ امی لقب جس کو
سلام اس پر دیا خود وحی نے درسِ ادب جس کو

سلام اس پر فندا تھا صاحبِ عرش بریں جس کا
سلام اس پر جمالِ افروز تھا روحِ الامیں جس کا

سلام اس پر کہ تھی جس کی صفت منزل و بسین
سلام اس پر تباہے جس نے دیں کج حکمت و آئین

سلام اس پر رگ فطرت کو بخشی زندگی جس نے
سلام اس پر رخ ہستی کو دی تا بندگی جس نے

بجی اعظمی

(۰)

أَلَسْتَعَاثُ إِلَىٰ حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَىٰ

الضَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَمِيرِنَا رَسُولٌ وَنَبِيُّ مُحَمَّدٍ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِحٌ كَلِيمٌ اللَّهُ



